رسولِ اکرم ﷺ کی

55

وصیتیں

تالیف
فضیلۃ الشیخ حمزہ محمد صالح عجاج

ترجمہ
محمود احمد ایم اے

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی

پچپن وصیتیں

تالیف

فضیلۃ الشیخ حمزہ محمد صالح عجاج

ترجمہ

محمود احمد ایم اے

Dar ul Andlus

دار الاندلس اسلام کی نشر و اشاعت کا عالمی مرکز

4-لیک روڈ چوبرجی لاہور 042-7230549

نام کتاب

رسولِ اکرم ﷺ کی

پچپن وصیتیں

تالیف:

فضیلۃ الشیخ حمزہ محمد صالح عجاج

ترجمہ

محمود احمد ایم۔ اے

تہذیب وتسہیل

ابو عمر اشتیاق اصغر

ناشر .... دار الاندلس

ملنے کا پتہ

مرکز القادسیہ 4۔ لیک روڈ چوبرجی، لاہور

Ph: 042-7230549-7240940
Fax: 7242639
www.dar-ul-andlus.com

پچپن وصیتیں

عرض ناشر

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی اَشْرَفِ الْاَنْبِیَاءِ وَالْمُرْسَلِیْنَ اَمَّا بَعْدُ !

اسلام اللہ تعالیٰ کا پسندیدہ دین ہے، جو انسانیت کی ہدایت و راہ نمائی کے لیے رب العالمین نے نازل فرمایا ہے، اس دین کی بنیاد خیر خواہی پر ہے۔ رسول اکرم ﷺ کی پوری زندگی اس کی عملی مثال ہے۔ زندگی کا کوئی شعبہ ایسا نہیں جس میں آپ ﷺ کی راہ نمائی اور ہدایات موجود نہ ہوں۔

زیر نظر کتاب ”**رسول اکرم ﷺ کی پچپن وصیتیں**“ اسی سلسلہ کی کڑی ہے۔ فاضل مؤلف الشیخ حمزہ محمد صالح عجاج حفظہ اللہ نے شب و روزِ زندگی کے حوالے سے احادیث جمع کی ہیں۔ ان وصیتوں کے مخاطب اگرچہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم

تھے تاہم حکم عام ہے۔ ہمارے فاضل بھائی محمود ایم اے فیروز وٹواں اس کتاب کا ترجمہ اور بھائی ابو عمر محمد اشتیاق اصغر نے اس کی تہذیب و تسہیل اور حافظ عمران ایوب بھائی نے اس کی تخریج کا فریضہ سرانجام دیا۔ اس کتاب سے ضعیف احادیث کو نکال دیا گیا ہے، صرف اس جگہ ضعیف حدیث کو برقرار رکھا گیا ہے جہاں اس عنوان کے تحت اس کتاب میں کوئی صحیح حدیث نہیں تھی۔

اللہ تعالیٰ تمام احباب کو جزائے خیر عطا فرمائے اور ہادیٔ برحق ﷺ کے ان عظیم الشان فرامین پر عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

محمد سیف اللہ خالد
مدیر "دارالاندلس"
۸ جمادی الثانیۃ ۱۴۲۶ ھ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مقدمہ

سب تعریف اللہ کے لیے ہے جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے۔ درود وسلام ہوں اشرف المرسلین سیدنا محمد رسول اللہ ﷺ پر، اس کی آل پر اور اس کے اصحاب رضی اللہ عنہم پر۔ حمد وصلوٰۃ کے بعد عرض ہے کہ میں نے کتب احادیث میں نبی کریم ﷺ کی وصیتوں کا مطالعہ کیا جو آپ ﷺ نے صحابہ کرام کو فرمائیں اور میں نے چاہا کہ ان وصیتوں میں سے کچھ کو ایک مختصر سی کتاب میں جمع کر دوں، تو اس کام کو عملی جامہ پہنانے کے لیے میں نے پچپن وصیتیں احادیث کی درج ذیل کتب سے اخذ کیں:۔

① امام ابوعبداللہ محمد بن اسماعیل البخاری کی "صحیح البخاری"

② امام ابوالحسین مسلم بن حجاج بن مسلم القشیری کی "صحیح المسلم"

③ حافظ ابو داؤد سلیمان بن اشعث بن اسحاق الازدی السجتانی کی "سنن أبی داوٗد"

④ حافظ ابو محمد زکی الدین عبد العظیم بن عبد القوی المنذری کی
"الترغیب و الترهیب"

⑤ امام ومحدث حافظ محی الدین ابوزکریا یحییٰ بن شرف النووی کی
"رياض الصالحين من كلام سيد المرسلين"

⑥ شیخ منصور علی ناصف کی "كتاب التاج الجامع للأصول"

⑦ ابن الدیبع الشیبانی کی "تیسیر الوصول"

اگرچہ ان وصیتوں کے مخاطب صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ہیں لیکن یہ عام مسلمانوں کے لیے بھی ہیں۔ یہ وصیتیں اللہ تعالیٰ کی پر خلوص عبادت اور اللہ سے شرک نہ کرنے کی ترغیب دیتی ہیں۔ ان وصیتوں میں "لا اله الا الله" کی، اللہ عزوجل کے سامنے سجدہ ریز ہونے، نماز، روزہ، نماز تہجد، حصول علم اور صدقہ وتسبیح کی فضیلت بیان ہوئی ہے اور ان وصیتوں میں اطاعت والدین، مکارم اخلاق، صلہ رحمی، ہمسایوں سے حسن سلوک، مسکینوں کو کھانا کھلانے اور ان سے محبت کرنے اور اس کے علاوہ کئی اعمال صالحہ کی ترغیب کا بیان ہے۔

میں نے اس کتاب میں مضمون سے متعلقہ ایک سے زائد احادیث بھی ذکر کی ہیں تاکہ زیادہ سے زیادہ فائدہ ہو۔

میں اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں کہ وہ ہمیں خالص اپنی رضا کے لیے نیک عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور پھر انھیں قبول بھی فرمائے اور ہمیں ان وصیتوں

سے فائدہ حاصل کرنے اور ان پر عمل کرنے کی توفیق بخشے۔ کیونکہ صرف اللہ ہی سیدھے راستے کی طرف ہدایت عطا فرمانے والا ہے۔

وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَ عَلٰى آلِهٖ وَ صَحْبِهٖ وَ سَلَّمَ

حمزہ محمد صالح عجاج

مدینہ منورہ

(۱) لا الہ الا اللہ کی فضیلت

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے عرض کیا:

«يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ! مَنْ أَسْعَدُ النَّاسِ بِشَفَاعَتِكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ؟ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : لَقَدْ ظَنَنْتُ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ ! أَنْ لَا يَسْأَلَنِي عَنْ هٰذَا الْحَدِيْثِ أَحَدٌ أَوَّلَ مِنْكَ لِمَا رَأَيْتُ مِنْ حِرْصِكَ عَلَى الْحَدِيْثِ : أَسْعَدُ النَّاسِ بِشَفَاعَتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَنْ قَالَ : لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ خَالِصًا مِنْ قَلْبِهِ أَوْ نَفْسِهِ»

(بخاری، کتاب الرقاق: باب صفة الجنة و النار : ٦٥٧٠)

”اے اللہ کے رسول! قیامت کے دن کون سعادت مند آپ کی شفاعت کا سب سے زیادہ مستحق ہوگا؟“ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اے ابوہریرہ! مجھے یقین تھا کہ تمھارے علاوہ مجھ سے یہ بات کوئی نہیں پوچھے گا، کیونکہ میں حدیث میں تمھاری رغبت دیکھ چکا ہوں، قیامت کے دن وہی سعادت مند میری شفاعت کا سب سے زیادہ مستحق ہوگا جس نے خلوص دل سے ”لا الہ الا اللہ“ کہا۔“

سیدنا عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ

نے فرمایا:

«مَنْ شَهِدَ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ ، وَ أَنَّ عِيسٰى عَبْدُ اللّٰهِ وَ رَسُولُهُ وَ كَلِمَتُهُ أَلْقَاهَا إِلٰى مَرْيَمَ وَ رُوحٌ مِنْهُ ، وَالْجَنَّةَ حَقٌّ ، وَالنَّارَ حَقٌّ ، أَدْخَلَهُ اللّٰهُ الْجَنَّةَ عَلٰى مَا كَانَ عَلَيْهِ مِنَ الْعَمَلِ»

(بخاری ، كتاب أحاديث الأنبياء، باب قوله تعالى : يا أهل الكتاب لا تغلوا في دينكم : ٣٤٣٥ ـ مسلم : ٢٨)

”جس شخص نے گواہی دی کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ وحدہ لاشریک لہ ہے، محمد (ﷺ) اس کے بندے اور رسول ہیں، عیسیٰ (علیہ السلام) اللہ کے بندے، اس کے رسول اور اس کا کلمہ ہیں، جو اس نے مریم علیہا السلام کی طرف القا کیا اور وہ روح اللہ ہیں اور جنت وجہنم برحق ہیں، تو گو اس کے عمل جیسے بھی ہوں اللہ تعالیٰ اسے جنت میں داخل کر دیں گے۔“

بخاری میں ایک راوی حدیث جناب جنادہ نے یہ الفاظ زیادہ بیان کیے ہیں:

«مِنْ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ الثَّمَانِيَةِ أَيَّهَا شَاءَ»

”جنت کے آٹھ دروازوں میں سے جس سے چاہے (جنت میں جائے)۔“

اور صحیح مسلم کی ایک دوسری حدیث میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

« مَنْ شَهِدَ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ النَّارَ »

(مسلم، كتاب الإيمان ، باب الدليل على أن من مات على التوحيد دخل الجنة قطعًا : ٢٩)

”جس نے گواہی دی کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد (ﷺ) اللہ کے رسول ہیں، اس پر اللہ تعالیٰ جہنم کی آگ حرام فرما دیتے ہیں۔“

(۲) توحید باری تعالیٰ کی فضیلت

❁ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں ایک دن نبی ﷺ کے پیچھے (سوار) تھا تو آپ ﷺ نے فرمایا:

« يَا غُلَامُ ! إِنِّيْ أُعَلِّمُكَ كَلِمَاتٍ : احْفَظِ اللّٰهَ يَحْفَظْكَ ، احْفَظِ اللّٰهَ تَجِدْهُ تُجَاهَكَ ، إِذَا سَأَلْتَ فَاسْأَلِ اللّٰهَ ، وَ إِذَا اسْتَعَنْتَ فَاسْتَعِنْ بِاللّٰهِ ، وَاعْلَمْ أَنَّ الْأُمَّةَ لَوِ اجْتَمَعَتْ عَلٰى أَنْ يَّنْفَعُوْكَ بِشَيْءٍ لَمْ يَنْفَعُوْكَ إِلَّا بِشَيْءٍ قَدْ كَتَبَهُ اللّٰهُ لَكَ ، وَ لَوِ اجْتَمَعُوْا عَلٰى أَنْ يَّضُرُّوْكَ بِشَيْءٍ لَمْ يَضُرُّوْكَ إِلَّا بِشَيْءٍ قَدْ كَتَبَهُ اللّٰهُ عَلَيْكَ، رُفِعَتِ الْأَقْلَامُ وَ جَفَّتِ الصُّحُفُ »

(ترمذی، كتاب صفة القيامة، باب حديث حنظلة : ٢٥١٦)

”اے لڑکے! میں تمھیں چند کلمات سکھلاتا ہوں (تو ان کو یاد رکھنا، وہ

یہ کہ) تو اللہ تعالیٰ (کے احکامات) کی حفاظت کر، اللہ تعالیٰ تیری حفاظت فرمائے گا اور جب تو اللہ تعالیٰ (کے احکامات) کی حفاظت کرے گا تو اسے اپنے روبرو پائے گا اور جب سوال کرے تو اللہ سے سوال کر اور جب مدد مانگے تو اللہ سے مدد مانگ اور جان لے کہ اگر ساری دنیا تجھے فائدہ پہنچانے پر جمع ہو جائے تو تجھے کوئی فائدہ نہیں پہنچا سکے گی مگر جو اللہ تعالیٰ نے تمھارے لیے لکھ دیا ہے اور اگر ساری دنیا تجھے کوئی نقصان پہنچانے کے لیے جمع ہو جائے تو تجھے کوئی نقصان نہیں پہنچا سکے گی، مگر جو اللہ تعالیٰ نے تیرے مقدر میں لکھ دیا ہے۔ (کیونکہ) قلم اٹھا لیے گے اور صحیفے خشک ہو گئے ہیں۔"

❀ ترمذی کے علاوہ ایک روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

« اِحفَظِ اللّٰهَ تَجِدْهُ أَمَامَكَ، تَعَرَّفْ إِلَى اللّٰهِ فِي الرَّخَاءِ يَعْرِفْكَ فِي الشِّدَّةِ ، وَاعْلَمْ أَنَّ مَا أَخْطَأَكَ لَمْ يَكُنْ لِيُصِيبَكَ، وَ مَا أَصَابَكَ لَمْ يَكُنْ لِيُخْطِئَكَ، وَ اعْلَمْ أَنَّ النَّصْرَ مَعَ الصَّبْرِ، وَ أَنَّ الْفَرَجَ مَعَ الْكَرْبِ، وَ أَنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا »

(طبراني كبير : ١٢٣/١١، ح: ١٢٩٨٩۔ مسند أحمد : ٣٠٧/١۔ شعب الايمان : ١٠٧٤)

" تو اللہ تعالیٰ (کے احکامات) کی حفاظت کرے گا تو تو اسے اپنے روبرو پائے گا، تو کشادگی میں اللہ سے تعلق جوڑے گا تو تنگی میں اللہ

تعالیٰ تیری مدد کرے گا اور جان لے کہ جس تکلیف سے تو بچ گیا وہ تجھے آ ہی نہیں سکتی تھی اور جو تکلیف تجھے پہنچی ہے تو اس سے بچ ہی نہیں سکتا تھا اور جان لے کہ صبر کے بعد نصرت الٰہی، تکلیف کے بعد راحت اور تنگی کے بعد آسانی ہوتی ہے۔"

(۳) حصول علم کی فضیلت

قبیصہ بن مخارق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا:

((يَا قَبِيصَةُ ! مَا جَاءَ بِكَ ؟ قُلْتُ : كَبِرَتْ سِنِّيْ ، وَرَقَّ عَظْمِيْ فَأَتَيْتُكَ لِتُعَلِّمَنِيْ مَا يَنْفَعُنِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى بِهِ ، فَقَالَ : يَا قَبِيصَةُ! مَا مَرَرْتُ بِحَجَرٍ وَ لَا شَجَرٍ وَ لَا مَدَرٍ إِلَّا اسْتَغْفَرَ لَكَ ، يَا قَبِيصَةُ! إِذَا صَلَّيْتَ الصُّبْحَ فَقُلْ ثَلَاثًا: "سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ وَ بِحَمْدِهِ" تُعَافَ مِنَ الْعَمٰى وَالْجُذَامِ وَالْفَلَجِ ، يَا قَبِيصَةُ ! قُلْ: "اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَسْأَلُكَ مِمَّا عِنْدَكَ وَ أَفِضْ عَلَيَّ مِنْ فَضْلِكَ ، وَ انْشُرْ عَلَيَّ مِنْ رَحْمَتِكَ ، وَ أَنْزِلْ عَلَيَّ مِنْ بَرَكَاتِكَ")) (مسند احمد : ٦٠/٥)

"اے قبیصہ! کیسے آنا ہوا؟" میں نے کہا: "میں بوڑھا ہو گیا ہوں اور ہڈیوں کا ڈھانچہ بن چکا ہوں، میں آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) سے ایسا علم حاصل

کرنے آیا ہوں جس سے اللہ تعالیٰ مجھے فائدہ دے۔" آپ ﷺ نے فرمایا: "اے قبیصہ! تو جب بھی کسی پتھر، درخت اور مکان کے پاس سے گزرتا ہے تو وہ تیرے لیے استغفار کرتا ہے۔ اے قبیصہ! جب تو فجر کی نماز پڑھ لے تو تین بار کہہ: "میں پاکیزگی بیان کرتا ہوں عظیم اللہ کی اس کی تعریفوں کے ساتھ" تو تو اندھے پن، کوڑھ پن اور فالج سے محفوظ رہے گا۔ اے قبیصہ! کہہ: "یا اللہ! میں تجھ سے تیرے خزانوں کا سوالی ہوں، مجھ پر اپنے فضل کا دروازہ کھول دے، مجھ پر اپنی رحمت کی برکھا برسا اور مجھ پر اپنی برکات نازل فرما۔"

یہ وصیت طلب علم کی فضیلت کی دلیل ہے۔

❁ سیدنا ابو درداء رضی اللہ عنہ کی حدیث میں ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا:

« مَنْ سَلَكَ طَرِيقًا يَلْتَمِسُ فِيهِ عِلْمًا سَهَّلَ اللّٰهُ لَهُ طَرِيقًا إِلَى الْجَنَّةِ ، وَ إِنَّ الْمَلَائِكَةَ لَتَضَعُ أَجْنِحَتَهَا لِطَالِبِ الْعِلْمِ رِضًا بِمَا يَصْنَعُ ، وَ إِنَّ الْعَالِمَ لَيَسْتَغْفِرُ لَهُ مَنْ فِي السَّمٰوَاتِ وَ مَنْ فِي الْأَرْضِ حَتَّى الْحِيتَانُ فِي الْمَاءِ ، وَ فَضْلُ الْعَالِمِ عَلَى الْعَابِدِ كَفَضْلِ الْقَمَرِ عَلَى سَائِرِ الْكَوَاكِبِ وَ إِنَّ الْعُلَمَاءَ وَرَثَةُ الْأَنْبِيَاءِ وَ إِنَّ الْأَنْبِيَاءَ لَمْ يُوَرِّثُوا دِينَارًا وَلَا دِرْهَمًا إِنَّمَا وَرَّثُوا الْعِلْمَ، فَمَنْ

أَخَذَهُ أَخَذَ بِحَظٍّ وَافِرٍ))

(ترمذی، کتاب العلم، باب فی فضل الفقه علی العبادة : ۲۶۸۲)

''جو شخص حصول علم کے راستے پر گامزن ہوا اللہ اس کے لیے جنت کا راستہ آسان فرمائے گا اور فرشتے طالب علم کے کام سے خوش ہو کر اس کے لیے اپنے پر بچھا دیتے ہیں اور عالم (دین کی فضیلت یہ ہے کہ اس) کے لیے زمین و آسمان کی ہر شے مغفرت طلب کرتی ہے حتیٰ کہ پانی میں مچھلیاں بھی۔ اور عالم کی عابد پر فضیلت ایسے ہے جیسے چاند کی ستاروں پر فضیلت ہے اور علماء انبیاء کے وارث ہیں اور بلاشبہ انبیاء کی وراثت درہم و دینار نہیں بلکہ ان کی وراثت علم ہے، جس شخص نے اسے لے لیا اس نے اس (وراثت کا) وافر حصہ پالیا۔''

❀ سیدنا صفوان بن عسال مرادی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں دھاری دار سرخ چادر سے ٹیک لگائے ہوئے تھے، میں نے آپ سے عرض کیا: ''اے اللہ کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم)! میں علم حاصل کرنے آیا ہوں۔'' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَرْحَبًا بِطَالِبِ الْعِلْمِ ، إِنَّ طَالِبَ الْعِلْمِ تَحُفُّهُ الْمَلَائِكَةُ بِأَجْنِحَتِهَا، ثُمَّ يَرْكَبُ بَعْضُهُمْ بَعْضًا حَتَّى يَبْلُغُوا السَّمَاءَ الدُّنْيَا مِنْ مَحَبَّتِهِمْ لِمَا يَطْلُبُ))

(طبرانی کبیر : ۷۰۶۴/۸ـ ۷۳۴۹ـ مجمع الزوائد : ۱۳۱/۱ـ امام حاکم

نے اس صحیح الاسناد کہا ھے)

''طالب علم کے لیے خوش آمدید، بے شک طالب علم کو فرشتے اپنے پروں سے ڈھانپ لیتے ہیں پھر ایک دوسرے پر چڑھتے چڑھتے آسمان دنیا تک پہنچ جاتے ہیں، طالب علم سے محبت کی وجہ سے۔''

(۴) حاجت مند کی فریاد رسی

❁ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((اَلْمُسْلِمُ أَخُو الْمُسْلِمِ ، لَا یَظْلِمُهُ وَ لَا یُسْلِمُهُ ، مَنْ کَانَ فِیْ حَاجَةِ أَخِیْهِ کَانَ اللّٰهُ فِیْ حَاجَتِهِ ، وَ مَنْ فَرَّجَ عَنْ مُسْلِمٍ کُرْبَةً فَرَّجَ اللّٰهُ عَنْهُ بِهَا کُرْبَةً مِنْ کُرَبِ یَوْمِ الْقِیَامَةِ ، وَ مَنْ سَتَرَ مُسْلِمًا سَتَرَهُ اللّٰهُ یَوْمَ الْقِیَامَةِ))

(بخاری، کتاب المظالم، باب لا یظلم المسلم المسلم ولا یسلمه : ۲۴۴۲)

''ایک مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ہے، نہ اس پر ظلم کرتا ہے نہ اس کی مدد چھوڑتا ہے۔ جو مسلمان اپنے مسلمان بھائی کی ضرورت پوری کرے گا تو اللہ تعالیٰ اس کی ضرورت پوری فرمائے گا، جو کسی مسلمان کی مصیبت دور کرے گا تو اللہ تعالیٰ قیامت کے روز قیامت کی سختیوں میں سے اس کی کوئی سختی دور فرما دے گا اور جو کوئی کسی مسلمان کے عیب پر

پردہ ڈالے گا تو اللہ تعالیٰ قیامت کے روز اس کی پردہ پوشی فرمائے گا۔“

✿ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَنْ نَفَّسَ عَنْ مُؤْمِنٍ كُرْبَةً مِنْ كُرَبِ الدُّنْيَا نَفَّسَ اللّٰهُ عَنْهُ كُرْبَةً مِنْ كُرَبِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ ، وَ مَنْ يَسَّرَ عَلٰى مُعْسِرٍ يَسَّرَ اللّٰهُ عَلَيْهِ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ ، وَاللّٰهُ فِي عَوْنِ الْعَبْدِ مَا كَانَ الْعَبْدُ فِي عَوْنِ أَخِيهِ، وَ مَنْ سَلَكَ طَرِيقًا يَلْتَمِسُ فِيهِ عِلْمًا سَهَّلَ اللّٰهُ لَهُ بِهِ طَرِيقًا إِلَى الْجَنَّةِ ، وَ مَا اجْتَمَعَ قَوْمٌ فِي بَيْتٍ مِنْ بُيُوتِ اللّٰهِ تَعَالٰى يَتْلُونَ كِتَابَ اللّٰهِ وَ يَتَدَارَسُونَهُ بَيْنَهُمْ إِلَّا نَزَلَتْ عَلَيْهِمُ السَّكِينَةُ وَ غَشِيَتْهُمُ الرَّحْمَةُ وَ حَفَّتْهُمُ الْمَلَائِكَةُ، وَ ذَكَرَهُمُ اللّٰهُ فِيمَنْ عِنْدَهُ ، وَ مَنْ بَطَّأَ بِهِ عَمَلُهُ ، لَمْ يُسْرِعْ بِهِ نَسَبُهُ))

(مسلم، كتاب الذكر والدعاء ، باب فضل الإجتماع على تلاوة القرآن : ٢٦٩٩)

”جو کوئی دنیا کی مصیبتوں اور سختیوں میں سے کسی مسلمان کی مصیبت کو دور کرے گا اللہ تعالیٰ قیامت کے روز، قیامت کی سختیوں میں سے اس کی کوئی سختی دور فرما دے گا، جو کوئی کسی تنگ دست کے لیے دنیا میں آسانی پیدا کرے گا تو اللہ تعالیٰ دنیا و آخرت میں اس کے لیے آسانی پیدا فرمائے گا اور جو کوئی کسی مسلمان کے عیب پر پردہ ڈالے گا تو

اللہ تعالیٰ دنیا و آخرت میں اس کی پردہ پوشی فرمائے گا اور اللہ تعالیٰ اس وقت تک بندے کی مدد میں رہتا ہے جب تک وہ بندہ اپنے بھائی کی مدد کرتا رہتا ہے اور جو شخص حصول علم کے راستے پر گامزن ہو اللہ اس کے لیے جنت کا راستہ ہموار فرما دیتے ہیں، جو لوگ اللہ تعالیٰ کے گھر میں بیٹھ کر کتاب اللہ کی تلاوت کرتے ہوں، قرآن پاک ایک دوسرے سے سنتے اور سناتے ہوں تو اللہ تعالیٰ ان پر سکینت نازل فرماتا ہے، ان کو اللہ کی رحمت ڈھانپ لیتی ہے، فرشتے ان کو گھیر لیتے ہیں اور اللہ تعالیٰ ان کا تذکرہ اپنے ہاں فرشتوں میں فرماتا ہے اور جس شخص کو اس کے اعمال مؤخر کر دیں تو اس کا نسب اسے مقدم نہیں کرے گا۔''

(۵) سجدہ ریز ہونے کی فضیلت

❁ معدان بن ابوطلحہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں ثوبان مولیٰ رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے ملا اور کہا: ''مجھے ایسے عمل کی خبر دیجیے جس کے کرنے پر اللہ مجھے جنت میں داخل کر دے۔'' یا میں نے کہا: ''اللہ کے نزدیک محبوب ترین عمل کون سا ہے؟'' وہ خاموش رہے، میں نے پھر پوچھا، وہ پھر خاموش رہے۔ جب میں نے تیسری مرتبہ پوچھا تو کہنے لگے: ''میں نے یہی سوال نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا تھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

« عَلَيْكَ بِكَثْرَةِ السُّجُوْدِ ، فَإِنَّكَ لَا تَسْجُدُ لِلّٰهِ سَجْدَةً إِلَّا رَفَعَكَ اللّٰهُ بِهَا دَرَجَةً ، وَ حَطَّ عَنْكَ بِهَا خَطِيْئَةً »

(مسلم، كتاب الصلاة، باب فضل السجود والحث عليه : ٤٨٨)

"تم خود پر کثرت سجود لازم کرلو، تم اللہ کے لیے جو بھی سجدہ کرو گے اللہ تعالیٰ اس کے بدلے تمھارا ایک درجہ بلند فرمائے گا اور ایک گناہ معاف فرمائے گا۔"

❀ سیدنا عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

« مَا مِنْ عَبْدٍ يَسْجُدُ لِلّٰهِ سَجْدَةً إِلَّا كَتَبَ اللّٰهُ لَهُ بِهَا حَسَنَةً ، وَ مَحَا عَنْهُ بِهَا سَيِّئَةً ، وَ رَفَعَ لَهُ بِهَا دَرَجَةً ، فَاسْتَكْثِرُوْا مِنَ السُّجُوْدِ »

(ابن ماجه، كتاب إقامة الصلاة، باب ما جاء فى كثرة السجود : ١٤٢٤)

"بندہ جب بھی اللہ تعالیٰ کے سامنے سجدہ ریز ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس سجدہ کے بدلے ایک نیکی لکھ دیتے ہیں، ایک گناہ مٹا کر دیتے ہیں، ایک درجہ بلند فرماتے ہیں۔ سو تم کثرت سے سجدے کیا کرو۔"

❀ سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

« مَا مِنْ حَالَةٍ يَكُوْنُ الْعَبْدُ عَلَيْهَا أَحَبَّ إِلَى اللّٰهِ مِنْ أَنْ يَرَاهُ سَاجِدًا يُعَفِّرُ وَجْهَهُ فِي التُّرَابِ »

(الطبرانى فى الاوسط : ٦٠٧٥)

''اللہ تعالیٰ کے نزدیک بندے کی محبوب ترین حالت یہ ہے کہ وہ اس کا چہرہ سجدہ کی حالت میں خاک آلود دیکھے (یعنی عاجزی اور خشوع و خضوع کی حالت میں دیکھے)۔''

(٦) صدقہ کی فضیلت

❁ سیدنا کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((يَا كَعْبُ بْنَ عُجْرَةَ ! إِنَّهُ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ لَحْمٌ وَ لَا دَمٌ نبتا عَلٰى سُحْتٍ ، النَّارُ أَوْلٰى بِهِ ، يَا كَعْبُ بْنَ عُجْرَةَ ! النَّاسُ غَادِيَانِ ، فَغَادٍ فِيْ فَكَاكِ نَفْسِهِ فَمُعْتِقُهَا ، وَ غَادٍ فَمُوْبِقُهَا، يَا كَعْبُ بْنَ عُجْرَةَ! الصَّلَاةُ قُرْبَانٌ ، وَالصَّوْمُ جُنَّةٌ ، وَالصَّدَقَةُ تُطْفِئُ الْخَطِيْئَةَ كَمَا يَذْهَبُ الْجَلِيْدُ عَلَى الصَّفَا))

(ابن حبان، کتاب الخطر والإباحة : ٥٥٦٧)

''اے کعب بن عجرہ! حرام کمائی سے پرورش پانے والا گوشت اور خون جنت میں داخل نہیں ہوں گے بلکہ وہ جہنم کے زیادہ لائق ہیں، اے کعب بن عجرہ! لوگ دو طرح کے ہیں، ایک وہ شخص ہے جو اپنے نفس کو آزاد کرنے کی کوشش کرتا ہے، چنانچہ اس میں کامیاب ہو جاتا ہے۔ دوسرا وہ شخص ہے جس نے اپنے نفس کو قید میں ڈال دیا۔ اے کعب بن

عجرہ! نماز اللہ کی قربت کا ذریعہ ہے، روزہ ڈھال ہے اور صدقہ خطاؤں کو اس طرح مٹا دیتا ہے جس طرح کہ چٹان سے برف پھسل جاتی ہے۔“

❁ سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں ایک دفعہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ہم سفر تھا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے (لمبی) حدیث ذکر فرمائی جس میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((أَلَا أَدُلُّكَ عَلَى أَبْوَابِ الْخَيْرِ؟ قُلْتُ بَلَى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! قَالَ الصَّوْمُ جُنَّةٌ، وَالصَّدَقَةُ تُطْفِئُ الْخَطِيْئَةَ كَمَا يُطْفِئُ الْمَاءُ النَّارَ))

(ترمذی، کتاب الإیمان، باب ما جاء فی حرمة الصلاة : ٢٦١٦)

”کیا میں تم کو بھلائی کے دروازے پر نہ لے چلوں؟“ میں نے عرض کیا: ”اے اللہ کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم)! کیوں نہیں؟“ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”روزہ ڈھال ہے اور صدقہ خطاؤں کو اس طرح بجھا دیتا ہے جیسے پانی آگ کو بجھا دیتا ہے۔“

❁ امام طبرانی اور امام بیہقی نے روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((إِنَّ الصَّدَقَةَ لَتُطْفِئُ عَنْ أَهْلِهَا حَرَّ الْقُبُوْرِ ، وَ إِنَّمَا يَسْتَظِلُّ الْمُؤْمِنُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِيْ ظِلِّ صَدَقَتِهِ))

(بیهقی فی شعب الایمان : ٣٣٤٧)

”صدقہ اپنے خرچ کرنے والوں کے لیے قبروں کی آگ بجھا دیتا ہے اور قیامت کے دن مومن اپنے صدقہ کے سایہ تلے ہوگا۔“

(۷) نمازِ چاشت اور ایامِ بیض کی فضیلت

❀ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

« أَوْصَانِيْ خَلِيْلِيْ صلی اللہ علیہ وسلم بِصِيَامِ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ ، وَرَكْعَتَيِ الضُّحٰى ، وَأَنْ أُوْتِرَ قَبْلَ أَنْ أَرْقُدَ »

(ابو داؤد، کتاب الوتر، باب فی الوتر قبل النوم: ۱۴۳۲)

”مجھے میرے خلیل صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر ماہ تین روزے رکھنے کی، چاشت کی دو رکعتیں پڑھنے اور سونے سے پہلے وتر پڑھنے کی وصیت فرمائی۔“

❀ اور ابن خزیمہ میں یہ الفاظ ہیں:

« أَوْصَانِيْ خَلِيْلِيْ صلی اللہ علیہ وسلم بِثَلَاثٍ لَسْتُ بِتَارِكِهِنَّ : أَنْ لَا أَنَامَ إِلَّا عَلٰى وِتْرٍ ، وَأَنْ لَا أَدَعَ رَكْعَتَيِ الضُّحٰى ، فَإِنَّهَا صَلَاةُ الْأَوَّابِيْنَ ، وَصِيَامِ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ »

(ابن خزیمة، کتاب الوتر، باب ذکر الوصیة بالوتر قبل النوم: ۱۰۸۳)

”مجھے میرے خلیل صلی اللہ علیہ وسلم نے تین باتوں کی وصیت فرمائی جن کو میں کسی بھی صورت ترک نہیں کروں گا، وہ یہ کہ میں وتر ادا کیے بغیر نہ سوؤں اور

میں چاشت کی دو رکعتیں نہ چھوڑوں کیونکہ یہ صلاۃ الاوّابین ہے اور ہر ماہ (ایام بیض کے) تین روزے رکھا کروں۔"

❁ عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«صَوْمُ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ صَوْمُ الدَّهْرِ كُلِّهِ»

(بخاری، کتاب الصوم، باب صوم داوٗد: ۱۹۷۹)

"ہر ماہ تین روزے رکھنا گویا ساری عمر روزے رکھنا ہے۔"

❁ سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«يُصْبِحُ عَلَى كُلِّ سُلَامَى مِنْ أَحَدِكُمْ صَدَقَةٌ: فَكُلُّ تَسْبِيحَةٍ صَدَقَةٌ، وَ كُلُّ تَحْمِيدَةٍ صَدَقَةٌ، وَ كُلُّ تَهْلِيلَةٍ صَدَقَةٌ، وَ كُلُّ تَكْبِيرَةٍ صَدَقَةٌ، وَ أَمْرٌ بِالْمَعْرُوفِ صَدَقَةٌ، وَ نَهْيٌ عَنِ الْمُنْكَرِ صَدَقَةٌ، وَ يُجْزِئُ مِنْ ذٰلِكَ رَكْعَتَانِ يَرْكَعُهُمَا مِنَ الضُّحٰى»

(مسلم، کتاب صلاۃ المسافرین، باب استحباب صلاۃ الضحی: ۷۲۰)

"صبح کے وقت آدمی کے ہر جوڑ کے بدلے صدقہ ہے۔ پس ہر قسم کی تسبیح صدقہ ہے، ہر حمد صدقہ ہے، لا الہ الا اللہ کہنا صدقہ ہے، اللہ اکبر کہنا صدقہ ہے، نیکی کا حکم دینا صدقہ ہے اور برائی سے روکنا صدقہ ہے اور ان سب کا نعم البدل چاشت کی دو رکعتیں ادا کرنا ہے۔"

❁ سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«مَنْ صَامَ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ فَذٰلِكَ صِيَامُ الدَّهْرِ فَأَنْزَلَ

اللّٰهُ تَصْدِيقَ ذٰلِكَ فِيْ كِتَابِهِ الْكَرِيمِ : ﴿ مَنْ جَاءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهُ عَشْرُ أَمْثَالِهَا ﴾ اَلْيَوْمُ بِعَشَرَةِ أَيَّامٍ))

(ترمذی، کتاب الصوم، باب ما جاء فی صوم ثلاثة من کل شهر : ۷۶۲)

''جس شخص نے ہر ماہ تین روزے رکھے گویا اس نے ساری عمر روزے رکھے، اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں اس کی تصدیق نازل فرمائی ہے: ''جو شخص ایک نیکی لایا تو اس کے لیے اس جیسی دس (نیکیاں) ہیں۔'' ایک دن دس دنوں کے برابر ہے۔''

سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک شخص نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روزے کے بارے میں دریافت کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((عَلَيْكَ بِالْبِيضِ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ))

(الطبرانی فی الأوسط : ۸۲۸۲)

''ہر ماہ (تین دن) ایام بیض کے روزے رکھا کرو۔''

جریر رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((صِيَامُ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ صِيَامُ الدَّهْرِ ، أَيَّامُ الْبِيضِ صَبِيحَةَ ثَلَاثَ عَشْرَةَ وَ أَرْبَعَ عَشْرَةَ وَخَمْسَ عَشْرَةَ))

(نسائی، کتاب الصیام، باب کیف یصوم ثلاثة أیام من کل شهر : ۲۴۲۲)

''ہر ماہ تین روزے رکھنا گویا ساری عمر روزے رکھنا ہے اور ایام بیض سے مراد ہر ماہ کی تیرھویں، چودھویں اور پندرھویں تاریخ ہے۔''

(۸) نمازِ تسبیح

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدنا عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ سے فرمایا:

« يَا عَبَّاسُ! يَا عَمَّاهُ! أَلَا أُعْطِيكَ، أَلَا أَمْنَحُكَ، أَلَا أَحْبُوكَ، أَلَا أَفْعَلُ بِكَ عَشْرَ خِصَالٍ؟ إِذَا أَنْتَ فَعَلْتَ ذٰلِكَ غَفَرَ اللّٰهُ لَكَ ذَنْبَكَ: أَوَّلَهُ وَ آخِرَهُ، قَدِيمَهُ وَ حَدِيثَهُ خَطَأَهُ وَ عَمْدَهُ، صَغِيرَهُ وَ كَبِيرَهُ، سِرَّهُ وَ عَلَانِيَتَهُ، عَشْرَ خِصَالٍ: أَنْ تُصَلِّيَ أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ تَقْرَأُ فِي كُلِّ رَكْعَةٍ فَاتِحَةَ الْكِتَابِ وَ سُورَةً، فَإِذَا فَرَغْتَ مِنَ الْقِرَاءَةِ فِي أَوَّلِ رَكْعَةٍ فَقُلْ وَ أَنْتَ قَائِمٌ: "سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ" خَمْسَ عَشْرَةَ مَرَّةً، ثُمَّ تَرْكَعُ فَتَقُولُهَا وَ أَنْتَ رَاكِعٌ عَشْرًا ثُمَّ تَرْفَعُ رَأْسَكَ مِنَ الرُّكُوعِ فَتَقُولُهَا عَشْرًا، ثُمَّ تَهْوِي سَاجِدًا فَتَقُولُهَا وَ أَنْتَ سَاجِدٌ عَشْرًا ثُمَّ تَرْفَعُ رَأْسَكَ مِنَ السُّجُودِ فَتَقُولُهَا عَشْرًا ثُمَّ تَسْجُدُ وَ تَقُولُهَا عَشْرًا ثُمَّ تَرْفَعُ رَأْسَكَ فَتَقُولُهَا عَشْرًا، فَذٰلِكَ خَمْسٌ وَ سَبْعُونَ فِي كُلِّ رَكْعَةٍ، تَفْعَلُ ذٰلِكَ فِي أَرْبَعِ رَكَعَاتٍ، إِنِ اسْتَطَعْتَ أَنْ

تُصَلِّيَهَا فِيْ كُلِّ يَوْمٍ مَرَّةً فَافْعَلْ ، فَإِنْ لَمْ تَسْتَطِعْ فَفِيْ كُلِّ جُمُعَةٍ مَرَّةً ، فَإِنْ لَمْ تَفْعَلْ فَفِيْ كُلِّ شَهْرٍ مَرَّةً ، فَإِنْ لَمْ تَفْعَلْ فَفِيْ كُلِّ سَنَةٍ مَرَّةً ، فَإِنْ لَمْ تَفْعَلْ فَفِيْ عُمُرِكَ مَرَّةً))

(ابوداود، کتاب الصلاۃ، باب صلاۃ التسبیح : ۱۲۹۷)

''اے میرے چچا عباس! کیا میں آپ کو کوئی چیز نہ دوں؟ کیا میں آپ کو تحفہ نہ دوں؟ کیا میں آپ کو بھلائی نہ پہنچاؤں؟ کیا میں آپ کو دس باتیں نہ سکھلاؤں؟ جب تم ان (دس باتوں) کو (پورا) کرو تو اللہ تمھارے اگلے اور پچھلے، پرانے اور نئے، لاعلمی میں کیے گئے اور جان بوجھ کر کیے گئے، چھوٹے اور بڑے، چھپے اور ظاہری سب گناہوں کو بخش دے۔ وہ دس باتیں یہ ہیں: تم چار رکعتیں پڑھو اور ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ اور کوئی ایک سورت پڑھو، جب پہلی رکعت میں قراءت سے فارغ ہو چکو تو قیام ہی کی حالت میں پندرہ مرتبہ یہ کلمات پڑھو: ((سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ)) پھر رکوع میں دس مرتبہ، پھر رکوع سے سر اٹھا کر دس مرتبہ، پھر سجدے میں دس مرتبہ پھر سجدے سے سر اٹھا کر دس مرتبہ، پھر دوسرے سجدے میں دس مرتبہ، پھر دوسرے سجدے سے سر اٹھا کر دس مرتبہ پڑھو، اس طرح یہ ہر رکعت میں پچھتر (۷۵) مرتبہ ہوئے، چاروں رکعتوں میں ایسا ہی کرو۔ اگر تم استطاعت رکھتے ہو تو ہر روز ایک مرتبہ یہ نماز پڑھا کرو،

ایسا نہ کرسکو تو ہر جمعۃ المبارک کو ایک مرتبہ یہ نماز پڑھا کرو، ایسا نہ کر سکو تو ہر ماہ میں ایک مرتبہ یہ نماز پڑھا کرو، ایسا نہ کرسکو تو ہر سال یہ نماز پڑھا کرو، ورنہ عمر بھر میں ایک مرتبہ ہی سہی۔"

(۹) اللہ سے عافیت و معافی مانگو

❀ ابو الفضل عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے عرض کیا: "اے اللہ کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم)! مجھے ایسی بات بتلایئے جس کا میں اللہ سے سوال کروں۔" آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((سَلُوا اللّٰهَ الْعَافِيَةَ فَمَكَثْتُ أَيَّامًا، ثُمَّ جِئْتُ، فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! عَلِّمْنِيْ شَيْئًا أَسْأَلُهُ اللّٰهَ تَعَالٰى، قَالَ لِيْ: يَا عَبَّاسُ! يَا عَمَّ رَسُوْلِ اللّٰهِ! سَلُوا اللّٰهَ الْعَافِيَةَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ))

(ترمذی، کتاب الدعوات، باب فی فضل سؤال العافیة: ۳۵۱۴)

"اللہ سے عافیت مانگو۔" میں نے پھر کچھ دنوں بعد بارگاہ رسالت میں حاضر ہو کر عرض کیا: "اے اللہ کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم)! مجھے ایسی چیز سکھلایئے جس کو میں اللہ سے مانگوں۔" آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "میرے پیارے چچا عباس! اللہ سے دنیا و آخرت میں عافیت مانگو۔"

ہم یہاں بعض مسنون دعائیں ذکر کرتے ہیں جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ

کرام رضی اللہ عنہم کو سکھلائیں۔

❁ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شاذ ونادر ہی کسی مجلس سے صحابہ کے لیے یہ کلمات کہے بغیر اٹھتے:

((اَللّٰهُمَّ اقْسِمْ لَنَا مِنْ خَشْيَتِكَ مَا تُبَلِّغُنَا بِهِ جَنَّتَكَ ، وَ مِنَ الْيَقِيْنِ مَا تُهَوِّنُ بِهِ عَلَيْنَا مَصَائِبَ الدُّنْيَا اَللّٰهُمَّ مَتِّعْنَا بِأَسْمَاعِنَا وَ أَبْصَارِنَا وَ قُوَّتِنَا مَا أَحْيَيْتَنَا ، وَاجْعَلْهُ الْوَارِثَ مِنَّا ، وَاجْعَلْ ثَأْرَنَا عَلٰى مَنْ ظَلَمَنَا وَانْصُرْنَا عَلٰى مَنْ عَادَانَا وَ لَا تَجْعَلِ الدُّنْيَا أَكْبَرَ هَمِّنَا وَ لَا مَبْلَغَ عِلْمِنَا ، وَ لَا تُسَلِّطْ عَلَيْنَا مَنْ لَا يَرْحَمُنَا))

(ترمذی، کتاب الدعوات ، باب دعاء اللهم اقسم لنا ......الخ : ۳۵۰۲)

''اے اللہ! ہمیں اپنا ڈر نصیب فرما جو ہمیں تیری جنت میں پہنچا دے اور ایسا یقین نصیب فرما جو ہم پر دنیا کی مصیبتیں آسان کر دے۔ اے اللہ! جب تک تو ہمیں زندہ رکھے ہمیں ہماری سماعت ، بصارت اور طاقت سے فائدہ عطا فرما اور اسی (بہرہ مندی) کو ہمارا وارث بنا۔ جو کوئی ہم پر ظلم کرے اس سے ہمارا انتقام لے، جو کوئی ہم سے دشمنی رکھے اس پر ہماری مدد فرما۔ دنیا کو ہمارا مقصود نہ بنا اور نہ (دنیا کو) ہمارے علم کی انتہا بنا اور ہم پر کسی ایسے شخص کو مسلط نہ کرنا جو ہم پر رحم نہ کرے۔''

❁ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

((مَنْ سَرَّهُ أَنْ يَسْتَجِيبَ اللّٰهُ تَعَالٰى لَهُ عِنْدَ الشَّدَائِدِ وَالْكُرَبِ فَلْيُكْثِرِ الدُّعَاءَ فِي الرَّخَاءِ))

(ترمذی، کتاب الدعوات ، باب ما جاء أن دعوة المسلم مستجابة : ٣٣٨١۔ السلسلة الصحيحة : ٥٩٣)

''جو شخص یہ خواہش کرے کہ سختیوں اور مصائب میں اللہ اس کی دعا قبول فرمائے، تو اسے چاہیے کہ خوشحالی کے دنوں میں کثرت سے دعا کرے۔''

❁ سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے:

((اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْهُدٰى وَالتُّقٰى وَالْعَفَافَ وَالْغِنٰى))

(مسلم، کتاب الذكر والدعاء، باب فى الأدعية : ٢٧٢١)

''اے اللہ! میں تجھ سے ہدایت، تقویٰ، پاک دامنی اور تونگری کا سوال کرتا ہوں۔''

❁ صحابی رسول طارق بن اشیم اشجعی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جب کوئی شخص مسلمان ہوتا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسے نماز سکھلاتے پھر اسے ان کلمات کے ساتھ دعا کرنے کا حکم فرماتے:

((اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِي وَ ارْحَمْنِي وَ اهْدِنِي وَ عَافِنِي وَ ارْزُقْنِي))

(مسلم، کتاب الذکر والدعاء : باب فضل التھلیل والتسبیح : ٢٦٩٧)

''اے اللہ! مجھے بخش دے اور مجھ پر رحم فرما اور مجھے ہدایت دے اور مجھے عافیت بخش اور مجھے رزق عطا فرما۔''

❀ اور مسلم کی ایک دوسری روایت میں طارق اشجعی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، جب ایک شخص نے آکر عرض کی: ''اے اللہ کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم)! جب میں اپنے رب سے مانگوں تو کیا مانگوں؟'' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((قُلْ: "اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِیْ وَ ارْحَمْنِیْ ، وَ عَافِنِیْ، وَ ارْزُقْنِیْ" فَإِنَّ هٰؤُلَاءِ تَجْمَعُ لَكَ دُنْیَاكَ وَ آخِرَتَكَ))

(مسلم، کتاب الذکر والدعاء : باب فضل التھلیل والتسبیح : ٢٦٩٧)

''تو کہہ: ''اے اللہ! مجھے بخش دے اور مجھ پر رحم فرما اور مجھے عافیت بخش اور مجھے رزق عطا فرما'' یہ کلمات تیرے لیے تیری دنیا و آخرت جمع کردیں گے۔''

❀ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے:

((اَللّٰھُمَّ أَصْلِحْ لِیْ دِیْنِیَ الَّذِیْ ھُوَ عِصْمَةُ أَمْرِیْ، وَ أَصْلِحْ لِیْ دُنْیَایَ الَّتِیْ فِیْھَا مَعَاشِیْ، وَأَصْلِحْ لِیْ آخِرَتِیَ الَّتِیْ فِیْھَا مَعَادِیْ، وَاجْعَلِ الْحَیَاةَ زِیَادَةً لِیْ فِیْ كُلِّ خَیْرٍ ، وَاجْعَلِ الْمَوْتَ رَاحَةً لِیْ مِنْ كُلِّ شَرٍّ))

(مسلم، كتاب الذكر والدعاء، باب في الأدعية : ٢٧٢٠)

''اے اللہ! میرا دین درست کر دے جو میرے کام کا بچاؤ ہے، میری دنیا درست کر دے جس میں میرا معاش ہے، میری آخرت درست کر دے جس میں مجھے لوٹ کر جانا ہے، میری زندگی کو نیکیوں میں اضافے کا سبب بنا اور میری موت کو ہر برائی سے آرام کا سبب بنا۔''

(۱۰) روزے کی فضیلت

❀ سیدنا ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے عرض کیا: ''اے اللہ کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم)! مجھے کسی کام کا حکم دیجیے۔'' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

« عَلَيْكَ بِالصَّوْمِ ، فَإِنَّهُ لَا عِدْلَ لَهُ ، قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! مُرْنِیْ بِعَمَلٍ قَالَ : عَلَيْكَ بِالصَّوْمِ فَإِنَّهُ لَا عِدْلَ لَهُ ، قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! مُرْنِیْ بِعَمَلٍ، قَالَ: عَلَيْكَ بِالصَّوْمِ فَإِنَّهُ لَا مِثْلَ لَهُ »

(نسائی، كتاب الصيام، باب فضل الصيام : ٢٢٢٥)

''تم روزہ رکھا کرو، اس کے برابر کوئی دوسرا کام نہیں ہے۔'' میں نے پھر عرض کیا: ''اے اللہ کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم)! مجھے کسی کام کا حکم دیجیے۔'' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم روزہ رکھا کرو، اس کے برابر کوئی دوسرا کام نہیں ہے۔'' میں نے تیسری دفعہ عرض کیا: ''اے اللہ کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم)!

مجھے کسی کام کا حکم دیجیے۔'' آپ ﷺ نے فرمایا: ''تم روزہ رکھا کرو اس جیسا کوئی دوسرا کام نہیں۔''

❀ اور نسائی کی ایک روایت میں ہے، سیدنا ابو امامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا: ''اے اللہ کے رسول (ﷺ)! مجھے ایسا کام بتلایے جس سے اللہ مجھے نفع عطا فرمائے۔'' آپ ﷺ نے فرمایا:

((عَلَيْكَ بِالصِّيَامِ فَإِنَّهُ لَا مِثْلَ لَهُ))

(نسائی، کتاب الصیام، باب فضل الصیام: ۲۲۲۲)

''تم روزہ رکھا کرو، (کیونکہ) اس کے برابر کوئی دوسرا کام نہیں ہے۔''

❀ اسی حدیث کو ابن حبان نے اپنی صحیح میں اس طرح بیان کیا ہے کہ ابو امامہ نے عرض کیا: ''اے اللہ کے رسول (ﷺ)! میری کسی ایسے عمل پر رہنمائی فرمایئے جسے کرنے سے میں جنت میں داخل ہو جاؤں۔'' آپ ﷺ نے فرمایا:

((عَلَيْكَ بِالصَّوْمِ فَإِنَّهُ لَا مِثْلَ لَهُ))

(ابن حبان، کتاب الصوم، باب فضل الصوم: ۳۴۲۶)

''تم روزہ تو اپنے اوپر لازم کرلو، اس کے برابر کوئی دوسرا عمل نہیں ہے۔'' اسی حدیث میں ہے کہ سیدنا ابو امامہ رضی اللہ عنہ کے گھر میں دن کے وقت کبھی چولہا جلتا نہیں دیکھا گیا الا یہ کہ کوئی مہمان آیا ہو۔

روزہ کی فضیلت کو جاننے کے لیے مندرجہ ذیل حدیث میں غور و فکر کرنا چاہیے۔

سیدنا ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

((مَا مِنْ عَبْدٍ يَصُومُ يَوْمًا فِي سَبِيلِ اللهِ تَعَالَى إِلَّا بَاعَدَ اللهُ بِذَلِكَ الْيَوْمِ وَجْهَهُ عَنِ النَّارِ سَبْعِينَ خَرِيفًا))

(مسلم، كتاب الصيام ، باب فضل الصيام في سبيل الله لمن يطيقه : ١١٥٣)

"جو شخص اللہ تعالیٰ کی راہ میں ایک دن کا روزہ رکھے تو اللہ تعالیٰ اس دن (کے روزے) کی وجہ سے اس کے چہرے کو جہنم سے ستر سال (کے فاصلے) تک دور کر دے گا۔"

(۱۱) توبہ کی فضیلت

سیدنا اغر بن یسار مزنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((يَا أَيُّهَا النَّاسُ! تُوبُوا إِلَى اللهِ وَاسْتَغْفِرُوهُ ، فَإِنِّي أَتُوبُ فِي الْيَوْمِ مِائَةَ مَرَّةٍ))

(مسلم، كتاب الذكر والدعاء ، باب استحباب الإستغفار والاستكثار منه : ٢٧٠٢)

"اے لوگو! اللہ کی طرف رجوع کرو اور اسی سے مغفرت مانگو، میں بھی ہر روز سو مرتبہ اس کی طرف رجوع کرتا ہوں۔"

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا:

«وَاللّٰهِ! إِنِّیْ لَأَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ وَ أَتُوْبُ إِلَيْهِ فِی الْيَوْمِ أَكْثَرَ مِنْ سَبْعِيْنَ مَرَّةً»

(بخاری، کتاب الدعوات، باب استغفار النبی ﷺ فی الیوم واللیلة : ٦٣٠٧)

''اللہ کی قسم! میں ایک دن میں ستر سے زیادہ مرتبہ اللہ سے توبہ اور استغفار کرتا ہوں۔''

✿ خادم رسول ﷺ سیدنا ابوحمزہ انس بن مالک انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«لَلّٰهُ أَفْرَحُ بِتَوْبَةِ عَبْدِهِ مِنْ أَحَدِكُمْ سَقَطَ عَلٰى بَعِيْرِهِ وَ قَدْ أَضَلَّهُ فِیْ أَرْضِ فَلَاةٍ» (بخاری، کتاب الدعوات، باب التوبة : ٦٣٠٩)

''اللہ تعالیٰ اپنے بندے کی توبہ پر اس آدمی سے بھی زیادہ خوش ہوتے ہیں جس کی سواری جنگل میں گم ہونے کے بعد مل گئی ہو (جتنی خوشی اسے ہوگی اللہ توبہ کرنے والے سے اس سے بھی زیادہ خوش ہوتے ہیں)۔''

✿ مسلم کی ایک روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«لَلّٰهُ أَشَدُّ فَرَحًا بِتَوْبَةِ عَبْدِهِ حِيْنَ يَتُوْبُ إِلَيْهِ مِنْ أَحَدِكُمْ كَانَ عَلٰى رَاحِلَتِهِ بِأَرْضِ فَلَاةٍ، فَانْفَلَتَتْ مِنْهُ وَ عَلَيْهَا طَعَامُهُ وَ شَرَابُهُ فَأَيِسَ مِنْهَا، فَأَتٰى شَجَرَةً فَاضْطَجَعَ فِیْ ظِلِّهَا وَ قَدْ أَيِسَ مِنْ رَاحِلَتِهِ فَبَيْنَمَا هُوَ كَذٰلِكَ إِذْ هُوَ بِهَا قَائِمَةً عِنْدَهُ، فَأَخَذَ

بِخَطَامِهَا ثُمَّ قَالَ مِنْ شِدَّةِ الْفَرَحِ، اَللّٰهُمَّ أَنْتَ عَبْدِیْ وَ أَنَا رَبُّكَ، أَخْطَأَ مِنْ شِدَّةِ الْفَرَحِ ››

(مسلم، كتاب التوبة ، باب في الحض على التوبة : ٢٧٤٧)

''اللہ تعالیٰ اپنے بندے کی توبہ پر جب وہ اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کرتا ہے، اس آدمی سے بھی زیادہ خوش ہوتے ہیں جس کی سواری جنگل میں گم ہوگئی، جس پر اس آدمی کے کھانے پینے کا سامان تھا، سو وہ اس سے ناامید ہوگیا پھر مایوسی و ناامیدی کی حالت میں ایک درخت کے سائے تلے لیٹ گیا۔ پس جب وہ اس پریشانی میں مبتلا تھا تو ناگہاں اس کی سواری اس کے قریب آ کھڑی ہوئی، اس نے سواری کی لگام تھام لی، پھر اس نے فرطِ مسرت سے اس طرح کہہ دیا: ''اے اللہ! تو میرا بندہ ہے اور میں تیرا رب ہوں۔'' اس نے بہت زیادہ خوشی کی وجہ سے غلطی کی (یعنی الٹ کہہ دیا)۔''

❁ سیدنا ابوموسیٰ عبداللہ بن قیس اشعری رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

‹‹ إِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى يَبْسُطُ يَدَهُ بِاللَّيْلِ لِيَتُوْبَ مُسِيْءُ النَّهَارِ وَ يَبْسُطُ يَدَهُ بِالنَّهَارِ لِيَتُوْبَ مُسِيْءُ اللَّيْلِ ، حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ مَغْرِبِهَا ››

(مسلم، كتاب التوبة، باب قبول التوبة من الذنوب : ٢٧٥٩)

’’اللہ تعالیٰ رات کو اپنا ہاتھ پھیلا دیتا ہے تا کہ دن کا گناہ گار توبہ کر لے اور دن کو اپنا ہاتھ پھیلا تا ہے تا کہ رات کا گناہ گار توبہ کر لے اور یہ اس وقت تک رہے گا جب تک سورج مغرب کی جانب سے طلوع نہ ہو۔‘‘

(۱۲) ارکان اسلام

سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہم سفر تھا، ایک دن چلتے چلتے میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب ہو کر عرض کیا: ’’اے اللہ کے رسول! مجھے ایسا عمل بتلایئے جو مجھے جنت میں داخل کر دے اور جہنم سے دور کر دے۔‘‘ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

« لَقَدْ سَأَلْتَ عَنْ عَظِيمٍ وَ إِنَّهُ لَيَسِيرٌ عَلَى مَنْ يَّسَّرَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ، تَعْبُدُ اللّٰهَ وَ لَا تُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا، وَ تُقِيمُ الصَّلَاةَ، وَ تُؤْتِي الزَّكَاةَ وَتَصُومُ رَمَضَانَ، وَ تَحُجُّ الْبَيْتَ، ثُمَّ قَالَ: أَلَا أَدُلُّكَ عَلَى أَبْوَابِ الْخَيْرِ؟ قُلْتُ بَلَى يَا رَسُولَ اللّٰهِ! قَالَ: الصَّوْمُ جُنَّةٌ وَالصَّدَقَةُ تُطْفِئُ الْخَطِيئَةَ كَمَا يُطْفِئُ الْمَاءُ النَّارَ، وَصَلَاةُ الرَّجُلِ فِيْ جَوْفِ اللَّيْلِ، ثُمَّ تَلَا قَوْلَهُ تَعَالٰى: ﴿ تَتَجَافٰى جُنُوْبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ .... يَعْمَلُوْنَ ﴾ [السجدة : ۱۶، ۱۷]

ثُمَّ قَالَ: أَلَا أُخْبِرُكَ بِرَأْسِ الْأَمْرِ وَ عَمُوْدِهِ وَ ذِرْوَةِ سَنَامِهِ؟ قُلْتُ:

بَلٰی یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ! قَالَ: رَأْسُ الْأَمْرِ الْاِسْلَامُ، وَعَمُوْدُہُ الصَّلَاۃُ، وَ ذِرْوَۃُ سَنَامِہِ الْجِهَادُ، ثُمَّ قَالَ: أَلَا أُخْبِرُکَ بِمِلَاکِ ذٰلِکَ کُلِّہِ؟ قُلْتُ: بَلٰی یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ! قَالَ : کُفَّ عَلَیْکَ هٰذَا وَ أَشَارَ إِلٰی لِسَانِہِ، قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ! وَ إِنَّا لَمُؤَاخَذُوْنَ بِمَا نَتَکَلَّمُ بِہِ؟ فَقَالَ: ثَکِلَتْکَ أُمُّکَ یَا مُعَاذُ! وَ هَلْ یَکُبُّ النَّاسَ فِی النَّارِ عَلٰی وُجُوْهِهِمْ إِلَّا حَصَائِدُ أَلْسِنَتِهِمْ))

(ترمذی، کتاب الایمان ، باب ما جاء فی حرمة الصلاۃ : ۲۶۱۶)

''تو نے بڑا عظیم سوال کیا ہے، لیکن یہ اس پر آسان ہے جس کے لیے اللہ آسان کر دے، تم اللہ کی عبادت کرو اور کسی کو اس کا شریک نہ بناؤ، نماز قائم کرو، زکوٰۃ ادا کرو، رمضان کے روزے رکھو، بیت اللہ کا حج کرو۔'' پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ''کیا میں تجھے نیکی کے دروازے نہ بتلاؤں؟'' میں نے عرض کیا: ''اے اللہ کے رسول! کیوں نہیں۔'' آپ ﷺ نے فرمایا: ''روزہ ڈھال ہے اور صدقہ گناہ (کی آگ) کو ایسے بجھا دیتا ہے جیسے پانی آگ کو بجھا دیتا ہے اور آدھی رات کو آدمی کا نماز پڑھنا۔'' پھر آپ ﷺ نے یہ آیات تلاوت فرمائیں: ''ان کے پہلو اپنے بستروں سے الگ رہتے ہیں، اپنے رب کو خوف اور امید سے پکارتے ہیں اور جو کچھ ہم نے انھیں دے رکھا ہے وہ خرچ کرتے ہیں۔ کوئی نفس نہیں جانتا کہ ان کے لیے کیسی آنکھوں کی ٹھنڈک چھپا کر رکھی

گئی ہے، جو کچھ وہ کرتے تھے یہ اس کا صلہ ہے۔'' پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ''کیا میں تجھے اس امر کی بنیاد، ستون اور کوہان کی چوٹی نہ بتلاؤں؟'' میں نے عرض کیا: ''اے اللہ کے رسول! کیوں نہیں؟'' آپ ﷺ نے فرمایا: ''اس امر کی بنیاد اسلام ہے، اس کا ستون نماز اور اس کی کوہان کی چوٹی جہاد ہے۔'' پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ''کیا میں تجھے ان تمام کا سرمایہ نہ بتلاؤں؟'' میں نے عرض کیا: ''اے اللہ کے رسول! کیوں نہیں؟'' آپ ﷺ نے اپنی زبان کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا: ''اسے اپنے قابو میں رکھو۔'' میں نے عرض کیا: ''اے اللہ کے رسول! کیا ہماری باتوں کا بھی مؤاخذہ ہوگا؟'' تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''اے معاذ! تیری ماں تجھے گم پائے، لوگوں کو ان کی زبان کی کہی ہوئی باتیں ہی تو جہنم میں منہ کے بل گرائیں گی۔''

(۱۳) والدین سے حسن سلوک

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا:

((يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! مَنْ أَحَقُّ النَّاسِ بِحُسْنِ صَحَابَتِي؟ قَالَ: أُمُّكَ، قَالَ ثُمَّ مَنْ؟ قَالَ: أُمُّكَ، قَالَ ثُمَّ مَنْ؟ قَالَ: أُمُّكَ، قَالَ ثُمَّ مَنْ؟

قَالَ: أَبُوْكَ ﴾ (بخاری، کتاب الأدب ، باب البر والصلة : ٥٩٧١)

''اے اللہ کے رسول (ﷺ)! میرے حسن سلوک، کا سب سے زیادہ حق دار کون ہے؟'' آپ ﷺ نے فرمایا: ''تیری ماں۔'' اس آدمی نے دوبارہ پوچھا: ''پھر کون ؟'' آپ ﷺ نے فرمایا: ''تیری ماں۔'' اس آدمی نے پوچھا: ''پھر کون؟'' آپ ﷺ نے فرمایا: ''تیری ماں۔'' اس آدمی نے پھر پوچھا: ''اس کے بعد کون؟'' آپ ﷺ نے فرمایا: ''تیرا باپ۔''

❀ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہی کی دوسری روایت میں ہے کہ ایک شخص نے سوال کیا:

﴿ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ! مَنْ أَحَقُّ بِحُسْنِ الصُّحْبَةِ ؟ قَالَ : أُمُّكَ، ثُمَّ أُمُّكَ، ثُمَّ أُمُّكَ، ثُمَّ أَبُوْكَ، ثُمَّ أَدْنَاكَ فَأَدْنَاكَ ﴾

(مسلم، کتاب البر والصلة ، باب بر الوالدين : ٢٥٤٨)

''اے اللہ کے رسول! میرے حسن سلوک کا سب سے زیادہ حق دار کون ہے؟'' آپ ﷺ نے فرمایا: ''تیری ماں، پھر تیری ماں، پھر تیری ماں، پھر تیرا باپ، پھر درجہ بہ درجہ اپنے قریب تر سے حسن سلوک کرو۔''

❀ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

﴿ رَغِمَ أَنفُ، ثُمَّ رَغِمَ أَنفُ، ثُمَّ رَغِمَ أَنفُ مَنْ أَدْرَكَ أَبَوَيْهِ عِنْدَ الْكِبَرِ، أَحَدَهُمَا أَوْ كِلَيْهِمَا ثُمَّ لَمْ يَدْخُلِ الْجَنَّةَ ﴾

(مسلم، کتاب البر والصلة ، باب رغم من أدرك أبويه أو أحدهما عند الكبر : ٢٥٥١)

''اس کی ناک خاک آلود ہو، اس کی ناک خاک آلود ہو، اس کی ناک خاک آلود ہو جس نے اپنے والدین میں سے ایک کو یا دونوں کو بڑھاپے کی عمر میں پایا پھر (ان کی خدمت کر کے) جنت میں داخل نہ ہوا۔''

(۱۴) نماز کی حفاظت

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ ایک دن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:

((مَنْ حَافَظَ عَلَيْهَا كَانَتْ لَهُ نُوْرًا وَ بُرْهَانًا وَ نَجَاةً يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَ مَنْ لَمْ يُحَافِظْ عَلَيْهَا لَمْ يَكُنْ لَهُ نُوْرٌ وَ لَا بُرْهَانٌ وَلَا نَجَاةٌ وَ كَانَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَعَ قَارُوْنَ وَ فِرْعَوْنَ وَ هَامَانَ وَ أُبَيِّ بْنِ خَلَفٍ)) (مسند احمد : ١٦٩/٢)

''جو کوئی نماز کی حفاظت کرے گا اس کے لیے یہ روز محشر نور، حجت اور نجات کا ذریعہ ہوگی اور جس نے اس کی (نماز کی) حفاظت نہ کی اس کے لیے یہ نہ نور ہوگی، نہ حجت اور نہ نجات کا ذریعہ بنے گی اور روز محشر

اس کا انجام قارون، فرعون، ہامان اور ابی بن خلف کے ساتھ ہوگا۔"

❀ سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ شب معراج نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو پچاس فرض نمازیں دی گئیں پھر کم ہو کر پانچ رہ گئیں، پھر آواز آئی:

((يَا مُحَمَّدُ ! إِنَّهُ لَا يُبَدَّلُ الْقَوْلُ لَدَيَّ وَإِنَّ لَكَ بِهٰذِهِ الْخَمْسِ خَمْسِيْنَ))

(ترمذی، کتاب الصلاۃ، باب ما جآء کم فرض اللہ علی عبادہ من الصلوات: ٢١٣)

"اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم)! میری باتیں نہیں بدلتیں، تجھے دی گئیں یہ پانچ (نمازیں) پچاس (نمازوں) کے برابر ہیں۔"

❀ سیدنا ابو قتادہ رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

((إِنِّيْ افْتَرَضْتُ عَلٰى أُمَّتِكَ خَمْسَ صَلَوَاتٍ وَ عَهِدْتُ عِنْدِيْ عَهْدًا أَنَّهُ مَنْ جَاءَ يُحَافِظُ عَلَيْهِنَّ لِوَقْتِهِنَّ أَدْخَلْتُهُ الْجَنَّةَ وَ مَنْ لَمْ يُحَافِظْ عَلَيْهِنَّ فَلَا عَهْدَ لَهُ عِنْدِيْ))

(ابو داود، کتاب الصلاۃ، باب المحافظة علی الصلوات: ٤٣٠)

"(اے محمد!) میں نے تیری امت پر پانچ نمازیں فرض کر کے عہد کیا کہ جو کوئی ان کی حفاظت کرے اور انھیں بر وقت ادا کرے تو میں (اللہ) اسے جنت میں داخل کروں گا اور جو کوئی ان کی حفاظت نہیں کرتا

اس سے میرا کوئی وعدہ نہیں۔“

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

((أَرَأَيْتُمْ لَوْ أَنَّ نَهْرًا بِبَابِ أَحَدِكُمْ يَغْسِلُ مِنْهُ كُلَّ يَوْمٍ خَمْسَ مَرَّاتٍ هَلْ يَبْقَى مِنْ دَرَنِهِ شَيْءٌ ؟ قَالُوا : لَا يَبْقَى مِنْ دَرَنِهِ شَيْءٌ، قَالَ: فَذٰلِكَ مَثَلُ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ يَمْحُو اللّٰهُ بِهِنَّ الْخَطَايَا))

(بخاري، كتاب مواقيت الصلاة ، باب الصلوات الخمس كفارة : ٥٢٨)

”جس شخص کے گھر کے سامنے ایک نہر ہو اور وہ ہر روز اس میں غسل کرے، تمھارا کیا خیال ہے کہ اس کے جسم پر کوئی میل کچیل باقی رہے گی؟“ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: ”اس پر کوئی میل کچیل باقی نہیں رہے گی۔“ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اسی طرح پنجگانہ نماز ادا کرنے والے سے اللہ تعالیٰ اس کے تمام گناہوں کو دھو دیتے ہیں۔“

عمرو بن سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھا تھا، انھوں نے وضو کا پانی منگوا کر کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا:

((مَا مِنِ امْرِئٍ مُسْلِمٍ تَحْضُرُهُ صَلَاةٌ مَكْتُوبَةٌ فَيُحْسِنُ وُضُوءَهَا وَ خُشُوعَهَا ، وَرُكُوعَهَا ، إِلَّا كَانَتْ كَفَّارَةً لِمَا قَبْلَهَا مِنَ الذُّنُوبِ مَا لَمْ يَأْتِ كَبِيرَةً ، وَ ذٰلِكَ الدَّهْرَ كُلَّهُ))

(مسلم، کتاب الطهارة، باب فضل الوضوء والصلاة عقبه : ۲۲۸)

''فرض نماز کے وقت جو مسلمان بھی اچھی طرح وضو کرتا ہے، پھر خشوع وخضوع کے ساتھ نماز ادا کرتا ہے اور نماز میں رکوع بھی اچھی طرح کرتا ہے تو وہ نماز کبیرہ گناہوں کے علاوہ اس کے سابقہ (صغیرہ) گناہوں کا کفارہ بن جاتی ہے اور (نماز کی) یہ فضیلت کسی وقت کے ساتھ خاص نہیں (بلکہ ہمیشہ کے لیے ہے)۔''

❁ سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا:

((مَنْ صَلَّى الْعِشَاءَ فِيْ جَمَاعَةٍ فَكَأَنَّمَا قَامَ نِصْفَ اللَّيْلِ، وَ مَنْ صَلَّى الصُّبْحَ فِيْ جَمَاعَةٍ فَكَأَنَّمَا صَلَّى اللَّيْلَ كُلَّهُ))

(مسلم، کتاب المساجد، باب فضل صلاة العشاء : ٦٥٦)

''جس شخص نے باجماعت نماز عشاء ادا کی گویا اس نے آدھی رات قیام کیا اور پھر نماز فجر باجماعت ادا کی تو گویا اس نے ساری رات نماز میں گزاری دی۔''

❁ سیدنا ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

((مَنْ صَلَّى الْبَرْدَيْنِ دَخَلَ الْجَنَّةَ))

(مسلم، کتاب المساجد، باب فضل صلاتی الصبح والعصر : ٦٣٥)

''جو شخص دو ٹھنڈی نمازیں (فجر اور عصر) ادا کرے گا وہ جنت میں داخل ہوگا۔''

(۱۵) خوش خلقی

سیدنا ابو درداء رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«مَا مِنْ شَيْءٍ أَثْقَلَ فِي مِيزَانِ الْعَبْدِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ خُلُقٍ حَسَنٍ، وَ إِنَّ اللّٰهَ تَعَالَى لَيُبْغِضُ الْفَاحِشَ الْبَذِيءَ»

(ابو داود، کتاب الأدب، باب في حسن الخلق : ٤٧٩٩)

"روزِ محشر انسان کا خوش خلقی سے زیادہ وزنی کوئی عمل نہیں ہوگا اور یقیناً اللہ تعالیٰ بدزبان (گالیاں بکنے والے) بے ہودہ اور گندی باتیں کرنے والے کو ناپسند فرماتا ہے۔"

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«أَكْمَلُ الْمُؤْمِنِينَ إِيمَانًا أَحْسَنُهُمْ خُلُقًا، وَ خِيَارُكُمْ خِيَارُكُمْ لِأَهْلِهِ»

(ابو داود، کتاب السنة، باب الدليل على زيارة الايمان و نقصانه : ٤٦٨٢)

"کامل ترین مومن وہ ہے جو بہترین اخلاق کا مالک ہے اور تم میں سے سب سے بہتر وہ شخص ہے جو اپنے اہل خانہ کے ساتھ بہتر ہے۔"

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((إِنَّ مِنْ أَحَبِّكُمْ وَ أَقْرَبِكُمْ مِنِّیْ مَجْلِسًا یَوْمَ الْقِیَامَةِ أَحَاسِنُكُمْ أَخْلَاقًا، وَ إِنَّ مِنْ أَبْغَضِكُمْ إِلَیَّ وَ أَبْعَدِكُمْ مِنِّیْ مَجْلِسًا یَوْمَ الْقِیَامَةِ الثَّرْثَارُوْنَ وَالْمُتَشَدِّقُوْنَ وَالْمُتَفَیْهِقُوْنَ، قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! مَا الْمُتَفَیْهِقُوْنَ ؟ قَالَ : الْمُتَكَبِّرُوْنَ))

(ترمذی، کتاب البر والصلة ، باب ماجآء فی معالی الأخلاق : ۲۰۱۸)

''روزِ محشر تم میں سے مجھے سب سے محبوب اور مقرب وہ لوگ ہوں گے جن کے اخلاق اچھے ہوں گے اور قیامت کے دن تم میں سے مجھے سب سے ناپسند اور مجھ سے دور وہ لوگ ہوں گے جو زیادہ بولنے والے (واہی تباہی بک بک کرنے والے) بغیر سوچے سمجھے ہر قسم کی بات کرنے والے اور بہت پھیلا کر گفتگو کرنے والے (ناز کرنے والے) ہوں گے۔'' صحابہ نے عرض کیا: ''اے اللہ کے رسول! متفیھقون سے کیا مراد ہے؟'' آپ ﷺ نے فرمایا: ''تکبر سے بات کرنے والے۔''

(۱۶) نماز کے بعد کے اذکار

❀ سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے میرا ہاتھ پکڑ کر فرمایا:

((یَا مُعَاذُ! وَ اللّٰهِ! إِنِّیْ لَأُحِبُّكَ، فَقَالَ لَهُ مُعَاذُ: بِأَبِیْ أَنْتَ وَ أُمِّیْ

يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! وَ أَنَا وَاللّٰهِ أُحِبُّكَ قَالَ: أُوْصِيْكَ يَا مُعَاذُ ! لَا تَدَعَنَّ فِيْ دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ أَنْ تَقُوْلَ: "اَللّٰهُمَّ أَعِنِّيْ عَلٰى ذِكْرِكَ وَ شُكْرِكَ وَ حُسْنِ عِبَادَتِكَ"))

(ابو داؤد، کتاب الوتر، باب فی الاستغفار : ۱۵۲۲)

''اے معاذ ! اللہ کی قسم ! تم مجھے بہت محبوب ہو۔'' معاذ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: ''اے اللہ کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) ! میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں، اللہ کی قسم ! مجھے بھی آپ بہت محبوب ہیں۔'' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اے معاذ! میں تجھے وصیت کرتا ہوں کہ کسی بھی نماز کے بعد اس دعا کو ہرگز نہ چھوڑنا: '' اے اللہ! اپنا ذکر اور شکر کرنے اور اپنی اچھی عبادت کرنے پر میری مدد فرما۔''

❁ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَنْ سَبَّحَ فِيْ دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ ثَلَاثًا وَ ثَلَاثِيْنَ ، وَ حَمِدَ اللّٰهَ ثَلَاثًا وَ ثَلَاثِيْنَ وَ كَبَّرَ اللّٰهَ ثَلَاثًا وَ ثَلَاثِيْنَ فَتِلْكَ تِسْعَةٌ وَ تِسْعُوْنَ ثُمَّ قَالَ: تَمَامُ الْمِائَةِ "لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَ هُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ" غُفِرَتْ لَهُ خَطَايَاهُ وَ إِنْ كَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ))

(مسلم، کتاب المساجد، باب استحباب الذکر بعد الصلاۃ : ۵۹۷)

''جس شخص نے ہر نماز کے بعد تینتیس مرتبہ سبحان اللہ، تینتیس مرتبہ

الحمد للہ، تینتیس مرتبہ اللہ اکبر، یہ سب ننانوے ہوئے۔'' پھر فرمایا: ''سو مرتبہ پورا کرنے کے لیے یہ کلمات پڑھے: ((لَا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ ،لَهُ الْمُلْكُ وَ لَهُ الْحَمْدُ وَ هُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ)) تو یہ اذکار کرنے والے کے گناہ اگر سمندر کی جھاگ کے برابر بھی ہوں تو معاف کر دیے جاتے ہیں۔''

❁ سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نمازوں کے بعد ان کلمات کے ساتھ تعوذ فرماتے:

((اَللّٰهُمَّ إِنِّیْ أَعُوْذُبِكَ مِنَ الْجُبْنِ وَالْبُخْلِ، وَ أَعُوْذُ بِكَ أَنْ أُرَدَّ إِلٰى أَرْذَلِ الْعُمُرِ ، وَ أَعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الدُّنْيَا، وَ أَعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْقَبْرِ))

(بخاری، کتاب الجهاد والسیر، باب ما یتعوذ من الجبن : ۲۸۲۲)

''یا اللہ! میں بزدلی اور بخل سے، بڑھاپے کی رذیل عمر سے، دنیا کے فتنے سے اور عذاب قبر سے تیری پناہ میں آتا ہوں۔''

❁ ام المومنین سیدہ جویریہ بنت حارث رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فجر کی نماز کے لیے تشریف لے گئے جبکہ وہ (سیدہ جویریہ) نماز کی جگہ ہی تھیں۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم چاشت کے وقت واپس گھر تشریف لائے تو انھیں وہیں بیٹھی ہوئی پا کر فرمایا:

((مَا زِلْتِ عَلَى الْحَالِ الَّتِیْ فَارَقْتُكِ عَلَيْهَا؟ فَقَالَتْ: نَعَمْ،

فَقَالَ النَّبِیُّ ﷺ: قَدْ قُلْتُ بَعْدَكِ أَرْبَعَ كَلِمَاتٍ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ لَوْ وُزِنَتْ بِمَا قُلْتِ مُنْذُ الْيَوْمِ لَوَزَنَتْهُنَّ "سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ وَ بِحَمْدِهِ عَدَدَ خَلْقِهِ وَرِضَاءَ نَفْسِهِ وَ زِنَةَ عَرْشِهِ وَ مِدَادَ كَلِمَاتِهِ")

(مسلم، كتاب الذكر والدعاء، باب التسبيح أول النهار : ٢٧٢٦)

''کیا تم میرے جانے کے بعد سے اسی حالت میں بیٹھی ہو؟'' انھوں نے عرض کیا: ''جی ہاں!'' تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''میں نے تیرے پاس سے جانے کے بعد چار کلمے تین دفعہ پڑھے ہیں، اگر ان کو تیری عبادت سے تولا جائے تو وہ اس سے بھاری ہوں گے: ''اے اللہ! تو اپنی تعریف سمیت بہت بڑا اور پاک ہے اپنی مخلوق کی گنتی کے برابر اور اپنے نفس کی رضا کے برابر اور اپنے عرش کے وزن کے برابر اور اپنے کلمات کی روشنائی کے برابر۔''

(۱۷) ذکر کی فضیلت

❁ سیدنا عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے عرض کیا:

((يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ! إِنَّ شَرَائِعَ الْإِسْلَامِ قَدْ كَثُرَتْ عَلَيَّ فَأَخْبِرْنِيْ بِشَيْءٍ أَتَشَبَّثُ بِهِ قَالَ : لَا يَزَالُ لِسَانُكَ رَطْبًا مِنْ ذِكْرِ اللّٰهِ))

(ترمذی، کتاب الدعوات ، باب ما جآء فی فضل الذکر : ۳۳۷۵)

''اے اللہ کے رسول (ﷺ)! اسلام کے احکام تو بہت سے ہیں، مجھے کوئی ایسی چیز بتا دیجیے جس پر میں عمل پیرا رہوں۔'' آپ ﷺ نے فرمایا: ''تیری زبان ہمیشہ اللہ کے ذکر سے تر رہنی چاہیے۔''

(۱۸) تادیب نفس

سیدنا ابوایوب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((أَرْبَعٌ مِنْ سُنَنِ الْمُرْسَلِينَ: الْحَيَاءُ وَ التَّعَطُّرُ، وَالنِّكَاحُ، وَالسِّوَاكُ))

(ترمذی، کتاب النکاح، باب ما جاء فی فضل التزویج والحث علیه: ۱۰۸۰)

''انبیاء علیہم السلام کی چار سنتیں ہیں: حیا، خوشبو لگانا، نکاح کرنا اور مسواک کرنا۔''

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِخَيْرِكُمْ مِنْ شَرِّكُمْ ؟ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ، قَالُوا : بَلَى ، قَالَ: خَيْرُكُمْ مَنْ يُرْجَى خَيْرُهُ وَ يُؤْمَنُ شَرُّهُ ، وَ شَرُّكُمْ مَنْ لَا يُرْجَى خَيْرُهُ وَ لَا يُؤْمَنُ شَرُّهُ))

(ترمذی، کتاب الفتن، باب : ۲۲۶۳)

”کیا میں تمھیں اچھے برے کے متعلق نہ بتلاؤں؟“ آپ ﷺ نے تین مرتبہ یہی فرمایا۔ صحابہ نے عرض کیا: ”کیوں نہیں؟“ آپ ﷺ نے فرمایا: ”تم میں سے بہتر وہ ہے جس سے بھلائی کی امید ہو اور لوگ اس کے شر سے محفوظ ہوں اور تم میں سے بدتر وہ ہے جس سے بھلائی کی امید نہ ہو اور لوگ اس کے شر سے بھی محفوظ نہ ہوں۔“

❁ سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا گیا: ”کون شخص بہتر ہے؟“ آپ ﷺ نے فرمایا:

((مَنْ طَالَ عُمُرُهُ وَ حَسُنَ عَمَلُهُ ، قِيلَ : فَأَيُّ النَّاسِ شَرٌّ ؟ قَالَ : مَنْ طَالَ عُمُرُهُ وَسَاءَ عَمَلُهُ))

(ترمذی، کتاب الزهد، باب منه : ۲۳۳۰)

”جس شخص کی عمر لمبی ہو اور اعمال اچھے ہوں۔“ پھر پوچھا گیا: ”کون شخص بدتر ہے؟“ آپ ﷺ نے فرمایا: ”جس شخص کی عمر دراز اور اعمال برے ہوں۔“

(۱۹) ترک معاصی اور اطاعت و ذکر الٰہی کا التزام

❁ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((يَقُولُ اللَّهُ تَعَالَى: أَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِي بِي، وَ أَنَا مَعَهُ إِذَا

ذَكَرَنِيْ، فَإِنْ ذَكَرَنِيْ فِيْ نَفْسِهِ ذَكَرْتُهُ فِيْ نَفْسِيْ، وَ إِنْ ذَكَرَنِيْ فِيْ مَلَأٍ ذَكَرْتُهُ فِيْ مَلَأٍ خَيْرٍ مِنْهُ، وَ إِنْ تَقَرَّبَ إِلَيَّ شِبْرًا تَقَرَّبْتُ إِلَيْهِ ذِرَاعًا، وَ إِنْ تَقَرَّبَ إِلَيَّ ذِرَاعًا تَقَرَّبْتُ إِلَيْهِ بَاعًا، وَ إِنْ أَتَانِيْ يَمْشِيْ أَتَيْتُهُ هَرْوَلَةً ››

(بخاری، کتاب التوحید، باب قول الله تعالٰی و یحذرکم الله نفسه : ۷۴۰۵)

”اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ میں اپنے بندے سے وہی سلوک کرتا ہوں جس کی وہ مجھ سے توقع رکھے، جب وہ میرا ذکر کرتا ہے تو میں اس کے ساتھ ہوتا ہوں، اگر وہ مجھے اپنے دل میں یاد کرے تو میں بھی اس کو اپنے دل میں یاد کرتا ہوں اور اگر وہ مجھے مجلس میں یاد کرے تو میں اسے اس سے بہتر مجلس میں یاد کرتا ہوں۔ اگر وہ ایک بالشت میرے قریب آئے تو میں ایک گز اس کے قریب آتا ہوں اور اگر وہ میری طرف ایک گز آتا ہے تو میں دو گز اس کی طرف جاتا ہوں اور اگر وہ میری طرف چلتا ہوا آئے تو میں دوڑ کر اس کی طرف آتا ہوں۔“

❁ سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک دفعہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے صحابہ کرام کی مجلس میں آئے اور فرمایا:

‹‹ مَا أَجْلَسَكُمْ؟ قَالُوْا: جَلَسْنَا نَذْكُرُ اللّٰهَ وَ نَحْمَدُهُ عَلٰى مَا هَدَانَا لِلْإِسْلَامِ، وَ مَنَّ بِهِ عَلَيْنَا، قَالَ: آللّٰهِ مَا أَجْلَسَكُمْ إِلَّا ذٰلِكَ؟

قَالُوا: آللّٰہِ مَا أَجلَسَنَا إِلَّا ذٰلِكَ ، قَالَ : أَمَا إِنِّی لَمْ أَستَحلِفُکُمْ تُهمَةً لَکُمْ وَ لٰکِنَّهُ أَتَانِی جِبرَائِیلُ فَأَخبَرَنِی أَنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَ جَلَّ یُبَاهِی بِکُمُ الْمَلَائِکَةَ »

(مسلم، کتاب الذکر والدعاء، باب فضل الاجتماع علی تلاوة القرآن : ۲۷۰۱)

''تم یہاں کیوں بیٹھے ہو۔'' صحابہ نے عرض کیا: ''ہم اللہ کا ذکر اور اس کی تعریف کرنے کے لیے یہاں بیٹھے ہیں، جس نے ہمیں اسلام کی طرف ہدایت عطا فرما کر ہم پر احسان کیا ہے۔'' آپ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ کی قسم! کیا تم اسی لیے بیٹھے ہو؟'' صحابہ نے عرض کیا: ''اللہ کی قسم! ہم صرف اسی لیے بیٹھے ہیں۔'' آپ ﷺ نے فرمایا: ''میں نے تم سے کسی شبہ کی بنا پر قسم نہیں اٹھوائی بلکہ مجھے جبریل علیہ السلام نے آ کر خبر دی ہے کہ اللہ تعالیٰ فرشتوں سے تمہارے بارے فخر کرتے ہیں۔''

(۲۰) فجر کی دو رکعتوں کی فضیلت

❁ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا:

« لَا تَدَعُوا الرَّکعَتَینِ قَبلَ صَلَاةِ الْفَجرِ فَإِنَّ فِیهِمَا الرَّغَائِبَ »

(ترغیب الترهیب : ۳۹۸/۱)

"نماز فجر سے پہلے دو رکعتوں کو نہ چھوڑو کیونکہ ان میں بڑی بخششیں ہیں۔"

❁ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتی ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((رَكْعَتَا الْفَجْرِ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَ مَا فِيهَا))

(مسلم، کتاب صلاۃ المسافرین ، باب استحباب رکعتی سنة الفجر: ۷۲۵)

"فجر کی دو رکعتیں (سنتیں) دنیا و مافیہا سے بہتر ہیں۔"

❁ اور مسلم ہی کی ایک روایت میں ہے:

((لَهُمَا أَحَبُّ إِلَيَّ مِنَ الدُّنْيَا جَمِيعًا))

(مسلم، کتاب صلاۃ المسافرین، باب استحباب رکعتی سنة الفجر : ۷۲۵)

"فجر کی دو رکعتیں مجھے تمام دنیا سے محبوب ہیں۔"

(۲۱) نماز میں دائیں بائیں نہیں جھانکنا چاہیے

❁ سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا:

((يَا بُنَيَّ! إِيَّاكَ وَ الْإِلْتِفَاتَ فِي الصَّلَاةِ فَإِنَّ الْإِلْتِفَاتَ فِي الصَّلَاةِ هَلَكَةٌ))

(ترمذی، کتاب الجمعة، باب ما ذکر فی الالتفات فی الصلاۃ : ۵۸۹)

"اے بیٹے! نماز میں ادھر ادھر جھانکنے سے بچ، کیونکہ نماز میں ادھر ادھر

جھانکنا ہلاکت کا سبب ہے۔''

❁ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((إِنَّ الْعَبْدَ إِذَا قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ ۔ أُحْسَبُهُ قَالَ ۔ فَإِنَّمَا هُوَ بَيْنَ يَدَيِ الرَّحْمٰنِ تَبَارَكَ وَ تَعَالٰى ۔ فَإِذَا الْتَفَتَ يَقُوْلُ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَ تَعَالٰى إِلٰى مَنْ تَلْتَفِتُ ؟ إِلٰى خَيْرٍ مِنِّيْ ؟ أَقْبِلْ يَا ابْنَ آدَمَ ! إِلَيَّ فَأَنَا خَيْرٌ مِمَّنْ تَلْتَفِتُ إِلَيْهِ))

(کشف الإستار، کتاب الصلاة، باب الالتفات فی الصلاة : ۵۵۳)

''بندہ جب نماز کے لیے کھڑا ہوتا ہے، تو وہ اللہ تبارک وتعالیٰ کے عین سامنے ہوتا ہے، جب وہ ادھر ادھر جھانکتا ہے تو اللہ تبارک و تعالیٰ فرماتے ہیں: ''تو کس کی طرف جھانکتا ہے؟ کیا تو مجھ سے بہتر کی طرف جھانکتا ہے؟ اے ابن آدم! میری طرف آ، میں ان سب سے بہتر ہوں جن کی طرف تو جھانکتا ہے۔''

(۲۲) اخلاص نیت کی فضیلت

❁ سیدنا ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ایک حدیث ہے، وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((إِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ لَا يَقْبَلُ مِنَ الْعَمَلِ إِلَّا مَا كَانَ خَالِصًا

وَابْتُغِیَ بِهِ وَجْهُهُ »

(نسائی، کتاب الجهاد، باب من غزا یلتمس الأجر والذکر: ۳۱۴۲)

”بے شک اللہ تبارک وتعالیٰ کسی عمل کو قبول نہیں کرتے مگر جو خلوص نیت اور رضائے الٰہی کے لیے کیا جائے۔“

(۲۳) جس شخص کو اللہ تعالیٰ سے کوئی حاجت ہو

❁ سیدنا عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

« مَنْ كَانَتْ لَهُ إِلَى اللّٰهِ حَاجَةٌ أَوْ إِلَى أَحَدٍ مِنْ بَنِي آدَمَ فَلْيَتَوَضَّأْ وَلْيُحْسِنِ الْوُضُوءَ، وَلْيُصَلِّ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ لِيُثْنِ عَلَى اللّٰهِ، وَلْيُصَلِّ عَلَى النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم، ثُمَّ لِيَقُلْ: ”لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ الْحَلِيمُ الْكَرِيمُ، سُبْحَانَ اللّٰهِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ، أَسْأَلُكَ مُوجِبَاتِ رَحْمَتِكَ وَ عَزَائِمَ مَغْفِرَتِكَ، وَالْعِصْمَةَ مِنْ كُلِّ ذَنْبٍ، وَالْغَنِيمَةَ مِنْ كُلِّ بِرٍّ وَالسَّلَامَةَ مِنْ كُلِّ إِثْمٍ لَا تَدَعْ لِي ذَنْبًا إِلَّا غَفَرْتَهُ، وَ لَا هَمًّا إِلَّا فَرَّجْتَهُ، وَ لَا حَاجَةً هِيَ لَكَ رِضًا إِلَّا قَضَيْتَهَا يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ“ »

(ترمذی، کتاب الوتر، باب ماجآء فیصلاۃ الحاجة: ۴۷۹۔ یہ روایت ضعیف ہے۔ ضعیف ترمذی: ۴۷۹)

’’جس شخص کو اللہ تعالیٰ یا کسی آدمی سے کوئی حاجت ہو تو اس کو چاہیے کہ اچھی طرح وضو کر کے دو رکعت نماز (صلوٰۃ الحاجہ) پڑھے، (پھر سلام کے بعد) اللہ تعالیٰ کی تعریف کرے اور نبی ﷺ پر درود پڑھے، پھر یہ دعا مانگے: ’’سوائے اللہ کے کوئی معبود نہیں، وہ حلیم و کریم ہے، پاک ہے اللہ تعالیٰ جو عرش عظیم کا رب ہے، اللہ رب العالمین ہی کے لیے حمد ہے، (اے اللہ!) میں تجھ سے ان کاموں کی درخواست کرتا ہوں جو تیری رحمت اور مغفرت کا سبب ہیں اور ہر گناہ سے بچنے کی (درخواست کرتا ہوں) اور ہر نیکی سے پورا نفع اور ہر گناہ سے سلامتی چاہتا ہوں۔ اے سب مہربانوں سے زیادہ مہربان! تو میرا کوئی گناہ بغیر مغفرت کے نہ چھوڑ اور نہ کوئی فکر دور کیے بغیر چھوڑ اور نہ کوئی حاجت جو تجھے پسندیدہ ہو، پوری کیے بغیر چھوڑ۔‘‘

(۲۴) ہلاک کر دینے والی چیزیں

❁ سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((ثَلَاثَةٌ لَا يُكَلِّمُهُمُ اللّٰهُ وَ لَا يَنظُرُ إِلَيهِم يَومَ القِيَامَةِ وَ لَا يُزَكِّيهِم وَ لَهُم عَذَابٌ أَلِيمٌ، قَالَهَا ثَلَاثًا: قُلتُ خَابُوا وَ خَسِرُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ! مَن هُم؟ قَالَ: المُسبِلُ، وَالمَنَّانُ، وَالمُنفِقُ سِلعَتَهُ بِالحَلِفِ

الْكَاذِبِ))

(ابو داود، کتاب اللباس، باب ماجاء فی إسبال الإزار : ٤٠٨٧)

''قیامت کے دن تین شخص ایسے ہوں گے جن سے اللہ نہ تو کلام فرمائیں گے، نہ ان کی طرف (نظر رحمت سے) دیکھیں گے اور نہ انھیں (گناہوں سے) پاک کریں گے، ان کے لیے دردناک عذاب ہوگا۔'' آپ نے تین مرتبہ یہی فرمایا، میں نے عرض کیا: ''یہ لوگ ذلیل و خوار ہوگئے، اے اللہ کے رسول (ﷺ)! یہ کون ہوں گے؟'' آپ ﷺ نے فرمایا: ''ایک تہ بند لٹکانے والا (تکبر اور غرور کی وجہ سے)، دوسرا احسان جتلانے والا اور تیسرا جھوٹی قسم اٹھا کر اپنا سامان بیچنے والا (تاجر)۔''

❀ سیدنا ابو برزہ اسلمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((إِنَّ أَكْثَرَ مَا أَخَافُ عَلَيْكُمْ شَهَوَاتُ الْغَيِّ فِيْ بُطُوْنِكُمْ ، وَ فُرُوْجِكُمْ وَ مُضِلَّاتُ الْفِتَنِ))

(أخرجه رزين و رواه احمد مثل هذا : ٤٢٠/٤)

''مجھے تمھارے متعلق تمھارے پیٹ اور شرمگاہوں کی گمراہی کے غلبے اور گمراہ کن فتنوں کا اکثر خطرہ رہتا ہے۔''

❀ سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((اِتَّقُوا الظُّلْمَ، فَإِنَّ الظُّلْمَ ظُلُمَاتٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَاتَّقُوا الشُّحَّ

فَإِنَّ الشُّحَّ أَهْلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ حَمَلَهُمْ عَلَى أَنْ سَفَكُوا دِمَاءَهُمْ، وَاسْتَحَلُّوا مَحَارِمَهُمْ))

(مسلم، کتاب البر والصلة ، باب تحريم الظلم : ۲۵۷۸)

”ظلم سے بچو کہ ظلم قیامت کے دن اندھیرے ہوں گے اور بخیلی سے بچو کہ تم سے پہلے لوگوں کو بخیلی ہی نے ہلاک کیا، اسی نے لوگوں کو قتل کرنے پر ابھارا اور حرام چیزوں کو حلال کرنے پر آمادہ کیا۔“

❀ سیدنا جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَنْ سَمَّعَ سَمَّعَ اللَّهُ بِهِ، وَ مَنْ رَايَا رَايَا اللَّهُ))

(مسلم، کتاب الزهد، باب تحريم الرياء : ۲۹۸۶)

”جس شخص نے کسی کے عیوب پھیلائے اللہ بھی (قیامت کے دن) اس کے عیوب پھیلائے گا اور جو ریاکاری کے لیے (نیک کام کرے) اللہ تعالیٰ (قیامت کے دن اس کی بدنیتی) سب کو دکھلا دے گا۔“

(۲۵) اللہ عزوجل کے نام پر سوال کرنا

❀ سیدنا جابر اور عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَنِ اسْتَعَاذَ بِاللّٰهِ فَأَعِيذُوهُ، وَ مَنْ سَأَلَ بِاللّٰهِ فَأَعْطُوهُ وَ

مَنْ دَعَاكُمْ فَأَجِيبُوهُ، وَ مَنْ صَنَعَ إِلَيْكُمْ مَعْرُوفًا فَكَافِئُوهُ، فَإِنْ لَمْ تَجِدُوا مَا تُكَافِئُونَهُ فَادْعُوا لَهُ حَتَّى تَرَوْا أَنَّكُمْ قَدْ كَافَأْتُمُوهُ))

(ابو داوٗد، کتاب الزکاۃ، باب عطیة من سأل باللّٰہ : ۱۶۷۲)

''جو شخص اللہ کے نام سے پناہ مانگے اسے پناہ دو اور جو شخص اللہ کے نام سے سوال کرے اسے عطا کرو اور جو دعوت دے اسے قبول کرو اور جو تم سے احسان کرے اس کا بدلا دو، اگر احسان کا بدلا دینے کی طاقت نہ ہو تو اس کے لیے دعا کرو حتیٰ کہ تم سمجھو کہ اس کے احسان کا بدلا ہوگیا۔''

(۲۶) ام الکتاب کی فضیلت

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا:

((قَالَ اللّٰهُ تَعَالَى : قَسَمْتُ الصَّلَاةَ بَيْنِي وَ بَيْنَ عَبْدِي نِصْفَيْنِ وَ لِعَبْدِي مَا سَأَلَ ـ وَ فِي رِوَايَةٍ : فَنِصْفُهَا لِي وَ نِصْفُهَا لِعَبْدِي فَإِذَا قَالَ الْعَبْدُ : ﴿ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ﴾ قَالَ اللّٰهُ: حَمِدَنِي عَبْدِي، فَإِذَا قَالَ: ﴿ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ ﴾ قَالَ: أَثْنَى

عَلَيَّ عَبۡدِيۡ، فَإِذَا قَالَ : ﴿ مَالِكِ يَوۡمِ الدِّيۡنِ ﴾ قَالَ: مَجَّدَنِيۡ عَبۡدِيۡ ، وَ لِعَبۡدِيۡ مَا سَأَلَ ، فَإِذَا قَالَ: ﴿ اِهۡدِنَا الصِّرَاطَ الۡمُسۡتَقِيۡمَ صِرَاطَ الَّذِيۡنَ أَنۡعَمۡتَ عَلَيۡهِمۡ غَيۡرِ الۡمَغۡضُوۡبِ عَلَيۡهِمۡ وَلَا الضَّآلِّيۡنَ ﴾ قَالَ : هٰذَا لِعَبۡدِيۡ وَ لِعَبۡدِيۡ مَا سَأَلَ »

(مسلم، کتاب الصلاۃ ، باب وجوب قراءة الفاتحة : ۳۹۵)

"اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: "میں نے نماز کو اپنے اور اپنے بندے کے درمیان برابر حصوں میں تقسیم کیا ہے اور میرے بندے کے لیے وہ ہے جس کا وہ سوال کرے گا۔" اور ایک روایت میں ہے: "نصف میرے لیے اور نصف میرے بندے کے لیے ہے۔" جب بندہ کہتا ہے: ﴿ اَلۡحَمۡدُ لِلّٰهِ رَبِّ الۡعٰلَمِيۡنَ ﴾ تو اللہ فرماتا ہے: "میرے بندے نے میری تعریف کی۔" جب بندہ کہتا ہے: ﴿ اَلرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ ﴾ تو اللہ فرماتا ہے: "میرے بندے نے میری ثنا کی۔" اور جب بندہ کہتا ہے: ﴿ مٰلِكِ يَوۡمِ الدِّيۡنِ ﴾ تو اللہ فرماتا ہے: "میرے بندے نے میری تعظیم کی۔" اور جب بندہ کہتا ہے: ﴿ اِيَّاكَ نَعۡبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسۡتَعِيۡنُ ﴾ تو اللہ فرماتا ہے: "یہ میرے اور میرے بندے کے درمیان ہے اور میرے بندے کے لیے ہے جس کا وہ سوال کرے (یعنی میرا بندہ جو سوال کرے میں دوں گا)۔" اور جب بندہ کہتا ہے: ﴿ اِهۡدِنَا الصِّرَاطَ الۡمُسۡتَقِيۡمَ صِرَاطَ الَّذِيۡنَ اَنۡعَمۡتَ عَلَيۡهِمۡ غَيۡرِ الۡمَغۡضُوۡبِ عَلَيۡهِمۡ

وَ لَا الضَّآلِّيْنَ ﴾ تو اللہ فرماتا ہے: ’’یہ میرے بندے کے لیے ہے اور میرے بندے کے لیے ہے جس کا اس نے سوال کیا (یعنی میرے بندے نے جو سوال کیا میں نے اسے دے دیا)۔‘‘

❁ سیدنا ابو سعید بن معلیٰ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں مسجد (نبوی) میں نماز پڑھ رہا تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے بلایا، میں آپ کے بلانے پر حاضر نہ ہو سکا، پھر (جب نماز پڑھ چکا) تو میں نے حاضر ہو کر عرض کیا: ’’اے اللہ کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم)! میں نماز پڑھ رہا تھا۔‘‘ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«أَلَمْ يَقُلِ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿ اِسْتَجِيْبُوْا لِلّٰهِ وَ لِلرَّسُوْلِ إِذَا دَعَاكُمْ ﴾ ثُمَّ قَالَ: لَأُعَلِّمَنَّكَ سُوْرَةً هِيَ أَعْظَمُ سُوْرَةٍ فِي الْقُرْآنِ قَبْلَ أَنْ تَخْرُجَ مِنَ الْمَسْجِدِ، فَأَخَذَ بِيَدِيْ، فَلَمَّا أَرَدْنَا أَنْ نَخْرُجَ قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! إِنَّكَ قُلْتَ لَأُعَلِّمَنَّكَ أَعْظَمَ سُوْرَةٍ فِي الْقُرْآنِ؟ قَالَ: ﴿ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ ﴾ هِيَ السَّبْعُ الْمَثَانِيْ وَالْقُرْآنُ الْعَظِيْمُ الَّذِيْ أُوْتِيْتُهُ»

(بخاري، كتاب التفسير، باب ماجاء في فاتحة الكتاب: ٤٤٧٤)

’’کیا اللہ تعالیٰ نے یہ ارشاد نہیں فرمایا: ’’(اے ایمان والو!) اللہ اور رسول کے کہنے کو بجا لاؤ جب وہ رسول تمھیں بلائے۔‘‘ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ’’میں تمھیں مسجد سے نکلنے سے پہلے ایک ایسی سورت بتلاؤں گا جو تمام قرآنی سورتوں سے (اجر و ثواب میں) بڑھ کر ہے۔‘‘ اور

آپ ﷺ نے میرا ہاتھ تھام لیا۔ جب ہم مسجد سے نکلنے لگے تو میں نے عرض کیا: ''اے اللہ کے رسول (ﷺ)! آپ ﷺ نے فرمایا تھا کہ میں تمھیں ایسی سورت بتلاؤں گا جو تمام قرآنی سورتوں سے بڑھ کر ہے۔'' آپ ﷺ نے فرمایا: ﴿ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴾ (یعنی سورۃ فاتحہ) یہ سبع المثانی ہے (اس میں سات آیتیں ہیں جو ہر رکعت میں دوہرائی جاتی ہیں) اور یہی سورت قرآنِ عظیم ہے جو مجھے دیا گیا۔''

(۲۷) بعض سورتوں اور آیات کی فضیلت

❀ سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

((إِنَّ اللّٰهَ خَتَمَ سُوْرَةَ الْبَقَرَةِ بِآيَتَيْنِ أَعْطَانِيْهِمَا مِنْ كَنْزِهِ الَّذِيْ تَحْتَ الْعَرْشِ فَتَعَلَّمُوْهُنَّ وَ عَلِّمُوْهُنَّ نِسَاءَكُمْ وَ أَبْنَاءَكُمْ فَإِنَّهُمَا صَلَاةٌ وَ قُرْآنٌ وَ دُعَاءٌ))

(حاکم، کتاب فضائل القرآن: ٢٠٦٦)

''اللہ تعالیٰ نے سورۃ البقرہ کی آخری دو آیات مجھے عرش کے نیچے خزانوں میں سے عطا کی ہیں، تم خود بھی انھیں سیکھو اور اپنے اہل وعیال کو بھی اس کی تعلیم دو۔ یہ دونوں آیات نماز، قرآن اور دعا ہیں۔''

❀ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص کو ایک سریہ

(چھوٹے لشکر) کا سردار بنا کر بھیجا۔ وہ اپنے ساتھیوں کو نماز پڑھاتے وقت قرآن کریم کی کوئی سورت تلاوت کرتا پھر آخر میں ﴿قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ﴾ (سورۃ الاخلاص) پڑھتا تھا۔ جب وہ لشکر واپس آیا تو لوگوں نے یہ بات نبی کریم ﷺ سے بیان کی، آپ ﷺ نے فرمایا:

« سَلُوْهُ لِأَيِّ شَيْءٍ يَصْنَعُ ذٰلِكَ فَسَأَلُوْهُ، فَقَالَ: لِأَنَّهَا صِفَةُ الرَّحْمٰنِ وَ أَنَا أُحِبُّ أَنْ أَقْرَأَ بِهَا، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ أَخْبِرُوْهُ أَنَّ اللّٰهَ يُحِبُّهُ »

(بخاری، کتاب التوحید، باب ما جآء فی دعاء النبی ﷺ أمته إلى توحید الله : ٧٣٧٥)

"اس شخص سے دریافت کرو کہ وہ اس طرح کیوں کرتا تھا؟" لوگوں نے اس سے دریافت کیا تو اس شخص نے جواب دیا: "چونکہ یہ (سورۃ الاخلاص) اللہ تعالیٰ کی صفت ہے اس وجہ سے میں یہ سورت تلاوت کرنا پسند کرتا ہوں۔" تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا: "تم اسے بتادو کہ اللہ اس کو محبوب رکھتے ہیں۔"

❀ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے صدقہ فطر کی حفاظت پر مقرر کیا، ایک شخص آیا اور جلدی جلدی اناج چوری کرنے لگا۔ میں نے اسے پکڑ کر کہا: "میں ضرور تجھ کو رسول اللہ ﷺ کے پاس لے جاؤں گا۔" وہ کہنے لگا: "میں محتاج ہوں، اہل و عیال والا ہوں اور سخت

ضرورت مند ہوں۔'' خیر میں نے (رحم کر کے) اسے چھوڑ دیا۔ جب صبح ہوئی تو رسول اللہ ﷺ نے پوچھا: ''اے ابو ہریرہ! (گزشتہ رات) تیرے قیدی کا کیا بنا؟'' میں نے عرض کیا: ''اے اللہ کے رسول! اس نے بڑی محتاجی اور بال بچوں (کی ذمہ داری) کا شکوہ کیا، مجھے اس پر ترس آیا اور میں نے اسے چھوڑ دیا۔'' آپ ﷺ نے فرمایا: ''خبردار! وہ جھوٹا تھا اور پھر آئے گا۔'' رسول اللہ ﷺ کے فرمانے سے مجھے یقین ہو گیا کہ وہ پھر آئے گا۔ میں اس کی تاک میں رہا۔ ایسا ہی ہوا، وہ آن پہنچا اور اناج لینے لگا، میں نے پکڑ کر کہا: ''اب تو میں تجھے ضرور رسول اللہ ﷺ کے پاس لے جاؤں گا۔'' کہنے لگا: ''میں محتاج ہوں، اہل وعیال والا ہوں، مجھے چھوڑ دو، اب نہیں آؤں گا۔'' مجھے ترس آ گیا اور میں نے اسے پھر چھوڑ دیا۔ صبح ہوئی تو رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے پوچھا: ''ابو ہریرہ! تیرے قیدی کا کیا بنا؟'' میں نے عرض کیا: ''اے اللہ کے رسول! اس نے سخت محتاجی اور بال بچوں کا شکوہ کیا، مجھے اس پر ترس آ گیا اور میں نے اسے پھر چھوڑ دیا۔'' آپ ﷺ نے فرمایا: ''وہ جھوٹا تھا اور پھر آئے گا۔'' میں تیسری مرتبہ اس کی تاک میں رہا، وہ آ گیا اور اناج چوری کرنے لگا۔ میں نے پکڑ کر کہا: ''یہ تیسری اور آخری مرتبہ ہے، میں تجھے رسول اللہ ﷺ کے پاس ضرور لے جاؤں گا، تو نے کہا تھا کہ نہیں آؤں گا لیکن تو پھر آ گیا ہے۔'' کہنے لگا: ''مجھے چھوڑ دو میں تجھے ایسے کلمات سکھاتا ہوں جن سے اللہ تجھے فائدہ دے گا۔'' میں نے کہا:

’’وہ کیا ہیں؟‘‘ اس نے کہا: ’’جب تم اپنے بستر پر سونے کے لیے جاؤ تو آیت الکرسی پڑھ لیا کرو، اللہ کی طرف سے (ایک فرشتہ) تمھارا محافظ رہے گا اور صبح تک شیطان تیرے پاس نہ پھٹکے گا۔‘‘ یہ سن کر میں نے اسے چھوڑ دیا، جب صبح ہوئی تو رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے پوچھا:

« مَا فَعَلَ أَسِيرُكَ الْبَارِحَةَ؟ قُلْتُ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! زَعَمَ أَنَّهُ يُعَلِّمُنِيْ كَلِمَاتٍ يَنْفَعُنِيَ اللّٰهُ بِهَا فَخَلَّيْتُ سَبِيْلَهُ ، قَالَ مَا هِيَ؟ قُلْتُ : قَالَ لِيْ إِذَا أَوَيْتَ إِلٰى فِرَاشِكَ فَاقْرَأْ آيَةَ الْكُرْسِيِّ مِنْ أَوَّلِهَا حَتّٰى تَخْتِمَ الْآيَةَ: ﴿اللّٰهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ﴾ وَ قَالَ لِيْ لَنْ يَّزَالَ عَلَيْكَ مِنَ اللّٰهِ حَافِظٌ وَ لَا يَقْرُبُكَ شَيْطَانٌ حَتّٰى تُصْبِحَ وَ كَانُوْا أَحْرَصَ شَيْءٍ عَلَى الْخَيْرِ: فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ أَمَا إِنَّهُ قَدْ صَدَقَكَ وَ هُوَ كَذُوْبٌ تَعْلَمُ مَنْ تُخَاطِبُ مُذْ ثَلَاثِ لَيَالٍ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ! ؟ قَالَ: لَا، قَالَ: ذَاكَ شَيْطَانٌ »

(بخاری، کتاب الوکالة، باب إذا وکل رجل فترك الوکیل شیئاً : ۲۳۱۱)

’’(گزشتہ رات) تیرے قیدی کا کیا بنا؟‘‘ میں نے عرض کیا: ’’اے اللہ کے رسول! اس نے مجھے ایسے چند کلمات سکھلائے ہیں اور یقین دلایا کہ ان کے ذریعے اللہ مجھے فائدہ دے گا تو میں نے اسے چھوڑ دیا۔‘‘ آپ ﷺ نے فرمایا: ’’کون سے کلمات؟‘‘ میں نے کہا کہ اس (قیدی) نے بتایا: ’’جب تم اپنے بستر پر جاؤ تو آیت الکرسی ﴿اللّٰهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا

هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ ﴾ شروع سے آخر تک پڑھ لیا کرو۔'' اس نے مجھے یہ بھی بتلایا: ''ایسا کرنے سے اللہ تعالیٰ تجھ پر ایک محافظ مقرر کر دے گا اور صبح تک شیطان تیرے پاس نہ پھٹکے گا۔'' اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم خیر کی بات کو سب سے آگے بڑھ کر لینے والے تھے۔ یہ سن کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اس نے سچ کہا حالانکہ وہ بڑا جھوٹا ہے، اے ابوہریرہ! کیا تجھے معلوم ہے کہ کون (مسلسل گزشتہ) تین راتوں سے تجھ سے مخاطب تھا؟'' میں نے عرض کیا: ''نہیں۔'' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''یہ شیطان تھا۔''

❁ سیدنا ابی بن کعب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ان کے والد محترم نے انھیں بتایا کہ ان کا ایک کھلیان تھا جس میں کھجوریں خشک کی جاتی تھیں۔ جب وہ وہاں جاتے تو کھجوریں کم پاتے، سو ایک رات وہ پہرے پر بیٹھ گئے، اچانک وہاں ایک نوجوان لڑکے کی شکل کا جانور نمودار ہوا، علیك سلیك کے بعد میں نے کہا: ''تم کون ہو؟ جن ہو یا انسان؟'' اس نے کہا: ''جن ہوں۔'' میں نے کہا: ''مجھے اپنا ہاتھ دکھاؤ۔'' چنانچہ اس کے ہاتھ اور بال کتے کے سے تھے۔ میں نے کہا: ''یہ جن کی شکل ہے؟'' اس نے کہا: ''کئی جن مجھ سے بھی زیادہ طاقتور ہیں۔'' میں نے کہا: ''تم یہ حرکت کیوں کرتے ہو؟'' اس نے کہا: ''مجھے معلوم ہوا ہے کہ آپ صدقے کو پسند کرتے ہیں، تو میں نے چاہا کہ آپ کی خوراک سے کچھ حاصل کروں۔'' تو میں نے کہا: ''ہمیں

تم سے کون سی چیز بچا سکتی ہے؟'' اس نے کہا: ''آیت الکرسی''۔ بالآخر میں نے اسے چھوڑ دیا۔ ابی بن کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میرے والد نے یہ ماجرا رسول اللہ ﷺ کو سنایا تو آپ ﷺ نے فرمایا:

((صَدَقَ الْخَبِيثُ)) (حاكم، كتاب فضائل القرآن : ٢٠٦٤)

''خبیث سچ کہتا تھا۔''

سیدنا معاذ بن عبداللہ بن خبیب رضی اللہ عنہ اپنے باپ سے بیان کرتے ہیں کہ ہم ایک دفعہ بارش اور اندھیری رات میں رسول اللہ ﷺ کی تلاش میں نکلے تاکہ وہ ہمیں نماز پڑھائیں، ہم نے آپ کو پالیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

((قُلْ فَلَمْ أَقُلْ شَيْئًا، ثُمَّ قَالَ: قُلْ فَلَمْ أَقُلْ شَيْئًا، ثُمَّ قَالَ قُلْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ! مَا أَقُولُ؟ قَالَ: قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ وَالْمُعَوِّذَتَيْنِ حِينَ تُصْبِحُ وَ حِينَ تُمْسِي ثَلَاثَ مَرَّاتٍ تَكْفِيكَ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ))

(ابو داود، كتاب الأدب، باب ما يقول إذا أصبح : ٥٠٨٢)

''تو کہہ۔'' میں نے کچھ نہ کہا۔ آپ ﷺ نے پھر فرمایا: ''کہہ۔'' میں نے پھر کچھ نہ کہا۔ آپ ﷺ نے پھر فرمایا: ''کہہ۔'' میں نے عرض کیا: ''اے اللہ کے رسول! کیا کہوں؟'' آپ ﷺ نے فرمایا: ''صبح شام تین تین مرتبہ سورۂ اخلاص اور معوذتین پڑھا کرو، یہ سورتیں تجھے ہر کام کے لیے کافی ہو جائیں گی۔''

سیدنا عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«أَلَمْ تَرَ آيَاتٍ أُنْزِلَتِ اللَّيْلَةَ لَمْ يُرَ مِثْلُهُنَّ: ﴿قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ﴾ وَ ﴿قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ﴾»

(مسلم، کتاب صلاۃ المسافرین، باب فضل قراءۃ المعوذتین : ٨١٤)

''کیا تجھے ان آیات کا علم ہے جو رات کو نازل ہوئیں اور کوئی آیت ان کے برابر نہیں یعنی ﴿قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ﴾ اور ﴿قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ﴾؟''

✿ اور سیدنا عقبہ رضی اللہ عنہ ہی سے یہ الفاظ بھی مروی ہیں کہ میں سفر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سواری کی لگام پکڑے ہوئے تھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«يَا عُقْبَةُ! أَلَا أُعَلِّمُكَ خَيْرَ سُورَتَيْنِ قُرِئَتَا، فَعَلَّمَنِي ﴿قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ﴾ وَ ﴿قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ﴾»

(نسائی، کتاب الاستعاذہ، باب : ٥٤٣٨)

''اے عقبہ! کیا میں تم کو دو بہتر پڑھی گئی سورتیں نہ سکھلاؤں؟'' پھر آپ نے مجھے ﴿قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ﴾ اور ﴿قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ﴾ سکھلائیں۔''

✿ ابوداود کی ایک روایت میں ہے، راوی حدیث سیدنا عقبہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جحفہ اور ابواء (دو مقاموں کے نام) کے درمیان چل رہے تھے کہ اچانک آندھی اور تاریکی نے ہمیں اپنی لپیٹ میں لے لیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ﴿قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ﴾ اور ﴿قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ

النَّاسِ ﴾ (معوّذتین) پڑھتے ہوئے فرمانے لگے:

((يَا عُقْبَةُ! تَعَوَّذْ بِهِمَا، فَمَا تَعَوَّذَ مُتَعَوِّذٌ بِمِثْلِهِمَا، قَالَ وَ سَمِعْتُهُ يَؤُمُّنَا بِهِمَا فِي الصَّلَاةِ))

(ابوداود، کتاب الوتر، باب فی المعوذتین: ۱٤٦٣)

''اے عقبہ! ان دو سورتوں کے ساتھ پناہ مانگا کرو، جس شخص نے ان کے ساتھ پناہ مانگی تو اس جیسا پناہ مانگنے والا کوئی نہیں۔'' عقبہ کہتے ہیں: ''میں نے آپ کو نماز میں یہ دونوں سورتیں تلاوت فرماتے ہوئے سنا۔''

❀ سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا:

((اِقْرَأْ يَا جَابِرُ! فَقُلْتُ: وَ مَا أَقْرَأُ بِأَبِيْ أَنْتَ وَ أُمِّيْ؟ قَالَ: ﴿ قُلْ أَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ ﴾ وَ ﴿ قُلْ أَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ ﴾ فَقَرَأْتُهُمَا فَقَالَ: اِقْرَأْ بِهِمَا، وَ لَنْ تَقْرَأَ بِمِثْلِهِمَا))

(نسائی، کتاب الاستعاذہ، باب: ٥٤٤٣)

''اے جابر! پڑھ۔'' میں نے عرض کیا: ''میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں میں کیا پڑھوں۔'' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: '' ﴿ قُلْ أَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ ﴾ اور ﴿ قُلْ أَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ ﴾ پڑھو۔'' میں نے ان دونوں کو پڑھا، پھر آپ نے فرمایا: '' ان دونوں کو پڑھتے رہنا، تم ان جیسی (سورتیں) ہرگز نہ پڑھو گے۔''

(۲۸) احیائے سنت رسول ﷺ

سیدنا عمرو بن عوف رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک دن بلال بن حارث رضی اللہ عنہ سے فرمایا:

«اِعْلَمْ یَا بِلَالُ! قَالَ: مَا اَعْلَمُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ؟ قَالَ: اِعْلَمْ أَنَّ مَنْ أَحْیَا سُنَّةً مِنْ سُنَّتِیْ اُمِیْتَتْ بَعْدِیْ كَانَ لَهُ مِنَ الْأَجْرِ مِثْلُ مَنْ عَمِلَ بِهَا مِنْ غَیْرِ أَنْ یَّنْقُصَ مِنْ أُجُوْرِهِمْ شَیْءٌ وَ مَنِ ابْتَدَعَ بِدْعَةَ ضَلَالَةٍ لَا یَرْضَاهَا اللّٰهُ وَ رَسُوْلُهُ كَانَ عَلَیْهِ مِثْلُ آثَامِ مَنْ عَمِلَ بِهَا لَا یُنْقِصُ ذٰلِكَ مِنْ أَوْزَارِ النَّاسِ شَیْئًا»

(ترمذی، کتاب العلم، باب ما جاء فی الأخذ بالسنة : ۲۶۷۷۔ یہ روایت ضعیف ہے، ضعیف ترمذی : ۲۶۷۷)

”اے بلال! تو جان لے۔“ انھوں نے عرض کیا: ”اے اللہ کے رسول ! میں کیا جان لوں ؟“ آپ ﷺ نے فرمایا: ”تو جان لے کہ جس شخص نے میرے بعد میری اس سنت کو اجاگر کیا جس کو لوگوں نے چھوڑ دیا ہو تو اسے سنت پر عمل کرنے والوں کے برابر ثواب ملے گا اور ان کا اجر بھی کم نہیں ہوگا اور جس شخص نے بدعت و گمراہی جاری کی جسے اللہ اور اس

کے رسول ناپسند فرماتے ہیں تو اسے اس پر عمل کرنے والوں کے برابر گناہ ملے گا اور ان کا گناہ بھی کم نہیں ہوگا۔''

(۲۹) دنیا سے بے رغبتی

✿ سیدنا ابو العباس سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا: ''اے اللہ کے رسول! مجھے ایسا عمل بتائیں کہ جب میں اسے کروں تو اللہ تعالیٰ مجھ سے محبت کرے اور لوگ بھی مجھ سے محبت کریں۔'' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((اِزْهَدْ فِي الدُّنْيَا يُحِبُّكَ اللّٰهُ ، وَازْهَدْ فِيمَا عِنْدَ النَّاسِ يُحِبُّكَ النَّاسُ)) (ابن ماجه، كتاب الزهد، باب الزهد فی الدنيا : ٤١٠٢)

''دنیا سے بے رغبتی اختیار کر، اللہ تعالیٰ تجھ سے محبت کرے گا اور اس چیز سے بے پروا ہو جا جو لوگوں کے پاس ہے تو لوگ تجھ سے محبت کریں گے۔''

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دنیا سے بے رغبتی:

✿ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک چٹائی پر سوئے ہوئے تھے، جب سو کر اٹھے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے جسم اطہر پر چٹائی کے نشان تھے، تو ہم نے عرض کیا: ''اے اللہ کے رسول! (اگر آپ ہمیں حکم دیں تو)

ہم آپ کے لیے آرام دہ بستر تیار کر دیں؟'' آپ ﷺ نے فرمایا:

((مَا لِیْ وَ لِلدُّنیَا مَا أَنَا فِی الدُّنیَا إِلَّا کَرَاکِبٍ اسْتَظَلَّ تَحْتَ شَجَرَةٍ ثُمَّ رَاحَ وَ تَرَکَهَا)) (ترمذی، کتاب الزهد، باب : ۲۳۷۷)

''مجھے دنیا سے کیا مطلب، میری اور دنیا کی مثال ایسی ہے جیسا کہ کوئی سوار کسی درخت کے نیچے کھڑا ہو کر سایہ سے فائدہ اٹھائے اور پھر چل دے اور درخت کو اپنی جگہ چھوڑ جائے۔''

رسول اللہ ﷺ کا صحابہ کو درس قناعت:

❀ سیدنا عبداللہ بن محصن انصاری خطمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

((مَنْ أَصْبَحَ مِنْکُمْ آمِنًا فِی سِرْبِهِ ، مُعَافًی فِیْ جَسَدِهِ، عِنْدَهُ قُوْتُ یَوْمِهِ، فَکَأَنَّمَا حِیْزَتْ لَهُ الدُّنیَا بِحَذَافِیْرِهَا))

(ترمذی، کتاب الزهد، باب : ۲۳٤٦)

''تم میں سے جس شخص کا دل وجان درست ہو اور اس کے پاس ایک دن کی روزی بھی ہے تو گویا کہ اس کے پاس تمام دنیا جمع کی گئی ہے۔''

❀ سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کا کہنا ہے کہ ایک آدمی نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کرنے لگا: ''اے اللہ کے رسول! مجھے مختصر الفاظ میں وصیت فرمائیں۔'' تو نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

((عَلَيْكَ بِالْإِيَاسِ مِمَّا فِي أَيْدِي النَّاسِ، وَ إِيَّاكَ وَالطَّمَعَ فَإِنَّهُ فَقْرٌ حَاضِرٌ، وَ إِيَّاكَ وَ مَا يُعْتَذَرُ مِنْهُ)) (حاكم، كتاب الرقاق : ۷۹۲۸)

''جو کچھ لوگوں کے پاس ہے اس سے اعراض کرو، حرص وطمع سے بچو کیونکہ یہ نقد محتاجی ہے اور اس کام سے بچو جس کے بعد معذرت کرنی پڑے۔''

❁ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے کندھے کو پکڑ کر فرمایا:

((كُنْ فِي الدُّنْيَا كَأَنَّكَ غَرِيبٌ أَوْ عَابِرُ سَبِيلٍ))

(بخاري، كتاب الرقاق، باب قول النبي صلی اللہ علیہ وسلم كن في الدنيا كأنك غريب : ٦٤١٦)

''دنیا میں اس طرح رہ کہ تو پردیسی ہے یا مسافر ہے۔''

اور اسی حدیث میں ہے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما فرمایا کرتے تھے: ''جب تو شام کرے تو صبح کا انتظار مت کر اور جب صبح کرے تو شام کا انتظار مت کر اور اپنی تندرستی سے اپنی بیماری کے لیے اور اپنی زندگی سے اپنی موت کے لیے (کچھ نہ کچھ) حاصل کر لے۔''

(۳۰) جہنم سے خلاصی

❁ سیدنا حارث بن مسلم تمیمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے

فرمایا:

« إِذَا صَلَّيْتَ الصُّبْحَ فَقُلْ قَبْلَ أَنْ تَتَكَلَّمَ: "اَللّٰهُمَّ أَجِرْنِی مِنَ النَّارِ" سَبْعَ مَرَّاتٍ، فَإِنَّكَ إِنْ مِتَّ مِنْ يَوْمِكَ ذٰلِكَ كَتَبَ اللّٰهُ لَكَ جِوَارًا مِنَ النَّارِ، وَ إِذَا صَلَّيْتَ الْمَغْرِبَ فَقُلْ قَبْلَ أَنْ تَتَكَلَّمَ: "اَللّٰهُمَّ أَجِرْنِی مِنَ النَّارِ" سَبْعَ مَرَّاتٍ ، فَإِنَّكَ إِنْ مِتَّ مِنْ لَيْلَتِكَ كَتَبَ اللّٰهُ لَكَ جِوَارًا »

(ابو داود، کتاب الأدب، باب ما یقول إذا اصبح : ۵۰۷۹۔ یہ روایت ضعیف ہے۔ ضعیف ابو داود : ۵۰۷۹)

''جب تو صبح کی نماز سے فارغ ہو تو (کسی سے) گفتگو کرنے سے پہلے سات مرتبہ یہ دعا پڑھ: ''یا اللہ! مجھے جہنم سے بچا۔'' اگر تم اسی دن فوت ہو گئے تو اللہ تمھارے لیے جہنم سے نجات لکھ دے گا اور جب تو نماز مغرب سے فارغ ہو تو گفتگو کرنے سے پہلے سات مرتبہ یہ دعا پڑھ: ''یا اللہ! مجھے جہنم سے بچا۔'' اگر تم اسی رات فوت ہو گئے تو اللہ تیرے لیے جہنم سے نجات لکھ دے گا۔''

(۳۱) جنتی آدمی

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دیہاتی نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی

خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا: ''اے اللہ کے رسول! مجھے ایسا عمل بتائیے جس کے کرنے سے میں جنت میں داخل ہو جاؤں؟'' تو آپ ﷺ نے فرمایا:

« تَعبُدُ اللّٰهَ لَا تُشرِكُ بِهِ شَيئًا ، وَ تُقِيمُ الصَّلَاةَ الْمَكْتُوبَةَ ، وَ تُؤتِى الزَّكَاةَ الْمَفرُوضَةَ ، وَ تَصُومُ رَمَضَانَ ، قَالَ : وَالَّذِى نَفْسِى بِيَدِهِ لَا أَزِيدُ عَلَى هٰذَا وَ لَا أَنقُصُ مِنهُ ، فَلَمَّا وَلَّى قَالَ النَّبِىُّ ﷺ: مَن سَرَّهُ أَن يَنظُرَ إِلَى رَجُلٍ مِن أَهلِ الْجَنَّةِ فَلْيَنظُرْ إِلَى هٰذَا » (بخاری، کتاب الزکاۃ، باب وجوب الزکاۃ: ۱۳۹۷)

''تم اللہ کی بندگی کرو اور کسی کو اللہ کے ساتھ شریک نہ بناؤ، فرض نماز ادا کرو، زکوٰۃ ادا کرو اور رمضان کے روزے رکھو۔'' اس (دیہاتی) نے کہا: ''مجھے اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! میں اس میں (ان امور میں) ذرا بھر بھی کمی بیشی نہیں کروں گا۔'' جب وہ چلا گیا تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص جنتی آدمی کو دیکھنے کی سعادت حاصل کرنا چاہتا ہے تو وہ اس دیہاتی آدمی کو دیکھ لے۔''

(۳۲) نمازِ استخارہ

❁ سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ہمیں (دین و

دنیا کے) ہر کام کے لیے قرآن مقدس کی سورت کی طرح دعائے استخارہ کی تعلیم دیا کرتے، آپ ﷺ فرماتے تھے:

((إِذَا هَمَّ أَحَدُكُمْ بِالْأَمْرِ فَلْيَرْكَعْ رَكْعَتَيْنِ مِنْ غَيْرِ الْفَرِيْضَةِ ثُمَّ لِيَقُلْ: "اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَسْتَخِيْرُكَ بِعِلْمِكَ وَأَسْتَقْدِرُكَ بِقُدْرَتِكَ، وَأَسْأَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ الْعَظِيْمِ فَإِنَّكَ تَقْدِرُ وَ لَا أَقْدِرُ وَ تَعْلَمُ وَ لَا أَعْلَمُ وَ أَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ، اَللّٰهُمَّ إِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنَّ هٰذَا الْأَمْرَ خَيْرٌ لِّيْ فِيْ دِيْنِيْ وَ مَعَاشِيْ وَ عَاقِبَةِ أَمْرِيْ ـ أَوْ قَالَ عَاجِلِ أَمْرِيْ وَ آجِلِهِ ـ فَاقْدُرْهُ لِيْ وَ يَسِّرْهُ لِيْ ثُمَّ بَارِكْ لِيْ فِيْهِ، وَ إِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنَّ هٰذَا الْأَمْرَ شَرٌّ لِّيْ فِيْ دِيْنِيْ وَ مَعَاشِيْ وَ عَاقِبَةِ أَمْرِيْ ـ أَوْ قَالَ فِيْ عَاجِلِ أَمْرِيْ وَ آجِلِهِ ـ فَاصْرِفْهُ عَنِّيْ وَاصْرِفْنِيْ عَنْهُ وَاقْدُرْ لِيَ الْخَيْرَ حَيْثُ كَانَ ثُمَّ أَرْضِنِيْ بِهِ" قَالَ وَ يُسَمِّيْ حَاجَتَهُ))

(بخاری، کتاب التهجد، باب ما جآء فی التطوع مثنی مثنی : ۱۱۶۲)

"تم میں سے کوئی شخص جب کسی کام کا ارادہ کرے تو فرض نماز کے علاوہ دو رکعتیں ادا کرے پھر یہ کہے: "یا اللہ! میں تجھ سے تیرے علم کے ذریعے خیر کا سوال کرتا ہوں اور تیری قدرت کے ساتھ اور تجھ سے تیرے بڑے فضل کا سوال کرتا ہوں کیونکہ تجھ میں طاقت ہے اور میں بے بس ہوں اور تو جانتا ہے اور میں نہیں جانتا اور تو غیبوں کو جاننے

والا ہے۔ یا اللہ! اگر تو جانتا ہے کہ یہ کام (اپنے کام کا نام لے) میرے لیے میرے دین، میری معاش اور میرے کام کے انجام میں بہتر ہے۔ یا فرمایا کہ فوراً اور آئندہ (میرے لیے بہتر ہے) تو تو اسے میری قسمت میں کر دے اور اسے میرے لیے آسان کر دے، پھر میرے لیے اس میں برکت فرما۔ اور اگر تو جانتا ہے کہ یہ کام میرے لیے میرے دین، میری معاش اور میرے کام کے انجام میں برا ہے۔ یا فرمایا کہ فوراً اور آئندہ (میرے لیے برا ہے) تو اسے مجھ سے دور کر دے اور مجھے اس سے دور کر دے اور میری قسمت میں بھلائی کر جہاں بھی ہو، پھر مجھے اس پر راضی کر دے۔" آپ ﷺ نے فرمایا: "اور اپنے کام کا نام لے۔"

(۳۳) غم و پریشانی دور کرنے کی دعا

❁ سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

«يَا عَلِيُّ أَلَا أُعَلِّمُكَ دُعَاءً إِذَا أَصَابَكَ غَمٌّ أَوْ هَمٌّ تَدْعُوْ بِهِ رَبَّكَ فَيُسْتَجَابُ لَكَ بِإِذْنِ اللّٰهِ وَ يُفَرِّجُ عَنْكَ: تَوَضَّأْ وَصَلِّ رَكْعَتَيْنِ وَاحْمَدِ اللّٰهَ وَ أَثْنِ عَلَيْهِ وَ صَلِّ عَلٰى نَبِيِّكَ وَاسْتَغْفِرْ لِنَفْسِكَ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ، ثُمَّ قُلْ: "اَللّٰهُمَّ أَنْتَ تَحْكُمُ بَيْنَ عِبَادِكَ

فِيمَا كَانُوا فِيهِ يَخْتَلِفُونَ، لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ الْعَلِيُّ الْعَظِيمُ، لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ الْحَلِيمُ الْكَرِيمُ سُبْحَانَ اللّٰهِ رَبِّ السَّمٰوَاتِ السَّبْعِ وَ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ، اَللّٰهُمَّ كَاشِفَ الْغَمِّ، مُفَرِّجَ الْهَمِّ، مُجِيبَ دَعْوَةِ الْمُضْطَرِّيْنَ إِذَا دَعَوْكَ، رَحْمٰنَ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَرَحِيمَهُمَا فَارْحَمْنِي فِي حَاجَتِي هٰذِهِ بِقَضَائِهَا وَ نَجَاحِهَا رَحْمَةً تُغْنِيْنِي بِهَا عَنْ رَحْمَةِ مَنْ سِوَاكَ"))

(رواه الأصبهاني۔ ضعيف الترغيب الترهيب : ۱/۲۱۵، ح۴۱۷)

"اے علی! کیا میں تجھے ایک دعا نہ سکھلاؤں؟ جب تجھے غم یا دکھ پہنچے تو وہ دعا کرنے سے اللہ تعالیٰ تجھ سے غم اور دکھ دور کر دے گا، تو وضو کر کے دو رکعت نماز ادا کر، پھر اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان کر اور اپنے نبی پر درود بھیج، پھر اپنے لیے اور تمام مومنین و مومنات کے لیے دعائے مغفرت کر، پھر کہہ: "یا اللہ! تو فیصلہ کرے گا جس کے بارے میں تیرے بندے اختلاف کرتے ہیں۔ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ حلیم و کریم ہے۔ اللہ پاک ہے، سات آسمانوں اور عرش عظیم کا رب ہے۔ سب تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جو تمام جہانوں کا رب ہے۔ یا اللہ! اے غم اور دکھوں کو دور کرنے والے! اے لاچاروں کی دعائیں قبول کرنے والے، دنیا و آخرت کے رحمان و رحیم! میری اس حاجت کو پورا کر کے مجھ پر ایسی رحمت فرما جو مجھے تیرے غیر کی رحمت سے بے نیاز کر دے۔"

(۳۴) کثرت سجود سے جنت میں داخلہ

❁ سیدنا ابو فراس ربیعہ بن کعب اسلمی رضی اللہ عنہ (جو رسول اللہ ﷺ کے خادم اوراصحاب صفہ میں سے ہیں) سے روایت ہے کہ میں رسول اللہ ﷺ کے گھر میں رات بسر کرتا تھا اور آپ کو ضرورت کی چیزیں اور وضو کا پانی لا کر دیتا تھا، آپ ﷺ نے مجھے (مخاطب کر کے) فرمایا:

((سَلْنِیْ فَقُلْتُ : أَسْأَلُكَ مُرَافَقَتَكَ فِی الْجَنَّةِ ، فَقَالَ ! أَوَ غَیْرَ ذٰلِكَ قُلْتُ: هُوَ ذَاكَ ، قَالَ : فَأَعِنِّیْ عَلٰی نَفْسِكَ بِكَثْرَةِ السُّجُوْدِ))

(مسلم، کتاب الصلاۃ، باب فضل السجود والحث علیه : ٤٨٩)

’’(اے فراس!) مجھ سے مانگ لے (جو کچھ مانگنا ہے)۔‘‘میں نے عرض کیا:’’میں جنت میں آپ کی رفاقت کا طلب گار ہوں۔‘‘ آپ ﷺ نے فرمایا: ’’کچھ اس کے علاوہ مزید بھی۔‘‘ میں نے عرض کیا:’’بس وہی مطلوب ہے۔‘‘ آپ ﷺ نے فرمایا:’’ تو پھر اپنے مطلب کے حصول کے لیے کثرت سجود سے میری مدد کر۔‘‘

❁ ابو عبداللہ یعنی مولیٰ رسول اللہ ﷺ ابو عبدالرحمٰن ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا:

« عَلَيْكَ بِكَثْرَةِ السُّجُوْدِ ، فَإِنَّكَ لَنْ تَسْجُدَ لِلّٰهِ سَجْدَةً إِلَّا رَفَعَكَ اللّٰهُ بِهَا دَرَجَةً ، وَ حَطَّ عَنْكَ بِهَا خَطِيْئَةً »

(مسلم، كتاب الصلاة، باب فضل السجود والحث عليه : ٤٨٨)

''تو کثرت سے (نفلی) نماز پڑھا کر (یعنی اللہ کے لیے بہت زیادہ سجدے کیا کر، کیونکہ) تیرے ہر سجدہ کے بدلے جو تو اللہ کے لیے کرے، اللہ تعالیٰ تیرا ایک درجہ بلند کرے گا اور اس سجدہ کی وجہ سے تیرا ایک گناہ مٹا دے گا۔''

❀ سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا:

« إِنَّ فِي اللَّيْلِ لَسَاعَةً لَا يُوَافِقُهَا رَجُلٌ مُسْلِمٌ يَسْأَلُ اللّٰهَ خَيْرًا مِنْ أَمْرِ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ إِلَّا أَعْطَاهُ إِيَّاهُ وَ ذٰلِكَ كُلَّ لَيْلَةٍ »

(مسلم، كتاب صلاة المسافرين، باب فى الليل ساعة مستجاب : ٧٥٧)

''ہر رات ایک ایسی گھڑی آتی ہے جس میں اگر کوئی مسلمان اللہ تعالیٰ سے دنیا و آخرت کی کوئی بھلائی مانگے تو اللہ تعالیٰ اسے عطا کر دیتا ہے۔''

❀ مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اتنا زیادہ قیام (اللیل) کرتے کہ آپ کے قدم سوجھ جاتے، آپ سے عرض کیا گیا: ''آپ کے تو اللہ تعالیٰ نے اگلے اور پچھلے تمام گناہ معاف کر رکھے ہیں (تو پھر آپ اتنا لمبا قیام کیوں کرتے ہیں؟) تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((أَفَلَا أَكُونُ عَبْدًا شَكُورًا))

(بخاری، کتاب التفسیر، باب قوله لیغفر لك الله ما تقدم : ٤٨٣٦)

”کیا میں اللہ کا شکر گزار بندہ نہ بن جاؤں۔“

(۳۵) مسکین کو کھانا کھلانا، سلام کو عام کرنا اور قیام اللیل

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے عرض کیا:

((يَا رَسُولَ اللّٰهِ ! إِنِّیْ إِذَا رَأَيْتُكَ طَابَتْ نَفْسِیْ وَ قَرَّتْ عَيْنِیْ ، أَنْبِئْنِیْ عَنْ كُلِّ شَیْءٍ ؟ قَالَ : كُلُّ شَیْءٍ خُلِقَ مِنَ الْمَاءِ ، فَقُلْتُ أَخْبِرْنِیْ بِشَیْءٍ إِذَا عَمِلْتُهُ دَخَلْتُ الْجَنَّةَ ؟ قَالَ : أَطْعِمِ الطَّعَامَ ، وَ أَفْشِ السَّلَامَ ، وَصِلِ الْأَرْحَامَ ، وَ صَلِّ بِاللَّيْلِ وَالنَّاسُ نِيَامٌ تَدْخُلِ الْجَنَّةَ بِسَلَامٍ)) (مسند أحمد : ٢٩٥/٢)

”اے اللہ کے رسول! جب بھی میں آپ کو دیکھتا ہوں تو میرا دل خوش ہو جاتا ہے اور میری آنکھیں ٹھنڈی ہو جاتی ہیں۔ آپ مجھے ہر چیز کے بارے میں بتائیے (کہ وہ کس چیز سے پیدا ہوئی ہے)؟“ آپ ﷺ نے فرمایا: ”ہر چیز پانی سے پیدا کی گئی ہے۔“ تو میں نے عرض کیا: ”مجھے ایسا عمل بتائیے جس کی وجہ سے میں جنت میں داخل ہو جاؤں۔“ آپ ﷺ نے فرمایا: ”کھانا کھلاؤ، سلام کو عام کرو، صلہ رحمی کرو، جب

عام لوگ سو رہے ہوں تو رات کا قیام کیا کرو، تو تم جنت میں سلامتی کے ساتھ داخل ہو جاؤ گے۔"

ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((إِنَّ فِي الْجَنَّةِ غُرَفًا يُرَىٰ ظَاهِرُهَا مِنْ بَاطِنِهَا، وَ بَاطِنُهَا مِنْ ظَاهِرِهَا أَعَدَّهَا اللّٰهُ لِمَنْ أَطْعَمَ الطَّعَامَ، وَأَفْشَى السَّلَامَ وَ صَلَّى بِاللَّيْلِ وَالنَّاسُ نِيَامٌ)) (ابن حبان، كتاب البر والإحسان: ٥٠٩)

"جنت میں ایسے بالاخانے ہیں جن کا اندر کا حصہ باہر سے اور باہر کا حصہ اندر سے نظر آتا ہے۔ وہ اللہ تعالیٰ نے اس شخص کے لیے تیار کیے ہیں جو کھانا کھلائے، سلام کو عام کرے جب عام لوگ سو رہے ہوں تو وہ رات کو قیام کرے۔"

(۳۶) پڑوسی کا احترام

سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((يَا أَبَا ذَرٍّ! إِذَا طَبَخْتَ مَرَقَةً فَأَكْثِرْ مَاءَهَا وَ تَعَاهَدْ جِيرَانَكَ))

(مسلم، كتاب البر والصلة، باب الوصية بالجار والإحسان إليه: ٢٦٢٥)

"اے ابوذر! جب تم شوربا (والی چیز) پکاؤ تو اس میں پانی زیادہ ڈال

لیا کرو اور ہمسائے کا بھی خیال رکھا کرو۔“

❁ اور ایک حدیث میں ہے سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میرے خلیل صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے وصیت فرمائی:

« إِذَا طَبَخْتَ مَرَقَةً فَأَكْثِرْ مَاءَ هَا ثُمَّ انْظُرْ أَهْلَ بَيْتٍ مِنْ جِيرَانِكَ فَأَصِبْهُمْ مِنْهَا بِمَعْرُوفٍ »

(مسلم، كتاب البر والصلة، باب الوصية بالجار والإحسان إليه : ٢٦٢٥)

”جب تم شوربا (والی چیز) پکاؤ تو اس میں پانی زیادہ ڈال لیا کرو، پھر اپنے پڑوسیوں میں سے کوئی گھر دیکھ کر بطریق احسن کچھ حصہ انھیں بھی دے دیا کرو۔“

❁ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

« مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلَا يُؤْذِ جَارَهُ وَ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَهُ ، وَ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيَقُلْ خَيْرًا أَوْ لِيَصْمُتْ »

(بخاري، كتاب الأدب، باب من كان يؤمن بالله واليوم الآخر فلا يؤذ جاره: ٦٠١٨)

”جس شخص کا اللہ اور قیامت پر ایمان ہو وہ اپنے ہمسائے کو نہ ستائے اور جس شخص کا اللہ اور قیامت پر ایمان ویقین ہو وہ مہمان کی مہمان نوازی کرے اور جس شخص کا اللہ اور قیامت پر ایمان ہو وہ اچھی بات کہے،

وگرنہ خاموش رہے۔‘‘

(۳۷) مساکین سے محبت

سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

((أَوْصَانِيْ خَلِيْلِيْ ﷺ بِسَبْعٍ : بِحُبِّ الْمَسَاكِيْنِ وَ أَنْ أَدْنُوَ مِنْهُمْ وَ أَنْ أَنْظُرَ إِلَى مَنْ هُوَ أَسْفَلُ مِنِّيْ وَ لَا أَنْظُرَ إِلَى مَنْ هُوَ فَوْقِيْ وَ أَنْ أَصِلَ رَحِمِيْ وَ إِنْ جَفَوْنِيْ وَ أَنْ أُكْثِرَ مِنْ قَوْلِ: "لَا حَوْلَ وَ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ" وَ أَنْ أَتَكَلَّمَ بِمُرِّ الْحَقِّ وَ لَا تَأْخُذُنِيْ فِي اللّٰهِ لَوْمَةُ لَائِمٍ وَ أَنْ لَا أَسْأَلَ النَّاسَ شَيْئًا))

(مسند احمد: ۵/ ۱۰۹)

’’مجھے میرے خلیل رسول اللہ ﷺ نے سات چیزوں کی وصیت فرمائی:۔

① مسکینوں سے محبت کروں اور ان کے قریب بیٹھوں۔

② ہمیشہ اپنے سے غریب کو دیکھوں اور اپنے سے امیر کی طرف نہ دیکھوں۔

③ میں صلہ رحمی کروں اگرچہ وہ (رشتے دار) مجھ پر ظلم کریں۔

④ میں بکثرت ’’لاحول ولاقوۃ الا باللہ‘‘ پڑھوں۔

⑤ میں حق بات کہوں اگرچہ وہ کڑوی ہی ہو۔

⑥ میں اللہ کے بارے میں ملامت کرنے والے کی پروا نہ کروں۔

اور میں لوگوں سے کچھ نہ مانگوں۔''

(۳۸) غنا اور فقر کا مفہوم

سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا:

((یَا أَبَا ذَرٍّ! أَتَرَی کَثْرَةَ الْمَالِ هُوَ الْغِنَی؟ قُلْتُ: نَعَمْ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! قَالَ: أَفَتَرَی قِلَّةَ الْمَالِ هُوَ الْفَقْرُ، قُلْتُ: نَعَمْ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! قَالَ: إِنَّمَا الْغِنَی غِنَی الْقَلْبِ، وَالْفَقْرُ فَقْرُ الْقَلْبِ، وَ مَنْ کَانَ الْغِنَی فِیْ قَلْبِهِ فَلَا یَضُرُّهُ مَا لَقِیَ مِنَ الدُّنْیَا، وَ مَنْ کَانَ الْفَقْرُ فِیْ قَلْبِهِ فَلَا یُغْنِیْهِ مَا أَکْثَرَ مِنَ الدُّنْیَا وَ إِنَّمَا یَضُرُّ نَفْسَهُ شُحُّهَا))

(ابن حبان، کتاب الرقاق : ٦٨٥)

''اے ابوذر! کیا تم کثرت مال کو امیری سمجھتے ہو؟'' میں نے عرض کیا: ''اے اللہ کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم)! جی ہاں!'' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کیا تمہارے خیال میں کم مال فقیری وغریبی کی علامت ہے؟'' میں نے عرض کیا: ''اے اللہ کے رسول! جی ہاں!'' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''(یاد رکھو!) اصل امیری دل کی امیری ہے اور اصل غربت دل کی غربت ہے، جس شخص کے دل میں تونگری ہو اسے دنیا میں جو کچھ بھی ملے تو اسے کوئی نقصان نہیں پہنچتا اور جس کے دل میں مفلسی ہو تو اسے

کثرت دنیا (مال) بھی غنی نہیں کر سکتی، بلکہ طمع و لالچ اسے نقصان ہی پہنچاتا ہے۔“

(۳۹) خشیت الٰہی

سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے عرض کیا: ”اے اللہ کے رسول! مجھے کوئی وصیت فرمائیے۔“ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((عَلَيْكَ بِتَقْوَى اللّٰهِ فَإِنَّهُ رَأْسُ الْأَمْرِ كُلِّهِ، قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! زِدْنِيْ، قَالَ عَلَيْكَ بِتِلَاوَةِ الْقُرْآنِ، فَإِنَّهُ نُوْرٌ لَكَ فِي الْأَرْضِ وَ ذُخْرٌ لَكَ فِي السَّمَاءِ))

(ابن حبان ، کتاب البر والإحسان : ۳۶۱۔ اس کی سند ضعیف ہے، اس کی سند میں ابراهیم بن هشام راوی ضعیف ہے۔ الجرح والتعدیل : ۲/۱۴۲)

”اللہ تعالیٰ کے ڈر کو اپنے اوپر لازم کر لو کیونکہ یہ تمام امور کی بنیاد ہے۔“ میں نے عرض کیا: ”اے اللہ کے رسول! مزید (وصیت فرمائیے)۔“ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”قرآن حکیم کی (کثرت سے) تلاوت کو اپنے اوپر لازم کر لو، کیونکہ یہ تیرے لیے زمین میں روشنی اور آسمان میں ذخیرے کا سبب ہے۔“

(۴۰) تلاوت قرآن کی فضیلت

✿ سیدنا ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا:

« اِقْرَؤُوا الْقُرْآنَ فَإِنَّهُ يَأْتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ شَفِيعًا لِأَصْحَابِهِ، اِقْرَؤُوا الزَّهْرَاوَيْنِ الْبَقَرَةَ وَ آلَ عِمْرَانَ فَإِنَّهُمَا يَأْتِيَانِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ كَأَنَّهُمَا غَمَامَتَانِ أَوْ غَيَابَتَانِ ...... أَوْ كَأَنَّهُمَا فِرْقَانِ مِنْ طَيْرٍ صَوَافَّ تُحَاجَّانِ عَنْ أَصْحَابِهِمَا، اِقْرَؤُوا سُورَةَ الْبَقَرَةِ فَإِنَّ أَخْذَهَا بَرَكَةٌ وَ تَرْكَهَا حَسْرَةٌ وَ لَا تَسْتَطِيعُهَا الْبَطَلَةُ »

(مسلم، کتاب صلاۃ المسافرین، باب فضل قراءۃ القرآن و سورۃ البقرۃ : ۸۰۴)

"قرآن پڑھو کہ وہ (قرآن) قیامت کے روز اپنے ساتھیوں (یعنی اپنے پڑھنے والوں) کا سفارشی بن کر آئے گا۔ زہراوین (دو روشن نوروں کو) سورۂ بقرہ اور سورۂ آل عمران کو پڑھا کرو کہ یہ دونوں قیامت کے دن اس طرح آئیں گی گویا کہ وہ دو بڑے بادل ہیں یا دو بڑے سائبان ہیں یا دو صف باندھے ہوئے پرندوں کی ڈاریں ہیں، جو اپنے

پڑھنے والوں کے لیے جھگڑا کریں گی۔ سورۂ بقرہ پڑھا کرو کیونکہ اس کا حاصل کرنا باعث برکت ہے اور اسے چھوڑنا باعث حسرت ہے اور باطل عقیدہ لوگ اس (کو یاد کرنے اور پڑھنے) کی قوت نہیں رکھتے۔"

معاویہ بن سلام کہتے ہیں کہ حدیث میں لفظ "بطلہ" سے مراد جادوگر ہیں۔

❁ سیدنا عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((يُقَالُ لِصَاحِبِ الْقُرْآنِ اِقْرَأْ وَارْقَ وَ رَتِّلْ كَمَا كُنْتَ تُرَتِّلُ فِي الدُّنْيَا فَإِنَّ مَنْزِلَكَ عِنْدَ آخِرِ آيَةٍ تَقْرَؤُهَا))

(ابو داود، کتاب الوتر، باب کیف یستحب الترتیل فی القراءۃ: ١٤٦٤)

"صاحب قرآن سے کہا جائے گا کہ پڑھتا جا اور چڑھتا جا اور آہستہ آہستہ پڑھ جیسا کہ تو دنیا میں ترتیل سے قرآن پڑھا کرتا تھا، تیری منزل وہیں ہے جہاں تجھے آخری آیت کی قراءت پہنچا دے۔"

(۴۱) صدقہ کرنے کی جگہیں

❁ سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بنوتمیم کا ایک شخص آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر کہنے لگا: "اے اللہ کے رسول! میں کثرت مال، کثرت اولاد اور صاحب ثروت ہوں، مجھے بتائیے کہ میں اپنے مال کا کیا

کروں اور اسے کہاں اور کیسے خرچ کروں؟'' تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((تُخْرِجُ الزَّكَاةَ مِنْ مَالِكَ فَإِنَّهَا طُهْرَةٌ تُطَهِّرُكَ، وَ تَصِلُ أَقْرِبَاءَكَ، وَ تَعْرِفُ حَقَّ الْمِسْكِيْنِ وَالْجَارِ وَالسَّائِلِ))

(مسند احمد: ۱۳۶/۳)

''اپنے مال کی زکوٰۃ نکالا کرو کیونکہ زکوٰۃ پاک کرنے والی ہے، تجھے پاک کر دے گی اور قریبی رشتہ داروں میں صلہ رحمی کیا کرو، مسکین، پڑوسی اور سائل کا بھی حق پہچانو۔''

(۴۲) غم و فکر اور قرضہ سے نجات کی دعا

سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دن رسول اللہ ﷺ مسجد میں تشریف لائے تو آپ ﷺ نے ایک انصاری شخص ابو امامہ رضی اللہ عنہ کو وہاں بیٹھے دیکھ کر فرمایا:

((يَا أَبَا أُمَامَةَ! مَا لِيْ أَرَاكَ جَالِسًا فِي الْمَسْجِدِ فِيْ غَيْرِ وَقْتِ صَلَاةٍ؟ قَالَ هُمُوْمٌ لَزِمَتْنِيْ وَ دُيُوْنٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! قَالَ: أَفَلَا أُعَلِّمُكَ كَلَامًا إِذَا قُلْتَهُ أَذْهَبَ اللّٰهُ عَزَّ وَ جَلَّ هَمَّكَ، وَقَضَى عَنْكَ دَيْنَكَ، فَقَالَ بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! قَالَ: قُلْ إِذَا أَصْبَحْتَ وَ إِذَا أَمْسَيْتَ " اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُبِكَ مِنَ الْهَمِّ وَالْحُزْنِ، وَ أَعُوْذُ

بِكَ مِنَ الْعَجْزِ وَالْكَسَلِ، وَ أَعُوْذُبِكَ مِنَ الْبُخْلِ وَالْجُبْنِ، وَ أَعُوْذُ بِكَ مِنْ غَلَبَةِ الدَّيْنِ وَ قَهْرِ الرِّجَالِ" قَالَ: فَعَلْتُ ذٰلِكَ فَأَذْهَبَ اللّٰهُ عَزَّ وَ جَلَّ هَمِّيْ وَ قَضٰى عَنِّيْ دَيْنِيْ))

(ابوداود، کتاب الوتر، باب فی الاستعاذة: ۱۵۵۵۔ یہ روایت ضعیف ہے دیکھیے ضعیف ابوداود: ۱۵۵۵)

''اے ابوامامہ! (کیا بات ہے) ابھی تو نماز کا وقت نہیں ہوا، تم مسجد میں کیوں بیٹھے ہو؟'' اس نے عرض کیا: ''اے اللہ کے رسول! مجھے غموں اور قرضوں نے پریشان کر رکھا ہے۔'' آپ ﷺ نے فرمایا: ''کیا میں تمھیں ایک کلام نہ بتلاؤں جس کے پڑھنے سے اللہ عزوجل تمھارے غم دور کر دیں گے اور تمھارا قرض بھی ادا ہو جائے گا؟'' اس نے عرض کیا: ''کیوں نہیں، فرمایئے؟'' اس پر آپ ﷺ نے یہ دعا صبح شام پڑھنے کو فرمائی: ''یا اللہ! میں فکر سے تیری پناہ مانگتا ہوں، معذوری و کاہلی سے تیری پناہ مانگتا ہوں، بخیلی اور بزدلی سے تیری پناہ مانگتا ہوں، قرض کے غالب آجانے اور لوگوں کے دباؤ سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔'' ابوامامہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: ''میں نے یہ دعا پڑھی تو اللہ تعالیٰ نے میرے تمام غم دور کر دیے اور میرا تمام قرضہ بآسانی ادا کروا دیا۔''

(۴۳) سوتے وقت کی دعائیں

❁ سیدنا ابوعمارہ براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((يَا فُلَانُ! إِذَا أَوَيْتَ إِلَى فِرَاشِكَ فَقُلْ: "اَللّٰهُمَّ أَسْلَمْتُ نَفْسِي إِلَيْكَ، وَ وَجَّهْتُ وَجْهِي إِلَيْكَ، وَ فَوَّضْتُ أَمْرِي إِلَيْكَ ، وَ أَلْجَأْتُ ظَهْرِي إِلَيْكَ رَغْبَةً وَرَهْبَةً إِلَيْكَ، لَا مَلْجَأَ وَ لَا مَنْجَى مِنْكَ إِلَّا إِلَيْكَ، آمَنْتُ بِكِتَابِكَ الَّذِي أَنْزَلْتَ ، وَ بِنَبِيِّكَ الَّذِي أَرْسَلْتَ" فَإِنَّكَ إِنْ مِتَّ مِنْ لَيْلَتِكَ مِتَّ عَلَى الْفِطْرَةِ، وَ إِنْ أَصْبَحْتَ أَصَبْتَ خَيْرًا))

(بخاري، كتاب التوحيد، باب قوله أنزله بعلمه : ۷٤۸۸)

''اے فلاں! جب تم سونے کے لیے اپنے بستر پر جاؤ تو یہ دعا پڑھو: ''یا اللہ! میں اپنے نفس کو تیرے سپرد کرتا ہوں اور اپنے چہرے کو تیری طرف متوجہ کرتا ہوں اور اپنے معاملے کو بھی تیرے سپرد کرتا ہوں اور اپنا آپ تیری پناہ میں دیتا ہوں، تیری طرف رغبت کرتے ہوئے اور تجھ سے ڈرتے ہوئے۔ تیرے (عذاب) سے کوئی پناہ گاہ اور کوئی نجات

نہیں مگر تیری ہی طرف، میں ایمان لایا تیری اس کتاب پر جو تو نے نازل کی اور تیرے اس نبی پر جس کو تو نے بھیجا۔" (یہ پڑھنے کے بعد) اگر تو رات کو فوت ہو جائے تو تیری موت فطرت پر ہوگی اور اگر تو نے صبح کی تو خیر و برکت پائے گا۔"

۞ سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَنْ قَالَ إِذَا أَوَى إِلَى فِرَاشِهِ: "اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ کَفَانِیْ وَ آوَانِیْ ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ أَطْعَمَنِیْ وَ سَقَانِیْ ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ مَنَّ عَلَیَّ فَأَفْضَلَ" فَقَدْ حَمِدَ اللّٰهَ بِجَمِیْعِ مَحَامِدِ الْخَلْقِ کُلِّهِمْ)) (بیهقی فی شعب الایمان : ۹۳/٤)

"جو شخص سونے کے لیے اپنے بستر پر آئے اور کہے: "سب تعریف اللہ کے لیے ہے جو مجھے کافی ہو گیا اور مجھے جگہ دی اور سب تعریف اللہ کے لیے ہے جس نے مجھے کھلایا اور پلایا، سب تعریف اللہ کے لیے ہے جس نے مجھ پر بہت زیادہ احسان فرمائے۔" تو گویا اس نے تمام مخلوق کی طرف سے کی گئی تعریف سے زیادہ اللہ کی تعریف کی۔"

(۴۴) بے خوابی کی دعا

۞ سیدنا خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے جس وقت بے خوابی کی شکایت کی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

نے انھیں یہ دعا سکھلائی:

«اَللّٰهُمَّ رَبَّ السَّمٰوَاتِ السَّبْعِ وَ مَا أَظَلَّتْ، وَ رَبَّ الْأَرْضِيْنَ وَ مَا أَقَلَّتْ، وَ رَبَّ الشَّيَاطِيْنَ وَ مَا أَضَلَّتْ، كُنْ لِيْ جَارًا مِنْ شَرِّ خَلْقِكَ كُلِّهِمْ جَمِيْعًا أَنْ يَفْرُطَ عَلَيَّ أَحَدٌ مِنْهُمْ، أَوْ أَنْ يَّطْغٰى، عَزَّ جَارُكَ، وَ جَلَّ ثَنَاؤُكَ»

(ترمذی، کتاب الدعوات، باب دعاء رفع الأرق : ۳۵۲۳۔ یہ روایت ضعیف ہے۔ ضعیف ترمذی : ۳۵۲۳)

"اے اللہ! اے ساتوں آسمانوں کے رب اور جن پر انھوں نے سایہ کیا ہے! اور ساتوں زمینوں کے رب اور جن چیزوں کو انھوں نے اٹھایا ہے! اے شیاطین کے رب اور جن کو انھوں نے گمراہ کیا ہے! اپنی تمام مخلوق کے شر سے مجھے اپنی پناہ میں لے لے کہ کہیں ان میں سے مجھ پر کوئی زیادتی نہ کرے یا اپنی سرکشی میں بڑھ نہ جائے۔ یا اللہ! تیری پناہ میں عزت ہے اور تو عظیم الشان تعریف کا مالک ہے۔"

(۴۵) افضل شخص

سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے عرض کیا:

«أَيُّ النَّاسِ أَفْضَلُ يَا رَسُوْلَ اللهِ!؟ قَالَ : مُؤْمِنٌ مُجَاهِدٌ بِنَفْسِهِ

وَ مَالِهِ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ ، قَالَ : ثُمَّ مَنْ؟ قَالَ: رَجُلٌ مُعْتَزِلٌ فِیْ شِعْبٍ مِنَ الشِّعَابِ یَعْبُدُ رَبَّهٗ ››

(بخاری، کتاب الجهاد، باب أفضل الناس مومن مجاهد : ۲۷۸۶)

''اے اللہ کے رسول! افضل ترین شخص کون ہے؟'' آپ ﷺ نے فرمایا: ''وہ مسلمان جو اللہ کی راہ میں جان و مال سے جہاد کرے۔'' اس نے پوچھا: ''پھر کون (افضل) ہے؟'' آپ ﷺ نے فرمایا: ''وہ آدمی جو دنیا سے کٹ کر کسی پہاڑ کی گھاٹی میں رہ کر اللہ کی عبادت کرے۔''

❀ اور اسی روایت میں ہے:

‹‹ یَتَّقِی اللّٰهَ وَ یَدَعُ النَّاسَ مِنْ شَرِّهٖ ››

''اللہ سے ڈرتا ہو اور اپنی برائی کے شر کی وجہ سے لوگوں سے علیحدگی اختیار کرے۔''

❀ اور انہی سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

‹‹ یُوْشِكُ أَنْ یَّكُوْنَ خَیْرُ مَالِ الْمُسْلِمِ غَنَمًا یَتَتَبَّعُ بِهَا شَعَفَ الْجِبَالِ وَ مَوَاقِعَ الْقَطْرِ یَفِرُّ بِدِیْنِهٖ مِنَ الْفِتَنِ ››

(بخاری، کتاب الایمان ، باب من الدین الفرار من الفتن : ۱۹)

''وہ زمانہ نزدیک ہے جب مسلمان کا بہترین مال بکریوں کا ریوڑ ہوگا، جسے وہ پہاڑی وادیوں اور بارش کی جگہوں میں لیے پھرے گا اور اپنے دین کو فتنوں سے بچاتا پھرے گا۔''

(۴۶) کفارۂ مجلس کی دعا

❀ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَنْ جَلَسَ مَجْلِسًا كَثُرَ فِيهِ لَغَطُهُ، فَقَالَ قَبْلَ أَنْ يَقُوْمَ مِنْ مَجْلِسِهِ ذٰلِكَ: "سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَ بِحَمْدِكَ ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ أَسْتَغْفِرُكَ وَ أَتُوْبُ إِلَيْكَ " إِلَّا غُفِرَ لَهُ مَا كَانَ فِيْ مَجْلِسِهِ ذٰلِكَ))

(ترمذی، كتاب الدعوات، باب ما يقول إذا قام من مجلسه : ٣٤٣٣)

''جو شخص کسی مجلس میں بیٹھے اور فضول باتیں کرتا رہے، پھر اٹھنے سے پہلے یہ کلمات پڑھے: ''یااللہ! تو اپنی تعریفوں سمیت پاک ہے، میں گواہی دیتا ہوں کہ تیرے علاوہ کوئی (حقیقی) معبود نہیں، میں تجھ سے معافی مانگتا ہوں اور تیری بارگاہ میں توبہ کرتا ہوں۔'' تو اس شخص سے اس مجلس میں جس قدر گناہ ہوئے ہوں وہ سب بخش دیے جائیں گے۔''

(۴۷) سبحان اللہ کی فضیلت

❀ سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

« أَلَا أُخْبِرُكَ بِأَحَبِّ الْكَلَامِ إِلَى اللّٰهِ ؟ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! أَخْبِرْنِيْ بِأَحَبِّ الْكَلَامِ إِلَى اللّٰهِ ، فَقَالَ : إِنَّ أَحَبَّ الْكَلَامِ إِلَى اللّٰهِ "سُبْحَانَ اللّٰهِ وَ بِحَمْدِهِ" »

(مسلم، كتاب الذكر والدعاء، باب فضل سبحان الله وبحمده : ٢٧٣١)

''کیا میں تجھے اللہ تعالیٰ کا محبوب ترین کلام نہ بتلاؤں؟''میں نے عرض کیا: ''اے اللہ کے رسول! مجھے اللہ تعالیٰ کا محبوب ترین کلام ضرور بتلائیں۔'' تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ کا محبوب ترین کلام "سُبْحَانَ اللّٰهِ وَ بِحَمْدِهِ" ہے (یعنی اللہ پاک ہے اپنی تعریف کے ساتھ)۔''

❀ اور مسلم ہی کی ایک روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے پوچھا گیا:

« أَيُّ الْكَلَامِ أَفْضَلُ ؟ قَالَ: مَا اصْطَفَى اللّٰهُ لِمَلَائِكَتِهِ أَوْ لِعِبَادِهِ: "سُبْحَانَ اللّٰهِ وَ بِحَمْدِهِ" »

(مسلم، كتاب الذكر والدعاء، باب فضل سبحان الله وبحمده : ٢٧٣١)

''افضل ترین کلام کون سا ہے؟'' تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''جو اللہ تعالیٰ نے اپنے فرشتوں یا اپنے بندوں کے لیے پسند کیا ہے یعنی "سُبْحَانَ اللّٰهِ وَ بِحَمْدِهِ"۔''

❀ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

« مَنْ قَالَ: "سُبْحَانَ اللّٰهِ وَ بِحَمْدِهِ" غُرِسَتْ لَهُ نَخْلَةٌ فِي الْجَنَّةِ »

(سلسلة الاحاديث الصحيحة : ٦٤)

''جس شخص نے ایک مرتبہ "سُبْحَانَ اللّٰهِ وَ بِحَمْدِهٖ" پڑھا، اس کے لیے جنت میں کھجور کا ایک درخت لگا دیا جاتا ہے۔''

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((كَلِمَتَانِ خَفِيفَتَانِ عَلَى اللِّسَانِ، ثَقِيلَتَانِ فِي الْمِيزَانِ ، حَبِيبَتَانِ إِلَى الرَّحْمٰنِ "سُبْحَانَ اللّٰهِ وَ بِحَمْدِهِ ، سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيمِ"))

(بخاری، کتاب الدعوات، باب فضل التسبيح : ٦٤٠٦)

''دو کلمے ایسے ہیں جو زبان پر بہت ہلکے ہیں لیکن ترازو میں بہت بھاری ہیں اور رحمٰن کو بہت پیارے ہیں، یعنی "سُبْحَانَ اللّٰهِ وَ بِحَمْدِهٖ، سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيمِ" (اللہ پاک ہے اپنی تعریف کے ساتھ (میں اس کی تسبیح کرتا ہوں) اللہ پاک ہے عظمت والا)۔''

(۴۸) سیدالاستغفار

سیدنا شداد بن اوس رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((سَيِّدُ الْإِسْتِغْفَارِ أَنْ يَقُولَ الْعَبْدُ: "اَللّٰهُمَّ اَنْتَ رَبِّيْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ خَلَقْتَنِيْ وَاَنَا عَبْدُكَ وَاَنَا عَلٰى عَهْدِكَ وَوَعْدِكَ مَا

اسْتَطَعْتُ اَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ اَبُوْءُ لَكَ بِنِعْمَتِكَ عَلَيَّ وَاَبُوْءُ بِذَنْبِيْ فَاغْفِرْلِيْ فَاِنَّهٗ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ" مَنْ قَالَهَا فِي النَّهَارِ مُوْقِنًا بِهَا فَمَاتَ مِنْ يَوْمِهٖ قَبْلَ اَنْ يُّمْسِيَ فَهُوَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ ، وَ مَنْ قَالَهَا مِنَ اللَّيْلِ وَ هُوَ مُوْقِنٌ بِهَا فَمَاتَ قَبْلَ اَنْ يُّصْبِحَ فَهُوَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ))

(بخاری، کتاب الدعوات، باب أفضل الاستغفار : ٦٣٠٦)

''سیدالاستغفار (بخشش کی دعاؤں کی سردار دعا) یہ ہے کہ بندہ یوں کہے: ''یااللہ! تو میرا مالک و مربی ہے، تیرے سوا اور کوئی معبود نہیں، تو نے مجھے پیدا کیا اور میں تیرا بندہ ہوں اور اپنی بساط بھر تیرے عہد اور وعدے پر قائم ہوں، اپنے کام کی برائی سے تیری پناہ چاہتا ہوں، تیرے مجھ پر جو احسان ہیں ان کا میں اعتراف کرتا ہوں اور اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں، سو مجھے معاف فرما دے کہ تیرے سوا گناہوں کو معاف کرنے والا اور کوئی ہے بھی نہیں۔'' تو جس کسی نے اس دعا کو دل میں یقین رکھتے ہوئے پڑھا اور شام سے پہلے وفات پاگیا تو وہ اہل جنت میں سے ہے اور جس کسی نے رات کو اس پر یقین رکھتے ہوئے پڑھا اور وہ صبح سے پہلے فوت ہوگیا تو وہ بھی اہل جنت میں سے ہے۔''

(۴۹) جنت میں پودا لگوانا

✿ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ ایک پودا لگا رہے تھے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پاس سے گزرے، انھوں نے فرمایا:

((يَا أَبَا هُرَيْرَةَ! مَا الَّذِیْ تَغْرِسُ؟ قُلْتُ: غِرَاسًا قَالَ: أَلَا أَدُلُّكَ عَلٰى غِرَاسٍ خَيْرٍ مِنْ هٰذَا؟ "سُبْحَانَ اللّٰهِ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ، وَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، وَاللّٰهُ أَكْبَرُ" تُغْرَسُ لَكَ بِكُلِّ وَاحِدَةٍ شَجَرَةٌ فِی الْجَنَّةِ)) (ابن ماجه، كتاب الأدب، باب فضل التسبيح: ٣٨٠٧)

"اے ابو ہریرہ! تو کیا لگا رہا ہے؟" میں نے عرض کیا: "پودا لگا رہا ہوں۔" آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "کیا میں تجھے ایسا پودا نہ بتاؤں جو اس پودے سے بہتر ہے؟ یہ کلمات پڑھ "سُبْحَانَ اللّٰهِ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ، وَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، وَاللّٰهُ أَكْبَرُ" تو ان میں سے ہر ایک کے بدلے تیرے لیے جنت میں ایک درخت لگا دیا جائے گا۔"

(۵۰) موذی جانور کے زہر سے بچاؤ

❀ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کرنے لگا:

((يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! مَا لَقِيتُ مِنْ عَقْرَبٍ لَدَغَتْنِي الْبَارِحَةَ! فَقَالَ: أَمَا لَوْ قُلْتَ حِيْنَ أَمْسَيْتَ: "أَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ" لَمْ تَضُرَّكَ))

(مسلم، كتاب الذكر والدعاء، باب في التعوذ من سوء القضاء: ٢٧٠٩)

''اے اللہ کے رسول! گزشتہ رات بچھو کے ڈسنے سے مجھے بہت تکلیف ہوئی ہے۔'' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اگر تم شام کے وقت یہ دعا پڑھ لیتے: ''میں اللہ کے کامل کلمات کی پناہ میں آتا ہوں ہر چیز کے شر سے جو اس نے پیدا کی۔'' تو وہ (بچھو) تجھے نقصان نہ پہنچا سکتا۔''

❀ اور ترمذی میں یہ الفاظ بھی ہیں:

((مَنْ قَالَ حِيْنَ يُمْسِي ثَلَاثَ مَرَّاتٍ "أَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ" لَمْ تَضُرَّهُ حُمَةٌ تِلْكَ اللَّيْلَةَ))

(ترمذی، كتاب الدعوات، باب في الاستعاذة: ٣٦٠٤)

''جو شخص شام کے وقت تین مرتبہ یہ دعا پڑھے: ''میں اللہ کے کامل کلمات کی پناہ پکڑتا ہوں ہر اس چیز کے شر سے جو اس نے پیدا کی۔'' تو اسے اس رات کسی زہریلے جانور کا ڈسنا نقصان نہیں پہنچائے گا۔''

❀ سہیل کہتے ہیں: ''ہمارے اہل خانہ نے یہ دعا سیکھی ہوئی تھی، وہ اس دعا کو ہر رات پڑھ کر سوتے، ایک دفعہ ایک بچی کو کسی موذی جانور نے ڈس لیا مگر اسے کوئی تکلیف محسوس نہ ہوئی۔'' (ترمذی: ۳۶۰۴)

سورۂ فاتحہ پڑھ کر ڈسے ہوئے کو دم کرنا:

❀ سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کا ایک لشکر سفر پر تھا، راستے میں انھوں نے عرب کے ایک قبیلے کے ہاں قیام کیا، صحابہ چاہتے تھے کہ قبیلے والے ہماری مہمان نوازی کریں لیکن انھوں نے مہمان نوازی سے انکار کر دیا۔ اتفاق سے قبیلے کے سردار کو کسی موذی جانور نے ڈس لیا، انھوں نے (علاج کے لیے) ہر حربہ آزمایا لیکن ان کی کوئی تدبیر کارگر ثابت نہ ہوئی، ان میں سے بعض لوگ کہنے لگے: ''چلو جا کر اس لشکر (صحابہ) سے پوچھیں جو (ہمارے ہاں) قیام پذیر ہے، شاید ان کے پاس اس مرض کا کوئی علاج ہو۔'' وہ آ کر صحابہ سے کہنے لگے: ''اے لوگو! ہمارے سردار کو کسی موذی جانور نے ڈس لیا ہے، ہم نے بڑا علاج کیا لیکن کوئی افاقہ نہیں ہوا، کیا تم میں سے کسی کو اس کا علاج معلوم ہے؟''

ان میں سے ایک صحابی نے کہا: ”واللہ! میں اس کا دم جانتا ہوں، ہم (تمھارے قبیلے سے) مہمان نوازی کی توقع کرتے تھے لیکن تم نے ہماری مہمان نوازی نہیں کی، لہٰذا میں دم نہیں کروں گا تاوقتیکہ تم ہمیں اس کی اجرت دو۔“ آخرکار چند بکریاں اجرت قرار پائیں، وہ صحابی گئے اور سورۂ فاتحہ (مکمل) پڑھ پڑھ کر تھوکنے لگے۔ تو وہ (سردار) اس طرح تندرست ہو گیا جیسے کچھ ہوا ہی نہ ہو، جیسے کوئی رسی سے بندھا ہوا کھول دیا جائے۔ اس کی تکلیف جاتی رہی اور وہ بالکل ٹھیک ٹھاک چلنے پھرنے لگا، تو انھوں نے اپنے مابین قرار پائی ہوئی اجرت ادا کر دی۔ بعض صحابہ کہنے لگے: ”ان (بکریوں) کو آپس میں تقسیم کر لیں۔“ لیکن دم کرنے والا کہنے لگا: ”ابھی ٹھہرو، ہم نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر تمام ماجرا بیان کریں گے پھر جو آپ ہمیں حکم فرمائیں (اس پر عمل کر لیں گے)۔“ تو وہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور تمام واقعہ بیان کر دیا تو آپ ﷺ نے (دم کرنے والے سے) پوچھا:

((وَ مَا يُدْرِيكَ أَنَّهَا رُقْيَةٌ ؟ ثُمَّ قَالَ: قَدْ أَصَبْتُمْ اقْسِمُوْا وَاضْرِبُوْا لِيْ مَعَكُمْ سَهْمًا وَضَحِكَ النَّبِيُّ ﷺ))

(بخاری، كتاب الإجارة، باب ما يعطى فى الرقية على أحياء العرب بفاتحة الكتاب : ٢٢٧٦)

”تجھے یہ کیسے معلوم ہوا کہ یہ (سورۂ فاتحہ) دم ہے؟“ پھر آپ ﷺ نے

فرمایا: ''تم نے درست کیا، یہ (بکریاں) آپس میں تقسیم کر لو اور اپنے ساتھ میرا حصہ بھی نکالنا۔'' اور نبی کریم ﷺ (یہ فرما کر) مسکرا دیے۔

(۵۱) قرض کا سد باب اور رزق میں کشادگی کی دعا

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ (میرے والد گرامی) ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ میرے گھر تشریف لائے اور کہا: ''میں نے رسول اللہ ﷺ سے ایک دعا سنی ہے جو انھوں نے مجھے سکھائی۔'' میں نے پوچھا: ''کون سی دعا؟'' آپ نے فرمایا: ''سیدنا عیسیٰ ابن مریم علیہما السلام نے اپنے ساتھیوں کو یہ دعا سکھلاتے ہوئے فرمایا: ''اگر تم میں سے کسی شخص پر سونے کے پہاڑ کے برابر بھی قرض ہوگا تو اللہ تعالیٰ اس کی ادائیگی کا بندوبست فرما دیں گے:

((اَللّٰهُمَّ فَارِجَ الْهَمِّ! كَاشِفَ الْغَمِّ! مُجِيْبَ دَعْوَةِ الْمُضْطَرِّيْنَ! رَحْمٰنَ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَ رَحِيْمَهُمَا! اَنْتَ تَرْحَمُنِيْ فَارْحَمْنِيْ بِرَحْمَةٍ تُغْنِيْنِيْ بِهَا عَنْ رَحْمَةِ مَنْ سِوَاكَ))

''اے فکر و غم کو دور کرنے والے! اے بے کسوں کی التجائیں قبول کرنے والے! اے دنیا و آخرت کے رحمٰن و رحیم! تو ہی رحم کرنے والا ہے، مجھ پر ایسی رحمت فرما جو مجھے غیروں کی رحمت سے بے نیاز کر دے۔''

ابو بکر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: ''میں نے اللہ تعالیٰ سے یہ دعا مانگی اور اللہ نے

مجھے بہت فائدہ دیا اور میرا تمام قرض ادا ہو گیا۔"

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: "مجھے یہ دعا پڑھتے ہوئے تھوڑا ہی عرصہ گزرا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے بہت زیادہ رزق عطا فرمایا جو نہ تو مجھ پر کسی نے صدقہ کیا اور نہ وہ (رزق) میری میراث تھا، اس سے اللہ نے میرے قرض کا بندوبست فرما دیا اور میں نے اس مال کو بطریق احسن اپنے اہل خانہ میں تقسیم بھی کیا اور (اپنی بھتیجی) بنت عبدالرحمٰن کو تین اوقیہ چاندی بھی پہنائی، پھر بھی اس (مال) میں سے کافی بچ گیا۔"

(حاکم، کتاب الدعاء: ۱/۶۹۶)

(۵۲) نیکی کے کاموں میں خرچ کرنا

❁ سیدنا عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا:

((أَيُّ الْإِسْلَامِ خَيْرٌ ؟ قَالَ: تُطْعِمُ الطَّعَامَ، وَ تَقْرَأُ السَّلَامَ عَلَى مَنْ عَرَفْتَ وَ مَنْ لَمْ تَعْرِفْ))

(بخاری، کتاب الإیمان، باب إطعام الطعام من الإسلام: ۱۲)

"اسلام کی کون سی چیزیں سب سے اچھی ہیں؟" تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "یہ کہ تو کھانا کھلائے اور واقف و ناواقف کو سلام کہے۔"

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَا مِنْ يَوْمٍ يُصْبِحُ الْعِبَادُ فِيهِ إِلَّا مَلَكَانِ يَنْزِلَانِ فَيَقُولُ أَحَدُهُمَا : اَللّٰهُمَّ أَعْطِ مُنْفِقًا خَلَفًا ، وَ يَقُولُ الْآخَرُ : اَللّٰهُمَّ أَعْطِ مُمْسِكًا تَلَفًا))

(بخاری، كتاب الزكاة، باب قول الله فأما من أعطى : ١٤٤٢)

''ہر روز آسمان سے دو فرشتے نازل ہوتے ہیں، ان میں سے ایک کہتا ہے: ''یا اللہ! خرچ کرنے والے کو مزید عطا فرما۔'' دوسرا کہتا ہے: ''یا اللہ! بخیل کا مال برباد فرما۔''

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((لَا حَسَدَ إِلَّا فِي اثْنَتَيْنِ: رَجُلٌ آتَاهُ اللّٰهُ مَالًا فَسَلَّطَهُ عَلَى هَلَكَتِهِ فِي الْحَقِّ وَرَجُلٌ آتَاهُ اللّٰهُ حِكْمَةً فَهُوَ يَقْضِي بِهَا وَ يُعَلِّمُهَا))

(بخاری، كتاب العلم، باب الاغتباط في العلم : ٧٣)

''دو آدمیوں کے سوا کسی اور پر حسد نہیں کرنا چاہیے۔ ایک وہ آدمی جسے اللہ تعالیٰ نے مال و دولت سے نوازا تو وہ اس مال و دولت کو حق کے راستے میں خرچ کرتا ہے۔ دوسرا وہ آدمی جسے اللہ تعالیٰ نے حکمت (قرآن و حدیث کا علم) عطا فرمائی تو وہ اس کے مطابق فیصلہ کرتا ہے اور اس کی تعلیم دیتا ہے۔''

ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((أَيُّكُمْ مَالُ وَارِثِهِ أَحَبُّ إِلَيْهِ مِنْ مَالِهِ ؟ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ! مَا مِنَّا أَحَدٌ إِلَّا مَالُهُ أَحَبُّ إِلَيْهِ ، قَالَ : فَإِنَّ مَالَهُ مَا قَدَّمَ ، وَ مَالَ وَارِثِهِ مَا أَخَّرَ))

(بخاری، کتاب الرقاق، باب ما قدم من ماله فهو له : ٦٤٤٢)

''تم میں سے وہ کون سا شخص ہے جسے اپنے وارث کا مال خود اپنے مال سے زیادہ محبوب ہو؟'' صحابہ نے عرض کیا: ''اے اللہ کے رسول! ایسا تو کوئی بھی نہیں، ہر کسی کو اپنا ہی مال زیادہ محبوب ہے۔'' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''آدمی کا مال وہی ہے جو اس نے آگے بھیجا (جو اللہ کی راہ میں خرچ کیا) اور جتنا مال وہ چھوڑ گیا وہ اس کے وارثوں کا ہے۔''

سیدنا عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((إِتَّقُوا النَّارَ وَ لَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ))

(بخاری، کتاب الأدب، باب طيب الكلام : ٦٠٢٣)

''دوزخ سے بچو (صدقہ دے کر) گو ایک کھجور کا ٹکڑا دے کر سہی۔''

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى : أَنْفِقْ يَا ابْنَ آدَمَ! يُنْفَقْ عَلَيْكَ))

(بخاری، کتاب التوحيد، باب قول الله يريدون أن يبدلوا كلام الله : ٧٤٩٦)

''اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: ''اے ابن آدم! تو خرچ کرتا جا، میں تجھے خرچ

بھیجتا جاؤں گا۔“

(۵۳) صبح شام کے اذکار اور گھر سے نکلنے کی دعا

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: ”اے اللہ کے رسول! مجھے صبح شام کچھ پڑھنے کو فرما دیجیے۔“ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس دعا کی تلقین فرمائی:

« اَللّٰھُمَّ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ عَالِمَ الْغَیْبِ وَالشَّھَادَۃِ رَبَّ کُلِّ شَیْءٍ وَ مَلِیْکَہٗ اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰـہَ اِلَّا اَنْتَ أَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ نَفْسِیْ وَ مِنْ شَرِّ الشَّیْطٰنِ وَ شِرْکِہٖ »

”اے اللہ! آسمانوں اور زمین کو پیدا کرنے والے! پوشیدہ اور ظاہر کو جاننے والے! ہر چیز کے پروردگار اور مالک! میں گواہی دیتا ہوں کہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں، میں اپنے نفس کے شر، شیطان کے شر اور اس کے شرک سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔“

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”صبح شام کے علاوہ سوتے وقت بھی یہ دعا پڑھا کرو۔“

(ابو داوٗد، کتاب الأدب، باب ما یقول إذا أصبح : ٥٠٦٧)

ام المومنین سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب کبھی گھر سے باہر تشریف لے جاتے، تو یہ دعا پڑھتے:

« بِسْمِ اللّٰهِ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ، اَللّٰهُمَّ إِنِّىْ أَعُوْذُ بِكَ أَنْ أَضِلَّ أَوْ أُضَلَّ، أَوْ أَزِلَّ أَوْ أُزَلَّ، أَوْ أَظْلِمَ أَوْ أُظْلَمَ، أَوْ أَجْهَلَ أَوْ يُجْهَلَ عَلَيَّ »

(ابوداود، کتاب الأدب، باب ماجآء فیمن دخل بیته ما یقول : ۵۰۹۴، ۵۰۹۵۔ ترمذی : ۳۴۲۷)

"اللہ کے نام کے ساتھ (میں گھر سے نکل رہا ہوں) میں نے اللہ پر بھروسا کیا ہے۔ یا اللہ! میں اس بات سے تیری پناہ میں آتا ہوں کہ میں (حق سے) گمراہ ہو جاؤں یا گمراہ کیا جاؤں (اپنے مقصد سے ہٹ جاؤں) کسی پر ظلم کروں یا مجھ پر ظلم کیا جائے، میں جہالت (والا کام) کروں یا مجھ پر جہالت مسلط کی جائے۔"

❁ سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

« مَنْ قَالَ — يَعْنِىْ إِذَا خَرَجَ مِنْ بَيْتِهِ "بِسْمِ اللّٰهِ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ، لَا حَوْلَ وَ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ" يُقَالُ لَهُ: هُدِيْتَ وَ كُفِيْتَ وَوُقِيْتَ، وَ تَنَحّٰى عَنْهُ الشَّيْطَانُ »

(ابوداود، کتاب الأدب، باب ما جآء فیمن دخل بیته ما یقول : ۵۰۹۵)

"جو کوئی گھر سے نکلتے وقت یہ دعا پڑھے: "اللہ کے نام کے ساتھ (میں گھر سے نکل رہا ہوں) میں نے اللہ پر بھروسا کیا ہے اور اللہ کی توفیق کے بغیر نہ کسی گناہ سے بچنے کی ہمت ہے اور نہ کسی نیکی کرنے کی

طاقت۔'' تو اس وقت اسے کہا جاتا ہے کہ تو ہدایت دیا گیا اور کفایت کیا گیا اور بچایا گیا ہے، پھر شیطان اس سے الگ ہو جاتا ہے۔''

❁ سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی صاحبزادی فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا سے فرمایا: ''میں تجھے صبح شام یہ دعا پڑھنے کی وصیت کرتا ہوں۔ تم پڑھو:

((يَاحَيُّ! يَا قَيُّوْمُ! بِرَحْمَتِكَ أَسْتَغِيْثُ ، أَصْلِحْ لِيْ شَأْنِيْ كُلِّهٖ وَ لَا تَكِلْنِيْ اِلٰى نَفْسِيْ طَرْفَةَ عَيْنٍ)) (حاکم : ۱/۵۴۵)

''اے زندہ رہنے والے! اے قائم رہنے والے! تیری ہی رحمت کے ذریعے سے میں مدد طلب کرتا ہوں، میرے تمام کام درست کر دے اور مجھے آنکھ جھپکنے کے برابر بھی میرے نفس کے سپرد نہ کرنا۔''

(۵۴) امارت کا طلب کرنا

❁ سیدنا ابو سعید عبدالرحمٰن بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا:

((يَا عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ سَمُرَةَ؟ لَا تَسْأَلِ الْإِمَارَةَ، فَإِنَّكَ إِنْ أُعْطِيْتَهَا مِنْ غَيْرِ مَسْأَلَةٍ أُعِنْتَ عَلَيْهَا، وَ إِنْ أُعْطِيْتَهَا عَنْ مَسْأَلَةٍ وُكِلْتَ إِلَيْهَا، وَ إِذَا حَلَفْتَ عَلٰى يَمِيْنٍ فَرَأَيْتَ خَيْرًا مِنْهَا، فَأْتِ

الَّذِیْ هُوَ خَیْرٌ وَ کَفِّرْ عَنْ یَمِیْنِكَ »
(بخاری، کتاب کفارات الایمان، باب الکفارة قبل الحنث و بعده : ٦٧٢٢)

”اے عبدالرحمٰن بن سمرہ! تم اپنی طرف سے دنیا کی حکومت (مسئولیت یا عہدہ) نہ مانگنا، اگر وہ تجھے بن مانگے ملے گی تو اس پر اللہ تعالیٰ تیری مدد فرمائیں گے، اگر تم نے مانگی اور تجھے مل گئی تو اللہ تجھے (اکیلا) چھوڑ دے گا (تم جانو اور تمھارا کام) اور اگر تم حلف اٹھاؤ پھر تم اس کے خلاف کرنا بہتر خیال کرو تو جو اچھا سمجھو وہ کام کر گزرو اور اپنی قسم کا کفارہ ادا کردو۔“

✿ سیدنا ابو ذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے عرض کیا: ”اے اللہ کے رسول! کیا آپ مجھے (کسی علاقے کا) گورنر نہیں بنائیں گے؟“ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے (شفقت سے) میرے کندھے پر ہاتھ رکھ کر فرمایا:

« یَا أَبَا ذَرٍّ! إِنَّكَ ضَعِیْفٌ وَ إِنَّهَا أَمَانَةٌ ، وَ إِنَّهَا یَوْمَ الْقِیَامَةِ خِزْیٌ وَ نَدَامَةٌ إِلَّا مَنْ أَخَذَهَا بِحَقِّهَا وَ أَدَّی الَّذِیْ عَلَیْهِ فِیْهَا »
(مسلم، کتاب الإمارة، باب کراهة الإمارة بغیر ضرورة : ١٨٢٥)

”اے ابو ذر! تم ضعیف ہو اور یہ (گورنری) امانت ہے، یہ روز قیامت ذلت و رسوائی کا باعث ہو گی، مگر (اس شخص کے لیے نہیں) جس نے اسے حاصل کیا اور پھر اپنی ذمہ داری کا حق ادا کر دیا۔“

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

« إِنَّكُمْ سَتَحْرِصُونَ عَلَى الْإِمَارَةِ وَ سَتَكُونُ نَدَامَةً يَوْمَ الْقِيَامَةِ »

(بخاری، كتاب الأحكام، باب ما يكره من الحرص على الإمارة : ٧١٤٨)

''بے شک تم لوگ ضرور حکومت کی حرص وخواہش کرو گے اور وہ قیامت کے روز لازماً باعث ندامت ہوگی۔''

سیدنا ابوسعید اور سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

« مَا بَعَثَ اللّٰهُ مِنْ نَبِيٍّ وَ لَا اسْتَخْلَفَ مِنْ خَلِيفَةٍ إِلَّا كَانَتْ لَهُ بِطَانَتَانِ، بِطَانَةٌ تَأْمُرُهُ بِالْمَعْرُوفِ وَ تَحُضُّهُ عَلَيْهِ ، وَ بِطَانَةٌ تَأْمُرُهُ بِالشَّرِّ وَ تَحُضُّهُ عَلَيْهِ ، وَالْمَعْصُومُ مَنْ عَصَمَ اللّٰهُ »

(بخاری، كتاب الأحكام ، باب بطانة الإمام : ٧١٩٨)

''اللہ نے نہ کوئی نبی اور نہ کوئی اس کا خلیفہ ایسا بھیجا جس کے دو طرح کے رفیق نہ ہوں۔ ایک رفیق تو اسے اچھے کام کا حکم دیتا اور اس کی طرف رغبت دلاتا ہے اور دوسرا رفیق اسے برے کام کا حکم دیتا ہے اور اس کی طرف رغبت دلاتا ہے، لیکن بچتا وہ ہے جسے اللہ بچائے۔''

سیدنا عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

« إِذَا أَرَادَ اللّٰهُ بِالْأَمِيرِ خَيْرًا جَعَلَ لَهُ وَزِيرَ صِدْقٍ إِنْ نَسِيَ ذَكَّرَهُ، وَ إِنْ ذَكَرَ أَعَانَهُ ، وَ إِذَا أَرَادَ بِهِ غَيْرَ ذٰلِكَ ، جَعَلَ لَهُ وَزِيرَ سُوءٍ،

إِنْ نَسِيَ لَمْ يُذَكِّرْهُ ، وَ إِنْ ذَكَرَ لَمْ يُعِنْهُ))

(ابوداود، كتاب الخراج، باب فی اتخاذ الوزير : ۲۹۳۲)

”جب اللہ تعالیٰ کسی امیر کے لیے بھلائی چاہتے ہوں تو اس کے لیے ایک سچا وزیر مقرر کر دیتے ہیں کہ اگر امیر و حاکم بھول جائے تو وہ وزیر اسے یاد کرا دے ،اگر امیر بھلائی کو یاد رکھے تو وزیر اس کی مدد کرے اور جب اللہ تعالیٰ کسی امیر سے بھلائی نہ چاہتے ہوں تو اس کے لیے برا وزیر مقرر فرما دیتے ہیں ،اگر وہ بھول جائے تو وزیر اسے یاد نہ کرائے اور اگر اسے (امیر کو) یاد ہو تو وزیر اس کی مدد نہ کرے۔“

(۵۵) گھروں میں مساجد بنانا

❁ سیدنا عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، وہ فرماتی ہیں:

((أَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم بِبِنَاءِ الْمَسَاجِدِ فِي الدُّوْرِ وَ أَنْ تُنَظَّفَ وَ تُطَيَّبَ))

(ابوداود، كتاب الصلاة، باب اتخاذ المساجد فی الدور : ٤٥٥)

”رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں گھروں میں مساجد بنانے (یعنی جائے نماز متعین کرنے) ان کو صاف ستھرا رکھنے اور خوشبو لگانے کا حکم فرمایا تھا۔“

❁ سیدنا سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ بیان کرتے ہیں:

((أَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ أَنْ نَتَّخِذَ الْمَسَاجِدَ فِيْ دِيَارِنَا وَ أَمَرَنَا أَنْ نُنَظِّفَهَا)) (احمد : ۱۷/۵)

''رسول اللہ ﷺ نے ہمیں حکم فرمایا کہ ہم اپنے گھروں میں مساجد بنائیں (یعنی جائے نماز متعین کریں) اور حکم فرمایا کہ ہم ان کو صاف ستھرا رکھیں۔''

خاتمة الوصايا

میں ان مبارک وصیتوں کا اختتام سیدنا ابراہیم علیہ السلام کی اس وصیت پر کرتا ہوں جو انھوں نے امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے فرمائی، سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

((لَقِيتُ إِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ لَيْلَةَ أُسْرِيَ بِيْ فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ! أَقْرِئْ أُمَّتَكَ مِنِّي السَّلَامَ، وَ أَخْبِرْهُمْ أَنَّ الْجَنَّةَ طَيِّبَةُ التُّرْبَةِ، عَذْبَةُ الْمَاءِ، وَ أَنَّهَا قِيْعَانٌ، وَ أَنَّ غِرَاسَهَا "سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ"))

(ترمذی، كتاب الدعوات، باب فی أن غراس الجنة : ٣٤٦٢)

"میں معراج کی رات ابراہیم علیہ السلام سے ملا تو انھوں نے فرمایا: "اے محمد! میری طرف سے اپنی امت کو سلام کہنا اور ان کو اطلاع دینا کہ جنت کی سرزمین بہت زرخیز ہے اور اس کا پانی بڑا میٹھا ہے، یہ ویسے تو صاف چٹیل میدان ہے لیکن اس میں درخت لگانے کا ذریعہ "سُبْحَانَ اللّٰهِ، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ، لَا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ اور اَللّٰهُ اَكْبَرُ" ہے (یعنی ان کو پڑھنے سے جنت میں درخت لگتے ہیں)۔""

اور طبرانی میں یہ الفاظ مزید ہیں:

((وَ لَا حَوْلَ وَ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ))

''اللہ کی توفیق کے بغیر نہ تو کسی گناہ سے بچنے کی ہمت ہے اور نہ کسی نیکی کے کرنے کی طاقت۔''

وَ صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَ عَلٰى اٰلِهٖ وَ صَحْبِهٖ وَ سَلَّمَ، وَ سَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِيْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔

نصائحه عشرة

- ہر روز تلاوت قرآن کرو جتنی میسر ہو اور نبی کریم ﷺ پر کثرت سے درود بھیجو۔
- نماز پنجگانہ، نماز تہجد اور نماز چاشت کی گو کہ دو رکعت ہی ہوں، حفاظت کرو۔
- زکوٰۃ ادا کرو اور ہر روز صدقہ کرو گو تھوڑا ہی ہو، اگر اس کی طاقت نہ ہو تو اچھے کلمات ہی ادا کرو۔ رمضان المبارک کے روزے رکھو اور ہر ماہ تین نفلی روزے رکھو۔
- کیا تم ان لوگوں میں شامل نہیں ہونا چاہتے جن کو اللہ تعالیٰ محبوب رکھتے ہیں؟ (اگر چاہتے ہو) تو اپنے نبی محمد ﷺ اور اہل بیت کو محبوب بناؤ اور والدین سے حسن سلوک کرو۔
- کیا تم ان لوگوں میں شامل ہونا پسند کرتے ہو جو کہتے ہیں: یارب! یارب! (اے میرے پروردگار! اے میرے پروردگار!) تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: ”ہاں! میرے بندے! تو سوال کر تجھے ملے گا۔“

تو پھر اپنی خوراک کو پاک کرو تو تمھاری دعا قبول ہوگی اور لوگوں سے انصاف کرو اور لوگوں سے خوش خلقی سے بات کرو۔

❀ کیا تم پسند کرتے ہو کہ ان لوگوں میں شامل ہو جاؤ جن کی دعا قبول کی جاتی ہے اور روز قیامت تمھارا نامہ اعمال روشن ہو۔

تو پھر اپنے دل کو صاف کرلو، کثرت سے "لا الہ الا اللہ" پڑھا کرو، خود اپنے لیے اور مومنین ومومنات کے لیے استغفار کیا کرو اور اللہ کے ذکر سے کبھی غافل نہ ہو جانا۔

❀ کیا تم پسند کرتے ہو کہ اللہ کی حمد بیان کرنے والوں، اس کا شکر کرنے والوں اور اس کے مقرب بندوں میں شامل ہو جاؤ؟ پس جب بندہ الحمدللہ کہتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: "میرے بندے نے میری حمد بیان کی اور میرا شکر ادا کیا۔" تو کثرت سے پڑھا کرو:

((اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَ سَلَامٌ عَلٰی عِبَادِهِ الَّذِيْنَ اصْطَفٰی))

"سب تعریفیں اللہ کے لیے ہیں اور سلام ہوں ان بندوں پر جنھیں اللہ نے برگزیدہ بنایا۔"

❀ کیا تم پسند کرتے ہو کہ تم شاکرین میں شامل ہو جاؤ اور تمھاری اولاد کو اللہ نیک کردے؟ تو پھر آیات شکر کو اپنے اوپر (پڑھنا) لازم کرلو:

﴿ رَبِّ اَوْزِعْنِیْۤ اَنْ اَشْكُرَ نِعْمَتَكَ الَّتِیْۤ اَنْعَمْتَ عَلَیَّ وَعَلٰی وَالِدَیَّ وَاَنْ اَعْمَلَ صَالِحًا تَرْضٰهُ وَ اَدْخِلْنِیْ بِرَحْمَتِكَ فِیْ عِبَادِكَ الصّٰلِحِیْنَ ﴾ (النمل: ۱۹)

''اے میرے پروردگار! تو مجھے توفیق دے کہ میں تیری نعمتوں کا شکر بجا لاؤں جو تو نے مجھ پر انعام کی ہیں اور میرے ماں باپ پر اور میں ایسے نیک اعمال کرتا رہوں جن سے تو خوش رہے، مجھے اپنی رحمت سے نیک بندوں میں شامل کر لے۔''

اور ایک سورۂ احقاف کی مندرجہ ذیل آیت:

﴿ رَبِّ اَوۡزِعۡنِیۡۤ اَنۡ اَشۡکُرَ نِعۡمَتَكَ الَّتِیۡۤ اَنۡعَمۡتَ عَلَیَّ وَعَلٰی وَالِدَیَّ وَاَنۡ اَعۡمَلَ صَالِحًا تَرۡضٰىهُ وَاَصۡلِحۡ لِیۡ فِیۡ ذُرِّیَّتِیۡ اِنِّیۡ تُبۡتُ اِلَیۡكَ وَاِنِّیۡ مِنَ الۡمُسۡلِمِیۡنَ ﴾ (الاحقاف: ۱۵)

''اے میرے پروردگار! مجھے توفیق دے کہ میں تیری اس نعمت کا شکر بجا لاؤں جو تو نے مجھ پر اور میرے ماں باپ پر انعام کی ہے اور یہ کہ میں ایسے نیک اعمال کروں جن سے تو خوش ہو جائے اور (اے اللہ!) تو میری اولاد کو بھی صالح بنا۔ میں تیری طرف رجوع کرتا ہوں اور میں مسلمانوں میں سے ہوں۔''

❁ کیا تم پسند کرتے ہو کہ میں تجھے ایسی بات بتاؤں جو تیرے دینی و دنیوی امور کی جامع ہو؟ تو اپنی استطاعت کے مطابق اللہ کے احکام پر عمل پیرا ہو جاؤ، جیسا کہ ارشاد ربانی ہے:

﴿ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوا ارۡکَعُوۡا وَ اسۡجُدُوۡا وَ اعۡبُدُوۡا رَبَّکُمۡ وَ

افْعَلُوا الْخَيْرَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ ﴾ (الحج: ٧٧)

''اے ایمان والو! رکوع وسجدہ کرتے رہو اور اپنے پروردگار کی عبادت میں لگے رہو اور نیک کام کرتے رہو تاکہ تم کامیاب ہو جاؤ۔''

❀ کیا تم پسند کرتے ہو کہ میں تجھے ہر چیز کا دل بتا دوں؟

« قُلْ آمَنْتُ بِاللّٰهِ ثُمَّ اسْتَقِمْ »

''کہو میں اللہ تعالیٰ پر ایمان لایا، پھر اس پر ثابت رہو۔''

❀......❀......❀

الرَّجُلُ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ، أَنَّ أَعْرَابِيًّا أَتَى النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! دُلَّنِي عَلٰى عَمَلٍ إِذَا عَمِلْتُهُ دَخَلْتُ الْجَنَّةَ ؟ قَالَ: تَعْبُدُ اللّٰهَ لَا تُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا، وَ تُقِيمُ الصَّلَاةَ الْمَكْتُوبَةَ، وَ تُؤْتِي الزَّكَاةَ الْمَفْرُوضَةَ، وَ تَصُومُ رَمَضَانَ قَالَ: وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَاأَزِيدُ عَلٰى هٰذَا وَلَا أَنْقُصُ مِنْهُ. فَلَمَّا وَلّٰى، قَالَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم : مَنْ سَرَّهُ أَنْ يَّنْظُرَ إِلٰى رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَلْيَنْظُرْ إِلٰى هٰذَا. (متفق عليه)

دارالاندلس ®
اسلام کی نشرواشاعت کا عالمی مرکز
۴۔لیک روڈ، چوبرجی لاہور، پاکستان
Ph: 92-42-7230549 Fax: 92-42-7242639 www.dar-ul-andlus.com